واعظین کے لیے لاجواب کتاب

شانِ خطابت
دوم

مصنّف

مولانا عبدالرسول چشتی

چشتی کتب خانہ
جھنگ بازار ارشد مارکیٹ فیصل آباد

Marfat.com

شانِ خطابت

دوم

مولانا عبد الرسول چشتی

ناشر
نذیر احمد

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب شانِ خطابت دوم

مصنّف مولانا عبدالرسول چشتی

پہلی بار دسمبر ۱۹۹۵ء

تعداد ایک ہزار

طابع محمد شفیق مجاہد

کتابت خالد اقبال

صفحات ۳۶۸

ہدیہ ۱۲۰/- روپے

ملنے کے پتے

خزینہ علم وادب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 7314169

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

آفس ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون: 646756 - 041

سب آفس: داتا دربار سونے کے دروازے کے بالمقابل گلی میں دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین الصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ط
فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین ط

اور ہم نے تمہیں سارے جہان کے لیئے رحمت بنا کر بھیجا۔ کوئی بھی جن ہو یا انسان مومن ہو یا کافر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لیئے بھی اور اس کے لیئے بھی جو ایمان نہ لایا مومن کے لیئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لیئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف و مسخ کے عذاب اٹھا دیئے گئے دوستو جیسے ہم لوگ عمل کرتے ہیں اگر حضور کی رحمت نہ ہوتی تو پھر کیا ہوتا

غ ۔ غرق ہو جاندی زمین ساری جو جو خلق اعمال کمانوندی اے
کرے قہر دی نظر جے رب عالم اگوں شرم دے منے توں آوندی اے

Marfat.com

تفسیر روح البیان میں آتا ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو محبوب نہیں بھیجا اگر رحمت مطلقہ تامہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیط جمیع مقیدات رحمتِ غیبیہ وشہادتِ علمیہ وعینیہ وجودیہ وشہودیہ وسابقہ وغیرہ ذالک، تمام جہانوں کے لیئے عالم ارواح ہوں یا عالم ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لیئے رحمت ہو لازم ہے وہ کہ تمام جہان سے افضل و اعلیٰ ہو۔

نہیں بھیجا ہے اساں تینوں اسے محبوب پیارے
مگر دی رحمت کل جہاناں سوہنے نبی ساہارے
رحمت تیری ہر دم سب پر ہر دم غالب ہوئی
تیری رحمت دے منکرنوں ملے نہ کدھرے ڈھوئی

(پ ۱۷ رکوع ۷ تفسیر روح البیان)

عکرمہ پر رحمت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت عکرمہ پر رحمت کی تو اسے تمام ان والا کردیا واقعہ یوں ہے جب نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اعلان توحید فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ایک مانو اور مجھے اللہ تعالیٰ کا سچا رسول مانو یہ جو بت ہیں جن کو تم لوگ پوجتے ہو جہنم کا

Marfat.com

اینڈھن ہیں خدا کا خوف کرو ان کی پرستش کی وجہ سے تم بھی جہنم میں جاؤ گے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (البقرہ ۲۴)

ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں

کے لیئے۔

بت پوجن تھیں منع سنایا پاک رسول پیارے
ایہہ بت تے بت پوجن والے دوزخ جاسن سارے

آپ کا یہ اعلان سن کر کافر مخالف ہوتے گئے بہت سے کافر آپ کا کلام پاک بھی سننے سے گریز کرتے جن میں سے حضرت عکرمہ بھی تھے حضرت عکرمہ بھی آپ کا کلام پاک نہیں سنتا تھا جب کبھی حضور السلام وعظ پاک فرما رہے ہوتے تو حضرت عکرمہ کانوں میں انگلیاں ڈال کر گزر جاتے

آہستہ آہستہ عکرمہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کے سامنے آنے سے بھی گریز کرنے لگا۔ ایک دفعہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم گلی سے گزر رہے تھے کہ عکرمہ اچانک سامنے آگیا۔ عکرمہ خوبصورت بہت تھا اور کافروں کی طرف سے منشی مقرر تھا لوگوں سے کرایہ وغیرہ لیتا تھا اور ان سے تنخواہ حاصل کرتا تھا چنانچہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عکرمہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اے عکرمہ تو خوبصورت بہت ہے اور ایسی صورت دوزخ میں جانی اچھی نہیں۔ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جا اور ایمانداروں میں شامل ہو جا۔

رباعی ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

رباعی

ن۔ نین محبوب دے رنگ رنگے مولا پاک نے رنگ چڑھایا اے
جس طرف ڈٹھا شوق نال ماہی اوسے طرف نوں رنگ لگایا اے
ابو جہل دا پتر جو عکرمہ سی اکدن رُو برو سوہنے دے آیا اے
غلام یار حضور نے ویکھ اسنوں نال پیار دے آکھ سنایا اے

و ویکھ خدا نے تدھ تائیں سوہنی شکل دے نال بنایا اے
دوزخ وچ لیجاونی شکل ایسی افسوس حضور فرمایا اے
لگے شکل تیری پیاری بہت مینوں نبی پاک نے حکم سنایا اے
غلام یار پڑھ کلمہ تے وڑ جنت رحم دل میرے وچ آیا اے

یہ بات سن کر عکرمہ ناراضگی کرتا ہوا اور منہ سے نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف باتیں کرتا ہوا وہاں سے چل پڑا راستے میں کہتا جاتا کہ اس بات سے تو مرجانا اچھا ہے کیونکہ نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مسلمان ہونے کو کہا ہے۔ اسی وقت بت خانے میں جاکر بڑے بت خانے کے سامنے سر رکھ کر کہنے لگا اے ہمارے بڑے خدا مجھے دنیا میں زندہ رہنے کی ضرورت نہیں ابھی میری جان نکال دو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نے مجھے جلا کر رکھ دیا ہے ہو سکتا ہے کہ پھر کہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے

Marfat.com

مل جائیں اور میت نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات سنی تو اُس کے پیٹ سے آواز آئی اور عکرمہ کو کہنے لگا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اے عکرمہ جو بات نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے وہی سچی بات ہے تم جھوٹے ہو اور تم کو دوزخ میں جانا پڑے گا اے عکرمہ تمارد تو جا سے باز آجاؤ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ فرماتے ہیں۔

رباعی

ہ ہو ناراض سن گل منہ تھیں اُتے واویلا کردا آیا اے
آکھے ایس نالوں مر جان چنگا غصہ لوں لوں دے وچ آیا اے
گیا بُت خانے وڈے بت اگے سر سجدے دے وچ جا پایا اے
غلام یار کہندا میری جند کڈھو گل نبی دی ساڑ جلایا اے

ل لفظ صحیح زبان وچوں کلمہ بول کے بت سنایا اے
کہندا عکرمہ نوں اہو سچ جانی جو کجھ نبی نے حکم فرمایا اے
سچا نبی ہے اتے تسی جھوٹے گھر دوزخاں وچ بنایا اے
غلام یار پھر عکرمہ اٹھ اوتھوں اتے طرف دریا دے آیا اے

حضرت عکرمہ نے بت سے جب نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پاک کو سنا تو کہنے لگے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت

Marfat.com

کو تو یہ بت ہمارے خدا بھی مانتے ہیں اُسی وقت بت خانے سے نکل کر دریا کی طرف رخ کیا دریا پر آتے ہی دریا میں چھلانگ دی اور نیت یہ تھی کہ دریا میں ڈوب کر مر جاتا ہوں۔ لیکن رسالت اور توحید پر ایمان نہیں لاؤں گا۔

اِدھر حضرت عکرمہ دریا میں مرنے کے لیے چھلانگ لگاتے ہیں اور اُدھر رب العالمین حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں کہ اے جبرائیل جلدی کر میرے محبوب ﷺ کے محبوب کو دریا سے زندہ نکال دے یہ تو دریا میں ڈوب کر مرنا چاہتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں نے تو اپنے یار کی نظر کے صدقے سے دوزخ کی آگ اس پر حرام کر دی ہے جا کر دریا کو میری طرف سے حکم دو کہ اے دریا اِس کو غرق نہیں کرنا کیونکہ میرے محبوب نے اس کو پیار سے دیکھا ہے۔ ؎

دیکھ اے دریا اِسے مت غرق کر
پڑ گئی ہے یار کی اس پہ نظر

چنانچہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریا نے بھی باہر پھینک دیا تب یاد آیا کہ بت نے بھی نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی ہے اور دریا نے بھی مجھے باہر پھینک دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سچے ہیں بس اُسی وقت ایمان کی نیت سے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑے راستے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور خداوند کریم سے دعا کرتا ہوا اور آنکھوں سے آنسو بہاتا ہوا یوں پکارتا ہے۔

Marfat.com

سنا ہے اپنے منگتوں کو چھپا لیتے ہیں دامن میں۔
خدایا حشر ہو میرا محمد کے غلاموں میں

جب دربار میں آیا تو رحمت للعالمین نے اُسے کلمہ پڑھایا اور ایمان کی دولت عطا کر دی۔ جب گھر کو جانے لگا تو راستے میں کلمہ شریف کا ورد کرتا جاتا تھا کافروں اور مشرکین نے سُنا تو کہنے لگے اے عکرمہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول کریم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہوں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سچے رسول ہیں اور خداوند کریم کی وحدانیت کا اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی عبادت کے لائق ہے کافروں نے کہا اے عکرمہ یہ کلمہ پاک آپ نے کس سے پڑھا ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کو جواب دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں

س۔ اِس کلمے دے راز نیارے نے
مینوں دسیا نبی پیارے نے
اس ڈبدے بیڑے تارے نے
کہو لا الٰہ اِلّا اللہ ہے محمد پاک رسول اللہ
جو جند نبی تو وار گئے
بن جنت دے مختار گئے
خود تر گئے ہوراں تار گئے۔
کہو لا الٰہ اِلّا اللہ سوہنا سرور نبی رسول اللہ

Marfat.com

عامر کی لڑکی پر رحمت

کافروں نے جب سنا کہ یہ تو نبی کریم کا کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہے کہنے لگے اب تم کو تنخواہ بھی نہیں ملے گی کیونکہ ہم تم کو نوکری پر ہی نہیں رکھیں گے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔

نہ مال اولاد دا صدقہ نہ کاروبار دا صدقہ

اسی تے کھاندے ہاں یار و خدا دے یار دا صدقہ

اور فرمایا تمہاری نوکری اور تمہاری تنخواہ کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہمیں تو نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کی زیارت ہی کافی ہے اور ہم ہمیشہ کے لیئے آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک ہی کرتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے محبوب کے ذکر پاک کے صدقہ سے مجھے بہت مال عطا کرے گا اور تم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت سے جہنم میں ہمیشہ کے لیئے جلو گے اگر جہنم کی آگ سے نجات پانی چاہتے ہو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ۔

پ ر کوع ۳۔ حجۃ اللہ علی العالمین ۴۸۸

عامر

یہ عامر یمن کے رہنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شب ولادت کو اپنے بت خانہ میں بیٹھا تھا کیا دیکھتا ہے کہ مشرق سے کر مغرب تک ایک نور پھیل گیا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے محبوب کی شان دکھانے کے لیئے عامر کے سامنے زمین و آسمان کے پردے اٹھا دیئے عامر دیکھتا ہے کہ آسمان سے

Marfat.com

دروازے کھل گئے ملائکہ نیچے اُتر رہے ہیں حجر و شجر سجدے کر رہے ہیں تمام کائنات
ایک انوار کے اندر معمور ہوری ہے حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے بس عامر کا بُت اوندھا
گرا اور اُس کے پیٹ سے یہ آواز باہر آئی۔

وَلدَ النبی المنتظر لیخاطبہٗ الحجر والشجر ولیشق لہٗ القمر

ترجمہ۔ وہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے جن کا سینکڑوں
برسوں سے انتظار تھا جس سے شجر و حجر کلام کریں گے اور جس کے لیئے چاند کے دو
ٹکڑے کیئے جائیں اور پھر وہ بت یوں کہنے لگا۔

؎ محمد مصطفٰے آئے بہاراں مسکرائیاں۔
ہواواں نور برسادن گھٹاواں مسکرائیاں۔
ولادت ہوندیاں سوہنے نے سر سجدے دے وچ رکھیا
خطا کاراں نوں چین آیا خطاواں مسکرائیاں۔
کھلے نے پھل تے کلیاں ہزاراں مسکرائیاں۔
محمد مصطفٰے آئے بہاراں مسکرائیاں (علامہ بسام چشتی)

یہاں پر عامر نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ جو آوازیں سُن رہا ہوں تو بھی
سُن رہی ہے اُس نے جواب دیا ہاں سُن رہی ہوں ذرا اتنا تو پوچھو کہ وہ نبی محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں پیدا ہوں گے
عرض کی اے ہاتف وہ نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف
لائیں گے جواب ملا! مکہ شریف میں۔ ہاں تو عامر کی ایک لڑکی جس کے پاؤں اور
ہاتھ تھے بالکل گوشت کا لوتھڑا تھی۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے نورِ انور کو دیکھ کر کہنے لگی یا اللہ اے خالق و مالک اگر یہ نور والا سچا نبی ہے تو مجھے اِس کے صدقہ سے پاؤں اور ہاتھ عطا کر کے صحت دے دے یا اللہ اس کا نور دِن بدن زیادہ ہوتا چلا جائے پھر یُوں کہا !

یں گدا ایہہ بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نُور دن دُونا ہندا دیہہ ڈال صدقہ نور کا۔

بس اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے محبوب مصطفےٰ رحمت اللعالمین کے نُور اور رحمت کے صدقہ سے اُس لڑکی کو پاؤں اور ہاتھ عطا کر کے مکمل صحت اسی وقت عطا کر دی اور پھر وہ یوُں بولی

جو گدا دیکھو لیئے جاتا ہے توڑا نور کا
نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا۔

عامر یہ واقعہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اُسی وقت کمر باندھ کر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کی زیارت کے لیئے مکہ پاک میں آیا تلاش کرتے کرتے سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درِ دولت پر حاضر ہوا اور رو رو کر عرض کی غریب الوطن ہوں عاشق رحمت اللعالمین نورِ خدا ہوں خدا کے لیئے مجھے اپنے بیٹے رحمت اللعالمین نورِ خدا کی زیارت کرا دو یہاں پر حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبر کرو اِتنا روتے کیوں ہو تو عامر یوں بولا۔

(ماہیا)

میرے کوئی نہ دس رہی اے
حُبّ محمدؐ دی تُوں تُوں وچہ رَچ گئی اے

Marfat.com

مینوں محمدؐ بلا دنیاں

واسطہ خدا دا جے رحمت رب ویکھا دنیاں

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسکی یہ حالت دیکھ کر محبوبِ خدا رحمت اللعالمین نورِ خدا جناب احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھالائے اور اُسکو جمال مصطفٰے نورِ خدا رحمت اللعالمین کی زیارت کرائی۔ وہ دیکھتے ہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتے ہوئے جاں بحق ہوا کیونکہ۔

؎ ویکھدیاں دِل گھائل ہویا درد نہ رہے سمائے

کٹے دے وِچ جان وِتی آ عاشق بنی ربانے

دوستو یہ پہلا عاشق مصطفٰے رحمت اللعالمین نورِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوا اس اُمت کا یا اللہ ہمیں بھی اپنے محبوب مصطفٰے رحمت اللعالمین جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعشق عطا فرما کیونکہ

محبت نہیں مصطفٰے کی جسے

نہ رحمت نہ بخشش خدا کی اسے

جو حکم نبی میں خطا پائے گا

وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی رحمت کی اس لئے کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں۔

(شہنشاہ کونین صفحہ ۶۲)

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رحمت اللعالمین نے چاند کی صورت میں زیارت دی اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں تجارت کے لئے تشریف فرما تھے رات کو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ مکہ شہر میں چاند اترا تمام شہر اور گلیاں نور سے بھر گئیں اس چاند سے نور کے فوارے آپ کے حکم سے جاری ہوئے کہ وہ بہت ہی پیارے لگتے ہیں ہر گھر میں اُن کا نور پھیل گیا اور پھر وہ قطرے جمع ہو کر چاند بن گیا پھر وہ چاند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کا گھر نور سے بھر گیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو وہ چاند بہت پیارا لگا جلدی سے دروازہ بند کر دیا کہ یہ چاند کہیں باہر نہ جائے جب دروازہ بند کیا تو آپ کی آنکھ کھل گئی دیکھا تو نہ وہ چاند ہے اور نہ وہ گھر ہے دل میں کہا کہ یہ کیسا سبب خواب ہے۔

جسدم بند کیتا دروازہ اکھیں اُکھڑ گئیاں
وانگ زلیخاں شرت سنبھالی تاہاں دل تے رہیاں

پھر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی اُداس رہے تھے کہ کہیں وہ چاند پھر اب ایسی حالت میں نظر آئے۔

ایک عالم یہودی کے پاس گئے اور خواب کا واقعہ سنایا وہ عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بے خبر تھا کہنے لگا کہ خوابیں جھوٹی ہوتی ہیں مگر

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسکی بات پر یقین نہ کیا کیونکہ :۔

ہر دم دِل وِچ بھُل نہ جاوے دُقت نظارے والا

دِن دِن زور زیادہ ہاوے شوق پیارے والا

کچھ دنوں کے بعد آپ نے ایک اور راہب سے خواب بتایا تو وہ راہب عالِم باعمل تھا اور حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے خوب واقف تھا جب اُس نے خواب سُنا تو کہنے لگا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو تجھے خواب میں چاند نظر آیا وہ چاند نظر آیا وہ چاند اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا تمہارے شہر میں تشریف لائے گا اور وہ نبوت کا چاند انسانوں میں دین اور ایمان کا نور پھیلائے گا جو اس چاند کے تابعدار ہوں گے اُن کے لیئے دُنیا اور قیامت میں رحمت ہی رحمت ہوگی کیونکہ وہ رحمت اللعالمین ہوگا اپنے غلاموں کی شفاعت فرمائے گا اور پھر اُن کے لیئے جنت کا دروازہ کھل جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ نبوت کا چاند کس قبیلہ میں تشریف لائے گا تو وہ راہب بولا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا محبوب اور پیارا نبی آخرالزماں رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاشمی قبیلہ میں تشریف لائے گا حضرت عبدالمطلب اُس کا دادا ہوگا اور اُس کے باپ کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے یہ راز اپنے دِل میں رکھا جب حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا آخری نبی ہوں تم لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کو ایک مانو اور یہ جو بُت ہیں جنکو تم پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں ان

Marfat.com

ان کی وجہ سے تم لوگ بھی دوزخ میں جاؤ گے ان کی پوجا سے باز آجاؤ پھر یوں فرمایا

بت پوجن تھیں قدم سنایا پاک رسول پیارے

ایہہ بت تے بت پوجن والے دوزخ جاسن سارے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ

پس ڈرو اس آگ سے جس کا انیدھن آدمی اور پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی باتیں سنی تو دل میں کہنے لگے کہ شاید وہی چاند مبارک ہمارے شہر میں تشریف لایا ہے تو ایک دفعہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں آپ مسکرائے اور پھر یوں فرمایا

اوہ جو اُس دن چند نورانی آپ تیرے گھر آیا۔

بس ایہو نشانی جو اساں تساں نوں پاک جمال کرایا

یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں پکارے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم کی رحمت سے ایمان ملا اور وہ صدیق اعظم بنے۔

پ رکوع ۲ اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۲۶۵ جامع المعجزات صفحہ ۴

نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۳۰۲

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالرحیم پر رحمت ہوئی

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں بیمار ہوگیا اور میری بیماری پرانی ہوگئی میرے بچنے کی کوئی امید نہ رہی اور میں زندگی سے ناامید ہو چکا تھا اچانک میرے پر نیند طاری ہوگئی اور حضرت شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا بیٹا نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری بیمار پرسی کرنے کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور شاید اس طرف سے وہ جلوہ افروز ہوں جس طرح تمہارے پاؤں ہیں لہذا اپنی چارپائی کو بدل لو اس لیئے کہ نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پاؤں نہ ہوں مجھے کچھ افاقہ ہوا میں نے اشارے سے حاضرین کو کہا کہ میری چارپائی جلد پائی بدل دی گئی ہے اس کے بعد رحمت دو عالم نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا

کیفَ حَالُکَ یا بنتی اے میرے بیٹے کیا حال ہے۔

آپ کی گفتگو سے مجھ پر وجد اور بکا طاری ہوا تو نبی کریم روف الرحیم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس طرح سے گلے لگایا کہ رحمت اللعالمین روف الرحیم کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور آپ کی قمیض مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہوگئی اور پھر مجھے آرام آگیا کیونکہ

Marfat.com

س نا اُمید ہووے جد اُمتی سوہنا کرم کماوے
رحمت تھیں اپنے امتی دی مشکل حل فرماوے

اور پھر مجھے خیال آیا کہ بڑی دیر سے دل میں نبی کریم روف الرحیم رحمتِ دو عالم کے موئے مبارک کی خواہش رکھتا ہوں کتنا کرم ہوگا اگر رحمت اللعالمین روف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا فرمادیں تو عالم مَا کَانَ وَمَا یَکُون نے میرے دِل کے خیال کو معلوم فرمالیا اور اپنی رِیش مبارک پر دست مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا کیے اور پھر میرے دل میں خیال آیا کہ بیداری کی حالت میں بھی یہ بال مبارک میرے پاس ہوں گے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اِس خیال سے بھی آگاہ ہو گئے اور فرمایا ہاں بیداری میں بھی تیرے پاس ہونگے اور پھر میری زبان پر یوں جاری ہوا۔ س

کُلی غیب پاک نبی نُوں خیال دِلاندے جانے
خشک مُلّاں بد بختی یاروں شان نبیؐ نہ جانے

اس کے بعد مجھے بالکل تندرستی ہوگئی میں نے چراغ طلب فرمایا مگر وہ بال مبارک میں نے اپنے ہاتھ میں نہ پائیے اس بات کا مجھے بہت غم ہوا میں نے رحمت اللعالمین کی زیارت کی طرف پھر توجہ کی اِسی عالم میں مجھے نیند آگئی تو رحمتِ دو عالم نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالضُّحٰی کے چہرے والے وَاللَّیل کی زلفاں والے مَا زَاغ کے سُرمے والے حسن کے کُنڈلاں والے یٰسین کی صورت والے مزمل کی کملی والے مدثر کی چادر والے نوری لباس والے طٰہٰ کی چادر والے نے پھر کرم فرمایا اور تشریف مبارک لائے حکم دیا کہ بال مبارک حفاظت

Marfat.com

کے لیئے تکیہ کے نیچے میں نے موئے مبارک تکیہ کے نیچے سے اٹھا لیئے اور ایک محفوظ جگہ پر رکھ دیئے ان دو بالوں مبارک کی خصوصیت یہ تھی کہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوتے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں آپس میں مل جاتے تھے دوسری خصوصیت یہ ظاہر ہوئی کہ تین منکروں نے ان بالوں کا امتحان لینا چاہا کہ کیا وہ آدمی یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک ہیں وہ تینوں مل کر ان بالوں کو دھوپ میں لے گئے تو فوراً ابر کا ٹکڑا آیا اور ان پر سایہ کر دیا ان تینوں نے جب رحمۃ اللعالمین رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو بالوں مبارک کا معجزہ دیکھا تو فوراً توبہ کر لی اور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے معتقد ہو گئے۔

معجزہ ویکھ کے حال نبی دا توبہ وے ول آئے
اَج شان نبی وچہ کرے بے اَدبی ملاں شرم نہ کھائے
رحمت نبی دی منّ والی ملے توفیق نال نصیباں
ابوجہل تے اَج بھی لوکی دشمن خاص جیہیاں

تیری خصوصیت یہ تھی کہ ان بالوں کا سایہ بھی نہ تھا ایک دفعہ کچھ لوگ بالوں مبارک کی زیارت کے لیئے آئے میں نے قفل کھولنے کی کوشش کی مگر قفل نہ کھلا میں نے مراقبہ کیا پتہ چلا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی ناپاک ہے بے وضو ہے اور بے طہارت ہے میں نے پردہ پوشی کے لیئے اعلان کیا کہ سب لوگ غسل کر کے آ ویں وہ آدمی بھی باہر چلا گیا تو قفل فوراً کھل گیا معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت دو عالم ہیں اور ہر امتی پر رحمت فرماتے ہیں مگر منکر لوگ انکا،

Marfat.com

ہی کرے سہ

نہ منّوں رحمت پاک نبی نوں کیتے زور کُفّاراں
کسے نہ منّیا رحمت عالم بے دُنیاں بدکاراں

انفاس العارفین صفحہ ۱۴۱-۲۴

پیاسے قافلے پر حضور رحمتہ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت

یہ واقعہ مولانا رومی نے مثنوی شریف میں درج فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ عرب کے ایک بیاباں جنگل میں بہت بڑا قافلہ جن میں چھوٹے بڑے سبھی تھے اور اُن کے جانور بھی تھے پانی نہ ملنے کی وجہ سے زندگی سے مایوس ہو گیا جسکو مولانا رومی نے یوں درج فرمایا ہے۔

درمیان آں بیاباں ماندہ
کارواں مرگ بر خود خواندہ

یعنی وہ قافلہ پیاس کے مارے جنگل میں موت کو دعوت دے رہا تھا

اشتراں شاں را زباں آویختہ
خلق اندر ریگ ہر سو ریختہ

ان کے اونٹوں کی زبانیں پیاس کے مارے لٹک رہی تھیں اور ہر طرف مخلوق

Marfat.com

ریت پر پڑی ہوئی تھی ۔

ناگہائے آں مغیث ہر دو کون

مصطفیٰ پیدا شدہ از بہر عون

اچانک دو جہانوں کے فریاد رس نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں کی مدد کے لیئے وہاں پر تشریف لے آئے یہاں پر غور فرمائیں کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں جہانوں کے فریاد رس یعنی مددگار لکھا ہے اب کسی شیطان چیلے موا حد کو یعنی وہ بھی کہتا تھا کہ خدا کے سوا کسی کا ادب و احترام نہیں کرنا چاہیئے آج یہ ملاں خشک بھی اس شیطان جیسا عقیدہ رکھتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اور جو مانے وہ مشرک ہے لے ملاں خشک نبی کے بے ادب و گستاخ شیطان جیسی توحید کے پوجاری اگر مشرک کہتا ہے تو مولانا رومی علیہ الرحمۃ کو کہہ دے کہ ہمارا تو ایمان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی دونوں جہانوں کے مددگار فریاد رس ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے ہاں تو وہ قافلہ جو پیاس کے مارے سے مر رہا تھا اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا جب اس نے دیکھا کہ ہماری مدد کو رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچ گئے تو اس کی جان میں جان آگئی ۔

رحمتش آمد گفت ایں زو تر دوید

چند یارے سوئے آں کشتاں روید ۔

ترجمہ :۔ نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی یہ

Marfat.com

یہ حالت دیکھ کر رحم آگیا اور فرمایا چند آدمی اس ٹیلے کی طرف جائیں

کہ سیاہ ہے بر شتر مشک آورد

سوئے میر خود بزوری میرود۔

یعنی ٹیلے کی اس طرف ایک سیاہ رنگ حبشی غلام اونٹ پر رکھ کر پانی کی ایک مشک لا رہا ہے اور اپنے آقا کی طرف جا رہا ہے دوستو! یہاں پر غور فرمائیں کہ وہ حبشی غلام پہاڑ کی دوسری طرف جا رہا ہے دوسرے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور وہ اسے نہیں دیکھ رہے مگر کملی والے نبی کریم روف الرحیم عالم ما کان و ما یکون رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں سچ ہے کیونکہ جو ہم نہیں جانتے وہ رحمۃ اللعالمین جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں اگر آج کا گستاخ بے ادب خشک ملاں ہوتا تو کہتا کہ مجھے تو وہ نظر نہیں آتا آپ کو کیسے نظر آرہا ہے مگر وہ ایمان دار تھے جو یقین کر گئے

آں شتربان سیہ را با شتر

سوئے من آرید با فرمان فر

فرمایا اس حبشی کو اونٹ سمیت میرے پاس لے آؤ مگر خوشی سے آئے تو بہتر ورنہ پکڑ کرلے آؤ۔ چنانچہ چند آدمی پہاڑ کی دوسری طرف گئے تو واقعی ایک حبشی غلام پانی کی مشک لے کر اونٹ پر سوار جا رہا ہے۔

پس بدو گفتند مے خواند ترا۔

ایں طرف فخر البشر خیر الوریٰ

انہوں نے اس حبشی غلام کو کہا کہ تجھے حضور نبی اکرم رؤف الرحیم رحمۃ

Marfat.com

اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا رہے ہیں۔

گفت من نشناسم او را کیست او

گفت او آن ماہ روئے قند خو

حبشی غلام بولا میں نہیں جانتا وہ کون ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بولے کہ وہ حضور رحمت العالمین چاند کے چہرے والے اور میٹھی عادت والے ہیں۔

ے نعتہا تعریف کردند ش کہ ہست : گفت مانا او مگر او ساحر است

صحابہ کرام نے اس سے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح طرح کی تعریفیں کیں مگر وہ بولا شاید وہی جادوگر ہے جس کے چرچے ہو رہے ہیں میں تو اُس کے پاس نہیں جاؤں گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُسے پکڑ کر زبردستی رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو تسلی دی کہ گھبراؤ مت تم کو کوئی تکلیف نہ دی جائے گی اور تمہارا پانی بھی چھینا نہ جائے گا تم ذرا یہ مشک اپنی میرے حوالے کردو حبشی غلام سے وہ مشک رحمت اللعالمین نے لے کر اپنا دست رحمت اُس مشک پر پھیرا اور پھیر کر ساتھ ملنے والوں سے فرمایا کہ آؤ اور آکر سب پانی پی لو اور اپنی پیاس بجھالو خود بھی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ اور اپنے برتن بھی پانی سے بھر لو تاکہ راستے میں کام آئے۔

جمعہ را از مشک او سیراب کرد

اشتر آن و ہر کسے زاں آب خورد۔

Marfat.com

الغرض رحمت العالمین نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشک کے تھوڑے سے پانی سے ان سب کو سراب کر دیا اونٹوں اور سب لوگوں نے اس میں سے پیٹ بھر کر پانی پیا مگر مشک ویسی کی ویسی بدستور پانی سے بھری ہوتی تھی حبشی غلام یہ معجزہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھ کر بڑا حیران ہوا اور والہانہ طور پر آگے بڑھا۔

مصطفےٰ دستِ مبارک بر زخش
آں زماں مالید و ادرا درخش

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے چہرے پر اپنا دست نور اور رحمت پھیرا تو اُس سیاہ رنگ حبشی کا سیاہ رنگ کا نور ہو گیا اور وہ نور علی نور ہو گیا اور چمکنے لگا۔

شد سفید آں زنگی زادہ حبش
ہمچوں بدر و روز روشن شد شبش

وہ حبشی چودھویں کے چاند کی طرح سفید ہو گیا اور اسکی رات دن ہو گئی پھر وہ حبشی غلام مسلمان ہو گیا اور اجازت لے کر روانہ ہوا اپنے مالک کی طرف اُس کا مالک راستے میں اُسکی انتظار کر رہا ہے جب اُس کے مالک نے دیکھا تو پوچھا تم کون ہو غلام بولا میں آپ کا غلام ہوں مالک نے کہا جھوٹ کیوں بولتے ہو میرا غلام تو کالے رنگ والا تھا غلام بولا مگر سراج المنیر رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ہو کر آیا ہوں جس نے ساری کائنات کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور فرما دیا ہے اور پھر یوں کہا۔

Marfat.com

؎ کہن لگا آج کملی والے دستِ مبارک لایا
نورِ مبارک رحمت تھیں میں رنگ سفید بنایا

پھر اُس غلام نے اپنا سارا واقعہ سُنایا جسے سُن کر اُس کا مالک بھی مسلمان ہوگیا۔

(مثنوی شریف)

قیامت کو بھی رحمت کام آئے گی

قیامت کے دن بھی حضور نبی اکرم حبیبِ مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین کی رحمت کام آئے گی قیامت کے دن جب کہ تمام اُمتوں کے لوگ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے اور کسی مشکل کشا کی تلاش میں ہوں گے حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ، سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سُورج دس گنا تیز ہو کر زمین سے بہت نزدیک کیا جائے گا اس قدر گرمی اور دھوپ کی تیزی ہوگی کہ پسینہ کی کثرت ہوگی الامان والحفیظ کئی سال اسی حال میں گزریں گے کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا لوگ تنگ آ کر شفاعت کے لیئے کوئی سفارش تلاش کریں گے یعنی انبیاء علیہم السلام کی تلاش کریں گے ہر ایک پیغمبر سے شفاعت چاہئیں گے سب سے اوّل حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر کی خدمت میں حاضر ہو کر رو رو کر عرض کریں گے اے آدم علیہ السلام آپ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اوّل ہیں اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے آپ کو دستِ قدرت سے پیدا کیا ملائکہ نے آپ کو سجدہ کیا جنت آپ کے رہنے کے لیئے عطا ہوئی کہ آج کی

Marfat.com

—

مصیبت جو تم پر پڑی ہے آپ نہیں دیکھتے حضور چلیئے رب العالمین کے دربار میں ہماری شفاعت کریں شاید آپ کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ تمہیں خبر نہیں کہ آج جو رب العالمین کو غصہ آیا ایسا کبھی نہ آیا ہے نہ آئے گا میری مجال نہیں کہ آج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں جاؤں اور تمہارے لیئے شفاعت کروں میں خود ڈرتا ہوں کہ آج کہیں مجھ سے محاسبہ نہ ہو جائے میں نے بلا مرضی خدا کے ایک دانہ کھا لیا تھا۔

نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی میرے غیر کی طرف چلے جاؤ یعنی نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ تمہاری شفاعت کریں گے وہ خدا جل شانہٗ کے مقرب رسول ہیں سینکڑوں برس انہوں نے راہ خدا میں تبلیغ کی ہے

لوگ وہاں سے مایوس ہو کر حضرت نوح علیہ السلام کی تلاش کریں گے یہاں پر حضرت امام غزالی درۃ فاخرہ فی احوال الآخرہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے رخصت ہو کر پورا ایک ہزار برس کا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کی تلاش میں صرف ہو گا ہزار سال کے بعد حضرت نوح علیہ السلام سے ملاقات ہو گی۔ عرض کریں گے آپ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے مقرب رسول ہیں خداوند کریم نے آپ کو بڑا مرتبہ عطا کیا ہے آج آپ ہماری حالت پر رحم کریں اور حضور رب العزت میں ہماری سفارش کریں یہ سن کر حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے آج حضور ذوالجلال والاکرام اس قدر غصہ میں ہیں کہ نہ کبھی ایسا غصہ آیا تھا اور نہ کبھی آئندہ آئے گا۔ مجھے تو اپنی جان کا خوف ہے دنیا میں میں نے بغیر اجازت اپنے کافر بیٹے کی سفارش کی کہیں آج وہ پوچھ نہ ہو جائے اور یوں فرمایا نفسی نفسی اذھبوا الی غیری مولا تیرے غصہ سے پناہ

Marfat.com

ساڑھے نو سو برس تک نبوت کرنے والے سینکڑوں سال راہ خدا میں تبلیغ کرنے والے ہر سوز تیرے لیئے اپنے خون سے بہلنے والے سالہا سال خوفِ الہٰی سے رونے روتے نوح یعنی بہت رونے والے لقب پانے والے تیرے غصہ سے ڈرتے ہیں بھلا ہم جیسے گنہگار بدکردار لوگوں کا اُس دن کیا حال ہوگا

رَبِّ اغْفِرْ لِی خَطِیْئَتِی یَوْمَ الدِّیْنِ ۔

اے رب قیامت کے دِن میرے گناہ معاف فرمانا ہمیں تو آپ کے فضل اور بخشش پر ہی ناز ہے اور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کی رحمت کی امید ہے ورنہ ہمارے پاس کچھ نہیں ۔

فضل تیرے دی آس کریماں ہور غرور نہ کوئی ۔
صدقہ اپنے پاک نبیؐ دا بخش خطا جو ہوئی

ہاں تو اسی طرح ہر نبی اپنے دوسرے کی طرف پھیرتے رہیں گے مگر کوئی نبی بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر سفارش نہ کرے گا ۔ بلکہ اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی فرمائیں گے ۔

؎ عیسیٰ موسیٰ ہور پیغمبر کوئی نہ حامی بھرسی
نفسو نفسی کرن پکاراں قہر خدا تھیں ڈرسی

آخر لوگ پھرتے پھراتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے جا کر عرض کریں گے اے حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو خداوند کریم نے اپنا خلیل فرمایا نمرود کی آگ آپ پر گلزار کی آج ہم پر سخت مصیبت ہے آپ ہماری شفاعت کریں تب حضرت ابراہیم علیہ السلام یوں فرمائیں گے ۔

شعر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

تدوں خلیل خدا دا اگوں لوکاں نوں فرماسیں
باہجھ محمل بیش نہ ایتھے ہو، کسے دی جاسیں

بعض نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے فرمائیں گے کہ اس والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفاں والے مازاغ کے سرمے والے حٰم کے گنڈاراں والے یٰسین کے سہرے والے مزمل کی کملی والے مدثر کی چادر والے نوری لباس والے طٰہٰ چودھویں رات کے چاند کے سوا کوئی بارگاہِ الٰہی میں شفاعت کے لیئے حاضر نہیں ہو سکتا حضرات بتائیں اُس دن جو نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ اور آپ کی شان میں بے ادبیاں کرنے والے اور آپ کی رحمت وشفاعت کے منکر کس منہ سے آپ کو مشکل کشا کہیں گے اور آپ سے کس طرح چھپیں گے جو کہ دنیا میں آپ کی رحمتوں شفا کا انکار کرتے ہیں آپ اُن لوگوں کو دیکھتے ہی پہچان جائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں منافق بن کر رہے میری ہر صفت کو چھپاتے تھے دوستو! جہاں پر اِن لوگوں پر کیا گزرے گی جب نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دور ہو جاؤ میری شان کے منکر والے گستاخ رسولؐ وہاں پر کیا کرے گا۔ سہ

اُس دن آکڑ تے مغروری نکل جاوے گی تیری
حسد نوں کیا بنی محمد ایہہ نہیں امت میری

حضرت راجزؓ پر رحمت اللعالمین نے یوں رحمت کی

حضرت راجز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش مکہ قتل کرنا چاہتے تھے تو حضرت راجز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکے سے نکل کر مدینہ شریف کی طرف روانہ ہو گئے اُسکو رات میں دشمنوں نے گھیر لیا تو حضرت راجز رضی اللہ تعالیٰ نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غائبانہ پُکارا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدد فرما ورنہ دشمن مجھے قتل کر دیں گے اور پھر یوں عرض کی۔

؎ نام تیرے دی یاری مینوں مدد کریں آ میری
کوئی نہیں دردی میرا اتھے آس رکھی اک تیری
دین دنیا دے مقصد میرے تیرے ہتھ جواناں
بے کس تے بے آس دا بھی ہے تینوں خصماناں

تو اُس وقت حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت میمونہ اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تہجد کی نماز کے لیئے وضو فرما رہے تھے جب آپ نے اپنے غلام حضرت راجزؓ کی پکار سنی تو آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ ۔ تین دفعہ آپ نے فرمایا ۔ میں حاضر ہوں ۔ میں حاضر ہوں

تیری مدد کی گئی تیری مدد کی گئی تیری مدد کی گئی تو جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرما کر اُٹھے حضرت میمونہ اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہانے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس کوئی آدمی موجود نہ تھا آپ حضور کس کو فرما رہے تھے کہ میں حاضر ہوں تیری مدد کی گئی یہاں پر رحمت العالمین نے فرمایا اے میمونہؓ میرا غلام صحابی راجز بنی کعب سے پکار رہا تھا اور کہتا تھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ مجھے دشمنوں سے بچاؤ تو میں نے فرمایا میں حاضر ہوں تیری مدد کی گئی حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دور آپ کیسے دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اے میمونہ رب تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ہے جب میرا بندہ میرا قرب حاصل کر لیتا ہے تو میں اُسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے ۔ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ اور پھر یوں فرمایا ۔

عبد رب دل دیاں اکھیاں دیوے جان ہو دے نوروں

محبوباں توں نظر ہن آندے کیا نیڑے کیا دوروں

یہاں پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز بریلی والی سرکار فرماتے ہیں ۔

؎ دور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان

کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرات مدینہ شریف میں اتنی دور بیٹھے ہوئے رات کے وقت اپنے غلام کو

Marfat.com

دشمنوں سے بچایا رحمت اللعالمین نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہے

ہردم عبد الرسول تمنا کردا اہیو دعائیں
سے
ساری عمراں رہیا میں خادم نبی دا بنائیں

طبرانی شریف صفحہ ۲۰۱

ایک دفعہ مکے شریف کے لوگوں پر یوں رحمت ہوئی

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر پاک سات برس کی ہوئی تو مکہ پاک میں قحط پڑ گیا خشک سالی نے مکہ والوں کو بہت پریشان کر دیا جانوروں کا دودھ خشک ہو گیا انسانوں کے چہرے زرد ہو گئے جینا بہت مشکل ہو گیا سوچتے ہیں کہ اب کیا کریں کس سے دعا کرائیں ہم کس کو اپنا وسیلہ بنائیں آخر ایک دن ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اگر بارش چاہتے ہو تو والضحیٰ کے چہرے والے واللیل کی زلفاں والے مازاغ البصر کے سرمے والے حٰمٓ کے گنڈلاں والے یٰسین کے سہرے والے مزمل کی کملی والے مدثر کی چادر والے نوری لباس والے طٰہٰ چودھویں کے چاند کے صدقہ سے بارش طلب کرو رب ضرور بارش کریں گے تمام لوگوں نے ہر ایک کی طرف نظر دوڑائی کہ ایسی صفتوں والا کون ہے آخر حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نظر گئی کہ تمام شہر والوں سے بلکہ تمام جہان سے حسین وجمیل

Marfat.com

افضل و اعلیٰ اُن کا پوتا دُرِ یتیم مُحمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے
چنانچہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے اُن کا سوال
روانہ کیا آپ نے محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمّد مصطفےٰ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ
وسلم کو کاندھوں پر اُٹھایا اور کعبہ شریف کا تمام نے طواف کیا پھر اَبوقبیس پہاڑ پر
جا کر عرض کی یا اللہ اے خالق و مالک تو رحمٰن ہے رحم کر دے تو رحیم ہے رحم
کر دے تو کریم ہے کرم کر دے تو ربّ العالمین ہے تمام جہانوں کے پالن والا ہے
اور تیری مخلوق ایسی حالت میں ہے۔

؎ یا رحمٰن علیم کریما پالن ہار جہاناں
قحط ہلاکت پئی حیواناں تے لب جان انساناں

یا اللہ ہم وَالضُّحیٰ کے چہرے والے کو اور وَاللَّیل کی زُلفوں والے کو وسیلہ
بنا کر لائے ہیں اُن کو بارش کے لیئے لائے ہیں۔

؎ گورے مکھ والا مینہ منگدا ایتھیں بخش بہاری سمایاں
سوہنیاں سوہنیاں پیاریاں زلفاں بارش منگن آیاں

بس نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک
پیش کرنا ہی تھا کہ ؎

رحمت والے بدل کارن حکم خدا فرمایا!
سوہنیاں سوہنیاں نیناں والا پانی منگن آیا
ایسے وقت پیارے کارن جلدی بارش آوے
سوہنیاں سوہنیاں زلفاں والا مینہ لے کر گھر جاوے

Marfat.com

پس ابھی محبوبِ خدا رحمت اللعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پیش کر رہی رہے ہیں کہ چاروں طرف سے بادل گھر گھر کر آگئے کالی گھٹائیں اُٹھ آئیں اور پھر وہ بادل خوب برسے کہ پانی کی نہریں بہہ گئیں

رحمت گھٹاں پیارے کارن اولوں بھر کھلویاں
چھم چھم گھم گھم پانی برسن نہراں جاری ہویاں

اِس بارانِ رحمت نے مکہ پاک کی پیاسی زمین کو سیراب کر دیا لوگ جدھر دیکھتے ہیں پانی نظر آتا ہے اور پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد اور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت اس طرح پڑھتے ہیں۔

حمد ہکارن لوگ تمامی بولن سخن پیاروں
اَج اساں پر رحمت ہوئی سوہنیاں زلفاں یاروں

معلوم ہوا کہ پہلے کافر لوگ بھی مشکل کے وقت رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بناتے تھے مگر آج کل بعض لوگ شیطان جیسی مت پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ نبی اور ولی کچھ نہیں کر سکتا صد افسوس اِن کی مت پر کہ کافروں سے بھی گزر گئے ہیں۔

پہلے کافر وقت مصیبت نبی وسیلہ جانن
اَج دے کافر کلمہ پڑھ کر مت شیطانی پاون

(اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۱۹۰)

Marfat.com

جبرائیل پر رحمتِ خداوندی

ایک دفعہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل پر یوں رحمت کی۔ ۱۱

جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات آسمانوں کی سیر فرمائی اور ان کے عجائبات ملاحظہ فرمائیے تو پھر آپ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے وہاں کے فرشتوں نے حبیب نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو یوں پکارے۔

کہن سلام نبی سرورنوں توں وچہ درگاہ سوہادیں
شالا ساری عمر ہمیشہ روز معراج آویں۔
روز براق اُتے چڑھ آویں توں معراج محمدؐ
خاک تساڈے قدماں والی ساڈا تاج محمدؐ

سدرہ بیری کے درخت کو کہتے ہیں وہ بیری کا درخت حد پر لگا ہوا ہے منتہی حد کو کہتے ہیں یعنی اُس سے کوئی اوپر نہیں جا سکتا رحمت اللعالمین نے وہاں کے عجائبات ملاحظہ فرمائے اور پھر خداوند کریم کے وصل کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے آگے آپ ہی جا سکتے ہیں میں نہیں جا سکتا!

رباعی ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

رُباعی

پہنچ سدرہ تے بنی نوں وحی کہیا جائیے صحبا آپ ضرور اگے
ایتھوں تیک غلام دی حد آہی نہیوں جاونا میرا مقدور اگے
نبی آکھیا دائیوں ہٹ جانا ایہہ نہیں دوستاں وِچ دستور اگے
وحی آکھیا اوہ شعلے ماروا اسے جہندے نور نے ساڑیا طور اگے

رحمت اللعالمین روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل! آپ میرے دوست نہیں ہیں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا دوست ضرور ہوں تو آپ نے فرمایا۔

چوں در دوستی مخلص ہم یافتی ۔ عنانم سے صحبت چرا تافتی ۔

اگر آپ میرے دوست ہیں تو پھر میری صحبت سے محبت کی لگام کیوں پھیرتے ہو یہاں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اگر یک سر موے برتر برم ۔ فروغِ تجلی بسوزد پرم

کیتی عرض فرشتے حضرت اسی کون بچارے
جے اک وال اگیرے ہو داں سڑ جاون پر سارے

یہاں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ اے جبرائیل اب بنا حسن وجمال میرے محبوب رحمت اللعالمین روف الرحیم کو دکھا سکتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے تمام پر اٹھا دیے ہیں اور اپنا حسن وجمال حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا تو حضور علیہ ا

Marfat.com

والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے حسن و جمال کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے دربار میں سجدہ میں گر گئے اور سجدہ میں عرض کی یا اللہ تعالیٰ اے خالق مالک آپ نے حضرت جبرائیل کو بہت خوبصورت بنایا ہے اُسی وقت آواز آئی اے میرے پیارے محبوب رحمت اللعالمین اس کا حسن تو آپ کی زلفوں سے بھی کم ہے یہ تو وہاں سے آگے نہیں آسکتا مگر آپ کی زلفیں مبارک میرے دربار میں حاضر ہونے والی ہیں

اور آپ کی زلفوں کی طفیل لاکھ لاکھ گنہگاروں کی بخشش کی جائے گی واقعی میں نے جبرائیل کو حسن و جمال سے مزین کیا ہے مگر یاد رکھیں؛

توں جانا جبریل دے تائیں سندر حسن جمالوں
نہیں زیادہ عزت اس توں تیریاں زلفاں نالوں
زلفاں تیریاں روز قیامت ایسی عزت پاون
اک اک والوں لکھ لکھ عاصی جنت اندر جاون

اس کے دیکھنے کو اللہ تعالےٰ جل شانہ نے قرآن پاک میں درج کیا ہے

ولقد رآہ نزلۃً اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ اور حضور میں نے

جبرائیل کو دوسری مرتبہ دیکھا نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے بعد میں فرمایا نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین نے اسے اخی جبرائیل اگر تم آگے نہیں جا سکتے تو پھر اگر کوئی سوال ہو تو بیان کریں اب میں اپنی رحمت سے تجھے کہتا ہوں کریں آپ کے سوال کو ویسا ہی کردوں گا جیسا آپ بیان کریں گے یہاں پر حضرت جبرائیل

Marfat.com

علیہ السّلام نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری ایک خواہش ہے اگر آپ کچھ دینا چاہتے ہیں تو وہ پوری فرما دیں معلوم ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا عقیدہ بھی سنیوں والا تھا یہ نہیں کہا کہ میں تو خدا سے مانگوں گا بلکہ عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ میری یہ تمنا پوری کر دیں کہ قیامت کے دن جب آپ کی اُمت پل صراط سے گزرے گی تو میرے پر ہوں اور آپ کے امتیوں کے قدم ہوں پس حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین نے اُس کی یہ خواہش پوری کر دی۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ جہاں جبرائیل جیسا نوری فرشتہ بھی نہ جا سکے وہاں پر میرے اور تمہارے جیسا البشر کب جا سکتا ہے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری شل لبشر نہیں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہی آپ کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

پ۲۷ - سورہ نجم - مدارج النبوت رکن چہارم صفحہ ۴۳۸ تفسیر سراج جلد دوم صفحہ ۲۷۶ - مثنوی شریف چہارم صفحہ ۱

حضرت علیؓ پر رحمت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر یوں رحمت کی جس وقت حضرت علی شیر خدا رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک اکیس برس اور پانچ مہینوں کی ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم نے مشورہ کر کے حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت فاطمۃ الزہرا کے نکاح کے بارے میں عرض کریں۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رحمۃ اللعالمین کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اظہارِ عرض شرم سے نہ کی سر جھکائے خاموش بیٹھ گئے آخر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا اے علی! شیرِ خدا کیا کہنا چاہتے ہو کہو جو کہنا ہے تمہاری عرض سنی جائے گی۔

آخر خود کہیا علی نوں سید پاک رسولاں
آکس مراد دے وی پاویں اسے سید مقبولاں

بعد میں رحمت عالم نے کچھ سکوت فرمایا تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف سے ایک فرشتہ حاضر خدمت پاک ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے آسمانوں پر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح حضرت علی شیر خدا کے ساتھ پڑھا دیا ہے۔ بعد میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی اسی طرح عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتہ ٹھیک کہتا ہے عالمِ ارواح سے ہی یہ ایسے لکھا ہوا ہے۔

جبرائیل کہیا ایتھوں کہندا سچ فرشتہ
یا نبی اللہ دُور درگاہوں آیا ایہو نوشتہ۔

یہ حکم باری سنتے ہی حضرت علی حیدر کرار شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رحمتِ دوعالم نے بلایا اور پھر یوں فرمایا اے علی شیر خدا مجھے آپ کی بات منظور ہے پھر مسجد نبوی میں

Marfat.com

میں حضرت عثمانِ غنیؓ کو اور باقی کچھ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُلا کر کہا میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حکم سے اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت کا نکاح علی شیرِ خدا کے ساتھ کرتا ہوں۔ ؎

یاراں نوں سرور فرمایا سُنو بھائی سارے
عقد علی وچہ فاطمہ دتی حکم خداوند گارے

اور پھر جب عقد کرنے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو نکاح کے گواہ بنا

؎ شیر علی مہر مقرر کیتا جیوں کر حکم ربّانا
ابوبکر نوں شاہد کیتا نالے عمر سیانا۔

بعد میں خطبہ اور دعا کی پھر کھجوریں تقسیم کیں ایک روایت میں آتا ہے کہ چار سو مثقال چاندی کے مہر مقرر کیا اور حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت کو کہا اے فاطمہ بیٹی میں آپ کا نکاح حضرت علی شیرِ خدا سے چار سو مثقال چاندی عوض مہر کے کرتا ہوں یہاں پر حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت بنت رحمۃ اللعالمین نے روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علی شیرِ خدا مجھے منظور ہیں۔ لیکن اتنا مہر مجھے منظور نہیں آپ نے فرمایا بیٹی تم کیا چاہتی ہو خاتونِ جنت نے عرض کی یا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتی ہوں کہ میرے مہر کے عوض اللہ تعالیٰ جل شانہٗ میرے ابا جان کی اُمت کو بخشش دے اور کسی کو بھی دوزخ میں نہ بھیجے

؎ بخشے اُمت باپ میرے دی دوزخ وچہ نہ پادے
سُن بیٹی تھیں سرورِ عالمؐ رو اگوں فرمادے

Marfat.com

یہاں پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی۔

اے اللہ توں مالک قادر واقف ہیں ہر رازوں

خالی موڑ نہ بیٹی میری اپنی پاک جنابوں

لیکن اُسی وقت خداوند کریم جلّ شانہٗ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا فرمان ہے کہ اے کملی والے سوہنے محبوب مجھے فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت کی بات منظور ہے۔ اور ایک کاغذ کا ٹکڑا پیش کیا جس پر لکھا تھا کہ

جعلت شفاعة امة محمد صدق فاطمة

میں نے امت محمد کی شفاعت فاطمہ کا مہر مقرر کیا

عرض قبول قبول کیتی میں دتی سند تحریر۔

بدلے مہر امت کل بخشی دور کریں دلگیری

پس یہ تحریری کاغذ حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حفاظت سے رکھ لیا۔ اور نکاح مکمل ہوا۔

البتول از علامہ صائم چشتی

سرّ الشہادتین صفحہ ۱۴ جامع المعجزات صفحہ ۶۲ تاریخ الاسلام صفحہ ۱۶۲

نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۳۷۸

Marfat.com

عمارؓ بن یاسرؓ پر رحمت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ پر یوں رحمت کی جس وقت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام ہوئے تو ہر وقت گھر میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کے نام پاک کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کے دو بیٹے رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر خوش ہوتے ہیں اور پھر دونوں کو حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پاک سے محبت ہو گئی باپ سے عرض کی کہ اے آبا جان یہ کس ذات پاک کا نام مبارک ہے کہ ذکر آپ کرتے ہیں۔ مسرت اور وجد ہم کو ہوتا ہے تو عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

ایہو نام مبارک بچیو جہڑا کل پیارا

جے نہ ہوندا ایہہ تاں والا نہ ہوندا عالم سارا

یہ سنتے ہی بچوں نے عرض کی آبا جانی اکیا پیارا نام ہمیں بھی پڑھا دو تو حضرت عمار بن یاسر نے بچوں کو کلمہ پاک پڑھا دیا اور فرمایا بچو اس نام پاک کا ذکر اندر ہی کرنا کیونکہ اس نام مبارک کے تم دشمن بہت ہیں تو بچوں کے آنسو جاری ہو

Marfat.com

ہو گئے اور جواب میں یوں عرض کی۔

جدا یہ نام مبارک اتنا لیوں تھیں کیوں ڈریئے

نام مبارک لینے سے رہیئے جو جیتے سو جریئے۔

اس کے بعد وہ دونوں بھائی ایک دفعہ گھر سے باہر نکلے اور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک اس طرح ذکر کرنے لگے۔

دل و جان دونوں فدائے محمدؐ

خدا ہم کو کر خاکپائے محمدؐ

کرم ہے تیرا ہم یہ احسان خالق

کہ پیدا ہوئے ہم برائے محمدؐ

نہیں ہم کو غم جان جائے تو جائے

مگر تیری اُلفت نہ جائے محمدؐ

تو ایک گروہ اچانک حضور نبئ اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے دشمنوں کا گزرا اور یہ پیارا مبارک سن کر جل گئے اور ایک کافر نے آگے بڑھ کر بچوں کو طمانچے مارنے شروع کیئے یہ ایک ایماندار نے دیکھ کر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو بتایا کہ کافر آپ کے بچوں کو مار رہے ہیں۔ عاشق رسول حضرت عمار بن یاسر نے فرمایا کہ وہ کس وجہ سے مارتے ہیں بچوں نے ان کا کوئی نقصان کیا ہوگا یہاں پر آنے والے نے رو کر کہا کہ نقصان کوئی نہیں کیا صرف نبی کریم روف الرحیم رحمتہ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کا ذکر کر رہے تھے اسی لیئے وہ مارتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کا نام پاک سنتے ہی عاشقوں نے یوں کہا۔

بے شک پتر ٹھنڈڑا کھاں دی گھر وچہ کرن اُجالا

پر انہاں تھیں وَدھ کے پیارا مینوں کالی کملی والا

پھر وہ آدمی بچوں کی ماں کے پاس گیا اور اُسے کہا کہ کافر تمہارے بچوں کو مار رہے ہیں تو وہ کہنے لگی کیوں مارتے ہیں بچوں نے اُن کا کوئی نقصان کیا ہوگا وہ کہنے لگا نقصان تو کوئی نہیں کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پاک کا ذکر کر رہے تھے۔ اس لیے وہ مارتے ہیں تو بچوں کی ماں نے یوں جواب دیا۔

دِل دے ٹکڑے ڈاھڈے ہوندے پُت پیارے ماںواں

پر نام نبی توں جے لکھ پُتر ہوون گھول گھماواں

کچھ دیر کے بعد جب کافروں نے بچوں کو بہت مارا تو حضرت عمار اور اُن کے والد حضرت یاسر اور عمار کی بیوی باہر نکلے اور ان کو اس ظلم سے روکا یہ سنتے ہی کافروں نے تمام پکڑ لیا اور سر بازار مارنا شروع کیا اور پھر بہت ہی مارا اتفاقاً نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس طرف تشریف لے آئے جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے محبوب رحمت اللعالمین نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو یوں عرض کی۔

لے او سجناں ہن میں توڑ نبھائی جان دتی راہ تیرے

حشر دہاڑے شرماں تینوں کجھ لیئں پردے میرے

Marfat.com

درود پاک پڑھنے والے پر رحمت ہوتی ہے

اے او سبحاناں نام تیرے توں کُس گیا سب گھرانا
تسیں منظور ہو سارے مینوں آپ ذرا فرمانا

یہ سنتے اور دیکھتے ہی حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں آنسوں آگئے اور فرمایا

اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ

آل یاسر صبر کرو بے شک تمہارا مقام جنت ہے

رو کر کملی والے کہیا تُسی توں صبر کماتا
حد تک تسیں نہ جنت جا سو میں نہیں جنت جانا

مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۱

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی درود پاک پڑھنے والے پر رحمتا یوں کی ایک آدمی اپنے لڑکے کو حج کرنے کو جا رہا تھا کہ وہ آدمی راستے میں بیمار ہوگیا اسکے لڑکے نے دوائی دی لیکن اُسے اجل نے آگھیرا بہت بیمار ہوگیا۔ چنانچہ بیماری کی وجہ سے مرگیا جب مرا تو اُس کی شکل بدل گئی یعنی خنزیر سیاہ کی شکل ہوگئی اُس کا لڑکا دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور پھر روتے ہوئے دل میں کہا کہ اب میں جنگل میں اکیلا کیا کروں نہ کوئی قریب آبادی ہے اور نہ

Marfat.com

کوئی رشتے دار ہینے آخر روتے روتے وہ سوگیا۔ اسی عالم میں سرکار دو عالم نبی اکرم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔

آخر اُس لڑکے دے اُتے نیند زغلبہ پایا

رحمت تھیں سرکار دو عالم آن جمال وکھایا

جب حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو

فکشف الازار عن وجهه ومسح على وجهه فصار اشد بياضا

پس رحمت اللعالمین نے اس لڑکے کے باپ کے چہرے سے چادر اٹھائی اور اپنا دستِ مبارک اُس کے چہرے پر پھیرا پس اُس کا چہرہ سفید ہوگیا چہرہ اُس کا سفید مثل چاند کی "جب آپ یعنی رحمت دو عالم حضور نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لیجانے لگے تو وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں نے رب عالم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پکڑ لیئے اور عرض کی حضور آپ کون ہیں اور آپ کا نام مبارک کیا ہے آپ نے میرے باپ اور مجھ غریب پر اتنا کرم کیا ہے کہ میرا دل بھی آپ ساتھ ہی لے چلے ہیں اور پھر یوں عرض کی۔

کون کوئی توں کتھوں آئیوں اگے کیتوں جاتا

دل میرا لے چلیوں نالے اپنا دس ٹھکانا

جب حضور نبی کریم رحمت اللعالمین نے اُس کا شوق و ذوق عشق و محبت دیکھی تو فرمایا!

اوما تعرفني انا محمد بن عبد الله كان يكثر الصلوٰة علی

Marfat.com

"وانا غیاث لمن تکثیر الصلوۃ فی ھذا الدنیا ہ"

ترجمہ: کیا نہیں پہنچا تا تو مجھے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا محمد رسول اللہ ہوں اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ہوں۔ تھا تیرا باپ پڑھتا مجھ پر درود پاک کثرت سے اور میں اُس کے لیئے مددگار ہوں جو بھی مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے ہ

اسم محمد بن عبداللہ مکی مدنی ماہی

کرن مدد میں باپ تیرے دی آیا ہاں اس جائی

پھر وہ لڑکا کہتا ہے کہ میری آنکھ کھل گئی کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سوہنا تشریف لے گیا اور میں زلیخاں کی طرح زیارت سے محروم رہ گیا مگر رحمتِ عالم کا نقشہ دل میں موجود تھا۔

اتنی بات سُنا کر پیارے جلدی قدم اٹھایا۔
کھلی اکھ زلیخاں والگوں تے یوسف نظر نہ آیا
اچن چیت چھپایا میں تھیں خوش رخسار نورانی
دل وچہ عشق پیارے والی رہ گئی یاد نشانی

پھر وہ لڑکا کہتا ہے کہ صبح میں نے دیکھا کہ چاروں طرف سے مخلوقِ خدا چلی آرہی ہے جب وہ قریب آئے تو میں نے پوچھا کہ تم لوگ کیسے آئے وہ کہنے لگے کہ ہم نے صبح صبح ہی غیب سے آواز سنی کہ اگر کسی نے اپنی بخشش کرانی ہے تو فلاں جنگل میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رحمت اللعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دوست فوت ہو گیا ہے اُس کے جنازے کے ساتھ مل جائیے اس لیئے

Marfat.com

ہم یہ سنتے ہی چل پڑے پھر وہ لڑکا کہتا ہے کہ میرے باپ کی نماز جنازہ بہت مخلوقِ خدا نے پڑھی یہاں پر یہ بھی یاد رکھیں کہ وہ شخص گنہگار تھا اور سود لیا کرتا تھا اس لیے اس کی شکل بدل گئی یہ واقعہ کئی کتابوں میں مختلف الفاظ میں درج ہے الغرض وہ لڑکا کہتا ہے کہ میں پھر حج کرنے کو چلا گیا تو میرا وِرد درود پاک ہو چکا تھا میں وہاں پر ہر مقام پر یہی کہتا پھرتا تھا ـــــــــــــــ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو دیکھا جو قدم قدم پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا پھر رہا ہے ۔

میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کوئی اور دعا نہیں آتی جو کہ تو ہر مقام پر درود شریف پڑھ رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے وہ جوان یہ سنتے ہی رونے لگا اور پھر یوں بول اٹھا ــــــــــــــــ

گزر گئی شب قدر وصل دی رہ گیا یاد نظارا

ہر ہر وقت نمانے دل نوں آوے یاد پیارا

پھر روتے ہوئے کہنے لگا حضور دعائیں تو مجھے بہت یاد آتی ہیں مگر جو فائدہ مجھے اس دعا نے دیا ہے کسی دعا نے نہیں دیا آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا میرا نام سفیان ثوری ہے اس نے کہا آپ مردِ خدا اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے دوست ہیں

Marfat.com

اُس لیے میں آپ کو بتا دیتا ہوں ۔ پھر اُس نے اپنا سارا واقعہ سنایا کہ میں اور میرے والد صاحب حج کے لیئے آ رہے تھے راستے میں میرا باپ بیماری کی وجہ سے مر گیا اور اُسکی شکل بدل گئی ۔ میں بہت پریشان ہوا ان کے چہرے پر چادر ڈال کر روتے روتے سو گیا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان والضحیٰ کے چہرے والا والّیل کی زلفاں والا ما زاغ البصر کے سُرمے والا الم کے کنڈلاں والا مزمل کی کملی والا مدثر کی چادر والا کستوری کے بدن والا نوری لباس والا طٰہٰ چودھویں رات کا چاند میرے باپ کے پاس تشریف لیایا اور میرے باپ کے چہرے سے چادر اٹھائی اور اپنا دستِ مبارک اس کے چہرے پر پھیرا تو چہرہ سفید چمک دار ہو گیا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے پھر وہ سوہنا جب واپس جانے لگا تو میں نے اُن کے قدم مبارک پکڑ کر عرض کی حضور آپ کون ہیں اور آپ کا نام مبارک کیا ہے تو انھوں نے فرمایا کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں محمد رسول اللہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ہوں تمہارا باپ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا تھا اس لیئے میں تیرے باپ کی مدد کرنے کو آیا ہوں اور جو بھی مجھ پر درود پاک پڑھے گا میں دنیا اور قیامت کو اس کی مدد کرونگا بس اسی وقت کا میں نے یہ درود پاک کا وظیفہ بنا رکھا ہے کیونکہ

ایہو درود وظیفہ میرا روون نین نمانے

کراں اُمید جو مشکل آندر ملسن بنی ربا نے

مشکل کے وقت رحمۃ اللعالمین نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مدد کریں گے اور خود تشریف لائیں گے ۔ یہ سن کر حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے فرمایا یہ وظیفہ بہت اچھا ہے اس وظیفے سے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمۃ العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت بھی ضرور دیتے ہیں اور مدد بھی ضرور کرتے ہیں سے۔

پڑھ درود نبی سرور پر قرب حضوری پاویں
دنیا اتے قیامت اندر یاد نبی نوں آویں

معلوم ہوا کہ درود پاک پڑھنے والے پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم نوازی اور رحمت ضرور فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے درود پاک پڑھنے والے کو بخش دیتے ہیں۔ سے

کراں دعائیں ہر دم ایہو یارب خالق سائیں
عبدالرسول عاجز نوں دربار دید محبوبؐ کرائیں۔

نزہتہ المجالس جلد دوم صفحہ ۸۹۔ تفسیر روح البیان جلد سوم صفحہ ۱۴۷

Marfat.com

مائی اُمِ معبد پر رحمت ہوئی

جب رحمت دو عالم شفیع معظم حبیب مکرم مکہ پاک سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو راستے میں ایک بڑھیا کی جھونپڑی نظر آئی آپ کو پیاس محسوس ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امر کیا کہ اس مائی سے پوچھیے کہ کوئی کھانے پینے کی چیز مل جائے گی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر پوچھا تو جواب ملا کہ کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہیں وہاں پر ایک بکری کھڑی تھی جو کہ بیمار اور لنگڑی تھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مائی اس بکری کو کیا ہے یہ دودھ بھی دیتی ہے یا نہیں جواب ملا کہ یہ بکری تو لنگڑی ہے اور بیمار رہتی ہے اس کا دودھ کہاں سے آیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنگڑی اور بیمار بکری کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے رحمت دو عالم نے فرمایا ام معبد سے اجازت لے کر بکری کو ہمارے پاس لائیں چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مائی ام معبد سے اجازت لے کر بکری کو حضور نبی اکرم حبیب مکرم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے تو رحمت اللعالمین نے فرمایا مائی سے کوئی برتن لائیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مائی سے برتن طلب فرمایا حضرت اُم معبد

Marfat.com

نے عرض کی حضور برتن کی کیا ضرورت پڑ گئی تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ میرے آقا آپ کی لنگڑی اور بیمار بکری کو دوہتے ہیں بڑھیا بیچاری حیران ہو کر بولی کہ بکری بیمار ہے وہ دودھ نہیں دیتی یار غار صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مائی تم نے میرے محبوبؐ کے فیض کو جانا ہی نہیں آؤ مل دیکھو میرے آقا رحمت اللعالمین کیسے رحمت کرتے ہیں بڑھیا برتن لے کر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف جارہی ہے آگے دیکھتی ہے کہ رحمت اللعالمین بکری کے پستانوں کو رحمت بھرے ہاتھوں سے پکڑ کر بیٹھے ہیں اور بکری کے پستانوں سے دودھ جاری ہے تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت عالم نے برتن میں دودھ دودھیا برتن بھر گیا بڑھیا کو فرمایا اور برتن لاؤ بڑھیا حیران ہو کر بولی حضور تم کون ہو آپ نے فرمایا مائی میں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کا محبوب محمد رسول اللہ ہوں یہ میرا ساتھی ابوبکر صدیق ہے مائی نے جب یہ کلام سنی تو فوراً ایمان لے آئی اور زبان حال سے کلمہ پاک پکار اٹھی اور پھر یوں عرض کرنے لگی۔

شعر

ہے دوجگ دا مختار نبی   ایہہ اُمّت دا غمخوار نبی

کہو لا الہ الا اللہ سوہنا سرور پاک رسُول اللہ

نبی اُچیاں شاناں والا اے   جس کیتا جگ اجالا اے

اور رحمت دا نرالا اے۔

کہو لا الہ الا اللہ سوہنا سرور پاک رسُول اللہ

جبرائیل جہندا دربان ہووے   آتے عاشق خود رحمان ہووے

ساتھوں صفت کی اُسدی بیان ہووے۔ کہو لا الہ الا اللہ۔۔

Marfat.com

بعد میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت میں آکر مائی کے حق میں دعا کی اور یوں فرمایا!

اللھم بارک لھا فی شاتھا

اے اللہ اس مائی کے گھر کو مالا مال کر دے بکری کے ذریعے تو مائی کے گھر تمام برتن دودھ سے بھر گئے برتن ہی نہیں بلکہ وہ بکری ہمیشہ دودھ دیتی رہی یہ کملی والے آقا۔ رحمت اللعالمین کے دستِ رحمت کا معجزہ ہے کہ پستانوں کو ہاتھ مبارک لگانے سے ہی دودھ جاری ہو گیا یہاں پر مولوی عبدالستار نے یوں کہا ہے

پی کر دودھ حبیب ربانے اوتھوں ہو گئے راہی

گھر غریباں برکت بھریا ہو گئی بے پرواہی

چھوڑ گئے سب تنگی فاقے برکت شاہ ابراراں

سارا برڑ دودھ او پیون گزرے سال اٹھاراں

بعد میں ام معبد کا شوہر جو کہ باہر جنگل میں بکریاں چرانے گیا ہوا تھا شام کے وقت گھر واپس آیا تو گھر کی حالت ہی اور دیکھی یعنی گھر خوشبو اور نور سے منور اور معطر پایا تمام برتنوں میں دودھ بھرا دیکھا بیوی سے کہنے لگا یہ خوشبو اور نور اور دودھ کہاں سے آیا ہے ام معبد نے اپنے شوہر کو تمام واقعہ بتایا اور یوں پکاری۔

تھوڑی دیر ہوئی اک آیا کالیاں زلفاں والا

اک دو گھڑیاں گھر وچہ ٹھہرا کر گیا نور اُجالا

معلوم ہوا کہ رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت ام معبد پر

Marfat.com

رحمت فرما کر اسے مالا مال کر دیا۔
مشکوۃ شریف صفحہ ۵۴۴ اکرام محمدی مولوی عبد الستار صفحہ ۳۲۷

ایک لڑکے پر رحمت ہوئی

حضور نبی اکرم روف الرحیم رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عاشق یہودی کے لڑکے پر رحمت یوں کی

یہ واقعہ مثنوی شریف میں ہے اور مولانا مفتی عبد الشکور ہزاروی نے بھی بیان کیا تھا ایک دفعہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لا رہے ہیں اور بازار میں لڑکے کھیل رہے ہیں آپ کو لڑکے دیکھتے ہی دوڑ اسٹھے مگر یہ لڑکا جس کا آپ واقعہ سُن رہے گے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ پاک دیکھتے ہی فدا ہو گیا اور اسی جگہ پر کھڑا ہو گیا مگر رحمت عالم نے اس وقت اسکی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی آخر وہ آپ کی پشت مبارک کو دیکھتا رہا دوسرے دن بھی ایسے ہی ہوا کر وہ دیکھتا رہا اور آپ نے اُسکی طرف کوئی توجہ نہ دی مگر آپ علم نبوت سے پہچان چکے تھے کہ اس لڑکے کو میری محبت پیدا ہو گئی ہے تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا کہ لڑکا پہلے سے ہی آ کر کھڑا ہو گیا اُسے لڑکے کہتے ہیں کہ تم کھیلتے کیوں نہیں وہ لڑکا روتے ہوئے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ اب مجھ

Marfat.com

سے کھیلا نہیں جاتا۔ کیونکہ۔

رُباعی

ع عشق نبی دا آن لگیا کھیڈاں کھلدیاں کھلدیاں بھل گئیاں
اکھیں روندیاں نبی دے عشق اندر سنجوں ڈھلدیاں ڈھلدیاں ٹل گئیاں
کنگھی پھیرن دی رہی نہ ہوش مینوں زلفاں کھلدیاں کھلدیاں کھل گئیاں
عبدالرسول کدوں سوہنا یار آوسی ہڈیاں رُلدیاں رُلدیاں رُل گئیاں

آخر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی تشریف سے آئے وہ لڑکا حسب معمول آپ کے چہرے پاک کی طرف دیکھتا رہا مگر آپ وہاں سے گزر گئے مگر وہ آپ کا دیوانہ آپ کی پشت مبارک کو دیکھتا رہا دیکھتے دیکھتے ایک سرد آہ بھر کر یوں پکارا۔

کوک دِلا کیتے ربّ سُنسی دُکھیاں دِلاں دیاں آہیں
تسی بھاویں نہ بولو آقا اساں ویکھن چھڈنا نائیں

جب گھر گیا تو بہت بیمار ہوگیا چوتھے دن وہ اُس جگہ نہ آسکا کیونکہ بیماری کی وجہ سے اٹھ بھی نہیں سکتا لیکن وہ وقت آ جارہا ہے جس وقت کہ وہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کا چہرہ مبارک دیکھتا تھا چارہ کرتا ہے اٹھنے کا مگر نہیں اٹھ سکتا نہ زیارت۔ رحمتِ دوعالم سے ملنے کے لیئے بڑا بے قرار ہے آخر رو رو کر عرض کرتا ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی یاد میں محو اور بے قرار ہوں اور آپ کی یاد ہی دل میں لے کر پڑا ہوں آج میں وہاں پر یا رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ والہ وسلم نہیں آسکتا۔ کیونکہ میں بیماری سے کمزور ہوگیا ہوں آج آپ حضور مجھ پر کرم و رحمت فرمائیں اور آکر زیارت سے مشرف فرمائیں میری آنکھیں آپ کو دیکھنے کے لیئے بے قرار اور بے تاب ہیں اور پھر یوں عرض کی

کھٹڑے ہے ہنجو اندے میں بھر لئے
تساں دے ویکھن نوں اکھیں کر دیاں بہوں ترلے
تساں مسجدوں گھر جانا
وچہ فراق تساں میں روندیاں ہی مر جانا

دوستو وہ لڑکا حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین محبوب دو جہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رو رو کر یوں عرض کرتا ہے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کی یاد میں گھر میں لاچار بے طاقت مجبور بے تاب پڑا ہوں سوہنیا آج اگر میں وہاں نہیں آسکتا تو آپ ہی شفقت و رحمت فرماتے ہوئے تشریف لائیں اور پھر یوں عرض کر رہا ہے۔ نہ علامہ صائم چشتی نے لکھا ہے۔

یاد تیری وایں ویلوا با لیا
آ دی جا واللیل زلفاں والیا
یاد تیری وچہ میں تڑپاں سوہنیا
آ دی جا محبوبے مکی موہنیا

جس طرح وہ وقت قریب آتا جاتا ہے اسی طرح ہی وہ محب مصطفٰے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بے قرار ہوتا جاتا ہے ادھر محبوب دو جہان رحمت دو عالم آقا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے وقت پر تشریف لے آئے جب آپ نے

Marfat.com

دیکھا کہ وہ ہمارا عاشق یہاں پر آج نہیں کھڑا ہوا کیا وجہ ہے اگرچہ آپ اُسکی حالت پر مطلع ہو چکے تھے مگر تسلی کے لیئے لڑکوں سے پوچھا اسے بیٹو! تب اُوہ لڑکا جو یہاں پر روزانہ کھڑا ہوتا تھا آج کہاں ہے انہوں نے عرض کی یا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آج وہ بیمار ہے اور چل نہیں سکتا اسے محبوب خدا آقائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اُسے کیا کہنا ہے اُس کا باپ تو کافر ہے یہ سنتے ہی رحمت العالمین نے محبت بھرا جواب دیا کوئی بات نہیں اُس کا باپ کافر ہے مگر وہ لڑکا تو ہمارا یار ہے نا اور پھر رحمت کرنے کے لیئے رحمت العالمین نے اپنے ساتھیوں سے کہا آؤ آج ہم اُس کو دیکھنے کے لیئے جاتے ہیں اپنے یاروں کے ساتھ اُس اپنے یار بے قرار کو زیارت کرانے کو اور اُس پر رحمت کرنے اور دیکھنے کو اُس کے گھر جا رہے ہیں وہاں پہنچ کر دروازہ کھٹ کھٹایا تم اُس لڑکے کا باپ باہر آیا حضور نبی اکرم حبیب اکرم شفیع مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا لڑکا کہاں ہے اُس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اُس سے کیا کہنا ہے۔

رحمت اللعالمین سید المرسلین آقائے دوجہاں نے فرمایا وہ ہمارا دوست ہے ہم اُسکو ملنے کے لیئے آئے ہیں۔ یہ سنتے ہی وہ کچھ حیران بھی ہوا کہ میرے لڑکے کا یار محبوب مختار دوجہاں ہے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ تو بیمار ہے اُٹھ نہیں سکتا۔ رحمت اللعالمین نے فرمایا ہمیں اُس کے پاس لے چلو عرض کی سوہنیا تشریف لائیں جب آپ اندر آئے اور اُس اپنے یار بے تاب کے پاس چلے گئے تو وہ دیکھتے ہی یوں زبان سے بول اُٹھا۔

شعر ملاحظہ فرمایئے

Marfat.com

کملی والے میں صدقے تیری یاد توں آکے جو بیقراراں دے کم آگئی

اور پھر عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے بڑی کرم نوازی کی ہے کہ نزع کے وقت آپنے مجھ غریب کو زیارت سے نوازا اور پھر اپنے باپ کو اشارے سے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں کملی والے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پاک پڑھ لوں باپ سمجھ گیا اور کہا بیٹا میری طرف سے اجازت ہے چنانچہ اُس لڑکے نے سنتے ہی کہا۔

لا اله الا الله محمد رسول الله

بس کلمہ پڑھتے ہی محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فوت ہو گیا

(مثنوی شریف)

از مولانا جلال الدین رومیؒ

Marfat.com

حضرت ابوایوب انصاریؓ پر رحمتِ خداوندی

تبع بن وزدع جو کہ یمن کا بادشاہ تھا ایک دفعہ سیر کے ارادے سے مکّے شریف کی طرف گیا لیکن مکّے شریف کے رہنے والے لوگوں نے اُسکی طرف کوئی خیال نہ کیا اپنے وزیر در سے پوچھنے لگا کہ کیا وجہ ہے عرب کے رہنے والوں نے میری کوئی عزت نہیں کی ان کو کس چیز پر فخر ہے اور وزیر کہنے لگا لمبے بادشاہ اس شہر کے اندر وہ بیت اللہ شریف ہے جسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا ہے اس لیئے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔

ہے اس شہر اندر اوہ کعبہ عرض وزیر سنایا
بیت اللہ بتلادن جس نوں ابراہیم نبایا
اس دی پاروں عزت اپنی فخر زیادہ کردے
دل وچہ بادشاہاں دی طرفوں کچھ پرواہ نہیں دھردے

یہ سن کر تبع حیمری کہنے لگا کہ میرے دل میں خیال یہ ہے کہ بیت اللہ کے رہنے والوں کو قتل کر دو اور کعبہ شریف کو گرا دو یہ اُس کا کہنا ہی تھا کہ رب تعالیٰ جل جلالہٗ کی غیرت جوش میں آگئی اور پھر ایسا غضب ہوا کہ اُس کے مُنہ اور اور ناک اور کانوں کی طرف سے خُون جاری ہو گیا اس مرض سے اُسے درد شدید شروع ہو گئی

Marfat.com

اور خون سے بدبو آنے لگی بہت حکیموں نے علاج کیا مگر درد زیادہ بڑھتا گیا اُن حکیموں کی دوائیوں سے کوئی آرام نہ آیا۔

سخت عذابوں غیرت بھیڑیا روئے آہیں مارے

جو دم آوے درد زیادہ کر چکے سب چارے

چار ہزار طبیبوں سے اُس نے دوائی مگر کسی سے آرام نہ آیا اور اُس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی تب ایک حکیم جو کہ رب تعالیٰ جل شانہ کا دوست تھا اور اُسے رب تعالیٰ نے بصیرت عطا کی ہوئی تھی آیا اُس کو دیکھتے ہی فرمایا کہ اے بادشاہ تجھے بیماری کوئی نہیں تم نے کوئی بڑا کام یا برا خیال کیا ہے۔ جسکی وجہ سے تم پر غضبِ خداوندی ہوا ہے

۔ اِک طبیب کہیا شاہ تینوں نہیں بیماری کوئی۔

کِسے خیالوں بُرے اعمالوں شامت نازل ہوئی

اگر سچ بتائیں گے تو علاج ہوگا ورنہ درد اور بدبو زیادہ ہوتی جائے گی اور ختم نہیں ہوگی یہاں پر بادشاہ کہنے لگا کہ ظلم کا ارادہ اور برا خیال کوئی نہیں آیا مگر مکے شریف کے رہنے والوں پر غصہ ضرور آیا ہے یہ سنتے ہی حکیم صاحب نے فرمایا اسی وجہ سے تم پر غضبِ الٰہی ہوا ہے جب تک آپ توبہ نہ کریں گے یہ عذاب یعنی مرض نہیں جائے گی۔

کہیا حکیم اِسی وجہ سے تم پر غضب ربانا

جب تک توبہ کرو نہ دِل تھیں اُس نے چھوڑ نہ جانا

یہ سن کر بادشاہ شرمندہ ہوا اور ہدایت کی طرف آیا اُسی وقت کعبہ شریف

Marfat.com

میں حاضر ہوا بڑے پیار اور محبت سے طواف کرنا شروع کیا وہیں پر ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کلمہ شریف پڑھا بعد میں مکے شریف میں رہنے والوں کی دعوت کی اور کعبہ شریف پر بہت قیمتی غلاف چڑھایا معلوم ہوا کہ جو بھی کعبہ شریف کے لیئے بڑا خیال کرتا ہے غضب الہی اُس پر نازل ہوتا ہے

بعد میں یہ بادشاہ کعبہ شریف سے روانہ ہو کر اُس مقام پر پہنچا جہاں پر اب مدینہ شریف ہے وہاں کا پانی بہت میٹھا اور ٹھنڈا تھا بڑی خوشی سے وہیں پر ہی ڈیرا جما دیا اُس کے ساتھ چار سو علماء موجود تھے انہوں نے عرض کی کہ اے بادشاہ ہمیں اپنے علم اور کتابوں سے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا آخری رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس مقام پر تشریف ضرور لائیں گے اور پھر یوں عرض کرنے لگے۔

خاص حبیب حبیباں وچوں افضل نبی پیارا
کسی زمانے ایس مکانے کرسی آن آتارا

اُس کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا قیامت تک اُس کا دین رہے ہر ایک ملک میں اُسی کا کلمہ پاک پڑھا جائے گا وہ رحمت اللعالمین ہو گا اُس کا والضحیٰ اکا چہرہ واللیل اذا سجیٰ کی پیاری زلفیں ہونگی جسم کے زلفوں میں پیارے کنڈل ہونگے غریبوں اور یتیموں کا غم گسار ہو گا بے کسوں اور بے کسوں کا مددگار ہو گا وہ اُمت کا غم خوار ہو گا۔ گنہگاروں کا بخشنہار ہو گا اور ہر ایک اس پر نثار ہو گا۔ یہ تعریفیں سن کر بادشاہ بھی اس وقت نثار ہو گیا اور پھر یوں کہا سہ

شاہ فرمایا صدقے جاواں جے رب کرم کماوے
فضلوں وچہ حیاتی میری سرور عالم آوے

Marfat.com

سہ سرچشماں ہر امر تیوںلاں کلمہ بول سناواں

ساری عمر غلامی دعوی تابعدار سداواں

بس محبت مصطفٰے صلے اللہ علیہ والہ وسلم دل میں گھر کر گئی اور پھر ساتھیوں کو حکم دیا کہ یہاں پر ایک بہت عجیب شہر تیار کر دو ساتھیوں نے کہا یہ کیوں بادشاہ نے کہا۔ سہ

ایہو مراد جے وچہ حیاتی اوہ رب وقت لیاوے

ختم رسولاں شہ اساڈے قدم مبارک پاوے

اور پھر میں سرکار دو عالم کی زیارت سے مشرف ہوں گا۔ چنانچہ وہاں پر شہر بننا شروع ہو گیا۔ اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہت بہترین مکان تیار کیا۔ جب شہر بن گیا تو علماء کرام نے اور اس کے ساتھیوں نے کہا اب ہم واپس وطن نہیں جائیں گے۔ کیونکہ ہمیں حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت واپس نہیں جانے دیتی۔

یہ سنکر بادشاہ نے کہا یہ بات بہت اچھی ہے مگر میرا یہاں پر رہنا مشکل ہے اس لیے کہ میرے بغیر وہاں کا روبار نہیں چل سکتا دوسرا میری بیویوں نے مجھے واپس بلوایا ہے تم یہاں پر رہو اور میں وہاں جاکر ملک کی نگہبانی کرتا ہوں بس محبت مصطفٰے صلے اللہ علیہ والہ وسلم دل میں لے کر واپس ہو گیا وہاں بھی جا کر ہر وقت حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت میں مخمور رہتا اور یہ کہتا کہ یا اللہ وہ وقت کب آئے گا کہ میں رحمت اللعالمین کی زیارت سے مشرف ہوں گا آخر ایک وقت ایسا بھی آگیا کہ تبع حمیری بادشاہ بیمار ہو گیا اور

Marfat.com

اُس کا نزع کا ٹائم آگیا اور پھر اس وقت وہ جدائی میں اور پھر فراقِ مصطفےٰ ﷺ میں اس قدر رویا کہ دیکھنے والے کہنے لگے اے بادشاہ جی یہ ٹائم تو ہر ایک پر آتا ہے آپ اتنا کیوں روتے ہو۔ اور کہنے لگا میں اس لیئے نہیں روتا کہ میں مر رہا ہوں اور پھر یوں کہا۔

ساری عُمر اُڈیکاں رہیاں کارن نبیؐ ربّ لنے

رَہ گئے رہے زیارت کارن طالب نہیں نمانے

میں تو نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں روتا ہوں کہ میں آپ کی زیارت نہیں کر سکا تب اپنا بیٹا شاہ سول اپنے کول بلایا اور ایک خط لکھوایا یہ واقعہ مصباح تفسیر میں موجود ہے۔ اس خط کا مضمون کیا تھا اور کس طرح اُس نے رحمت العالمین کی طرف خط لکھا۔

؎ یا محبوب حبیب ربا صاحب شان کراماں

میری طرفوں اُوپر تساڈے بہت دُرود سلاماں

میں تبع بن وزرع عاجز اُدبوں عرض سُناندا

دِلوں زبانوں اُوپر تساڈے میں ایمان لیاندا

میں نے آپ کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مذہب تسلیم کیا ہے اور آپ کا عشق میرے دل میں موجود ہے۔ میں آپ کی اُمت میں سے پہلا مومن ہوں اور میں نے آپ کو ساری زندگی یاد رکھا ہے اب میں دُنیا سے جا رہا ہوں جس طرح میں عاجز نے آپ کو یاد رکھا ہے ایسے ہی قیامت کے روز آپ حضورؐ مجھے یاد رکھیں جب کہ ہر ایک نفسی نفسی پکارتا ہوگا اور پھر یوں کہا۔

Marfat.com

س جنوار یار مرداں رکھیا ساری عمر تساں نوں
کریسن اس مشکل اندر منہ دیسا ساں نوں

اور پھر وہ خط شاہ تبع نے ان کو دیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو جلدی سے ان کا کلمہ پڑھ لینا ہوگا اور میرا یہ خط بھی محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینا ہوگا اگر آپ دنیا میں نہ رہیں تو اپنی اولاد کو دینا اور نصیحت کرنا کہ یہ خط آقائے دو عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینا آخر یہ خط اسکی نسل میں چلتا رہا اور محفوظ رہا

س اس دی نسل رہیوں پھیر ہویا اکو او تے انصاری
اوہ خط پہنچا اس دے ہاتھ سنو خمینت ساری۔

جب حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے شریف لائے تو مدینے شریف میں بھی خبر پہنچی لوگ پہلے سے ہی مشتاق دیدار تھے کچھ لوگ مکے پاک میں پہنچے اور آپ کا چہرہ پاک دیکھ کر ایمان لائے اور نبی کریم رؤف الرحیم رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مصعب ابن عمیر کو اپنے مدینے پاک میں بھیج دیا انہوں نے وہاں جاکر قرآن پاک سنایا اور محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بتائی پھر تو ہر گلی بازار میں آپ کا کلمہ جاری ہوگیا آخر مکہ پاک میں لوگ آپ کے دشمن بن گئے۔

اور ہجرت کا وقت آگیا جب لوگوں کو پتہ چلا کہ آپ ہجرت فرماکر مدینے پاک میں تشریف لارہے ہیں تو ہر گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور پورے مدینہ شریف

Marfat.com

کو سجایا گیا اور ہر گھر میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کی دعوت پکنے لگی اس لیئے کہ ہر ایک چاہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمتِ عالم میرے گھر تشریف لائیں۔ سہ ______

ہر گھر آیو آپ تیاری کیتی کل امیراں۔

کرن امید جو میں گھر آ رسے روشن بدر منیراں۔

فصعد الرجال والنساء فوق البیوت تفرق غلمان والخدم فی الطریق

ینادون یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پس مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں خوشی میں دوڑتے پھرتے اور یا محمد یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعرے بلند آواز سے لگاتے پھرتے اور بعض نے یوں بھی لکھا ہے کہ شہر کو سجایا گیا اور رحمت العالمین کی زیارت اور استقبال کے لیئے شہر سے بچے بوڑھے جوان مرد عورتیں تمام باہر نکل آئے اور آکر آپ کا راستہ دیکھنے لگے اور ہر ایک کی زبان پر یہ تھا جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں۔ ______

جا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بھی آ جاؤ اور پھر یوں کہتے ______

سہ۔ چڑھ چناں کر روشن خانے ہو دن دور انھیرے

ویکھ آڈیکاں راہ تکن شوق جہانوں تیرے

مگر حضرت ابو ایوب انصاری اپنی غریبی کی وجہ سے اپنے گھر میں ہی دور بیٹھے کہ

Marfat.com

میں کس طرح رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کر سکتا ہوں بس اسی غم میں رو رہا تھا کہ رحمتِ عالم شہر میں تشریف سے آئے ہر ایک نے خواہش کی کہ یا رسولؐ اللہ صلے اللہ و آلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائیں مگر رحمت اللعالمین نے فیصلہ یہ کیا کہ جس گھر میں جاوں گا چنانچہ اونٹنی چلتی چلتی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے کے آگے جا کر بیٹھ گئی پس حضرت ابوایوب انصاری کی بیوی دیکھتے ہی یوں بولی ۔

کیڈی قسمت ساڈی ہوئی یار ساڈے گھر آیا ۔

رحمت بھئی اس اجڑے گھر نوں سوہنے آن لبایا ۔

حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاتے ہیں سب سے پہلے اپنا خط طلب فرمایا ۔ اور رحمت فرماتے ہوئے اس کے گھر بیٹھ گئے ۔ ؎ ۔

مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۹ ۔ ہجرت اکرام محمد از مولوی عبدالستار صفحہ ۳۲۴

البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۶۳

حضور نبی کریم روف الرحیم رحمتِ عالم نے حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمتہ پر رحمت یوں کی ۔

حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمتہ جو کہ بہت بڑے اور محدث ہیں اور بخاری شریف کے شارح بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں اپنی بیماری کا اور اس سے شفا کا تذکرہ فرمایا ہے ۔

سنیئے امام موصوف فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی بیماری لگ گئی جس کا علاج کراتے طبیب تھک گئے اور انہوں نے اس بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ جمادی الاولیٰ ۸۹۳ھ کی اٹھائیسویں شب کو میں نے مکہ معظمہ میں نبی کریم رؤف الرحیم رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی اور مدد چاہی امام موصوف کے الفاظ یہ ہیں۔

فاستغثت به صلى الله عليه وسلم ليلة الثامن والعشرين من جمادى الاولى سنة ثلاث وتسعين وثمان مائة بمكة زادها الله شرفا۔

امام قسطلانی پر رحمت

حضرات یہاں پر غور فرمائیں کہ حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمۃ تین سو میل دور سے نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غائبانہ مدد طلب کر رہے اور اپنی بیماری کے لیے فریاد کر رہے ہیں یہ سوچ بھی کیوں نہ جب ہر مسلمان کا ایمان ہی یہ ہے

فریاد امتی جو کرے حال زار کی

ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ امام موصوف کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سب غیب آدمی کی اپنی رحمت سے مدد بھی فرماتے ہیں اور اسکو جانتے بھی ہیں

امام صاحب نے لاعلاج ہو کر اور سب سے ناامید ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ کی رحمت چاہی ہو نکہ سہ۔

Marfat.com

ؔ نا امید ہووے جد اُمتی سوہنا کرم کماوے
رحمت بخش اپنے اُمتی دی مشکل حل فرما دے

ہاں تو امامِ قسطلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے جب فریاد کی تو
نبینا انا نائم اذ جاء رجل معہ قرطاس یکتب فیہ ھذا
دواء داء احمد بن قسطلانی من الحضرۃ الشریفہ بعد الاذن
(الشریف)

میں سو رہا تھا کہ ایک شخص آیا جس کے پاس کاغذ کا ایک ٹکڑا تھا جس پر یہ لکھا تھا
یہ احمد بن قسطلانی کے مرض کی دوا ہے
بارگاہِ شریعت سے اذن شریف کے بعد حضرات یہاں پر بھی غور فرمائیں کہ نبی اکرم
حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہچان کر حضرت امام قسطلانی
کے لیئے دوا بھیجی اور امام صاحب کا نام بھی جانتے تھے اسی لیئے تو آپ نے احمد بن
قسطلانی ارشاد فرمایا معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نا اُمید اُمتی پر رحمت فرماتے ہیں مگر منکرِ رحمت مانتا ہی نہیں کیونکہ اسکی قسمت میں ہی یہ
بات نہیں۔ ؎

رحمت نبی دی منّن والی ملے توفیق نال نصیباں۔
ابوجہل تے اج بھی سو کی دشمن خاص حبیباں۔

اس کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں۔
ثم استغطت فلم اجد بی واللہ شیئاً مما انت احا ۸ د حصل
الشفاء ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ترجمہ۔

Marfat.com

پھر میں جاگا تو اللہ کی قسم مجھے جو بیماری تھی وہ بالکل نہ رہی اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مجھے شفا ہو گی معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور مدد چاہنی بزرگوں کی سنت ہے اگر گستاخ رسول اور منکر رحمت ملاں کہتا ہے کہ خدا کے سوا کسی کی رحمت اور مدد نہ مانو افسوس ہے اسکی عقل اور عقل پر

نہ میوں رحمت باجی نوں کیتے رزور لفاراں
کے نہ منیاں رحمتِ عالم بے دنیاں بدکاراں

مواہب الدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۲

اپنی چادر مبارک دے کر ایک صحابی پر رحمت کی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں ایک چادر بہت نفیس ایک عورت نے بھیجی اور ساتھ ہی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے آپ جسم مبارک پر کرنا رحمت عالم نے اُس عورت کی عرض قبول کی اور چادر کو اوپر اوڑھ لیا وہاں پر ایک غریب صحابی بھی بیٹھا تھا اُس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے رحمت اللعالمین یہ چادر آپ مجھے عطا کر دیں رحمت دو عالم نے فرمایا بہت اچھا یہ فرما کر وہ کردہ چادر رحمت اللعالمین نے اسے دے دی جب آپ گھر تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُس آدمی کو غصے ہوگئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کو چادر کی ضرورت تھی اور تجھے یہ بھی معلوم تھا کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے یہ سن کر وہ آدمی رونے لگا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عرض کی کہ میں نے دنیا کی حرص کے لیئے سوال نہیں کیا۔ بلکہ قبر کے عذاب اور دوزخ کی آگ سے بچ جانے کا وسیلہ اور ذریعہ بنایا ہے موت کا کوئی پتہ نہیں کہ کب مرجانا ہے جس وقت حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین نے چادر کو جسم مبارک پر کیا تو میرے دل کو کسی نے یوں کہا۔ ے

جسدم حضرت سرور عالم چادر لیئی دوالے
دل میرے نوں سبق سکھایا سبق پکارن والے
جیکر چادر بخشن مینوں اپنا کفن بناداں
قبر عذابوں دوزخ بھاہوں بچکر جنت جاداں
جس چادر نوں بدن دوالے کیتا نبی پیارے
اس نوں کویں نہ رحمت یاون عاصی اوگنہگارے

یہ سن کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاموش ہو گئے اور کہنے لگے کہ اس سوالی نے بہت بڑی نعمت حاصل کی ہے واقعی اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت ہو گئی۔

اکرام محمدی مولوی عبدالستار صفحہ ۳۹۷۔

مخالف عورت پر رحمت

ایک عورت نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر وقت مخالف رہتی تھی ایک دفعہ بازار میں اپنا لڑکا دو مہینوں کا لے کر آرہی تھی۔

Marfat.com

جب اُس کے لڑکے نے آقائے مصطفےٰ رحمت دو عالم کو آتے ہوئے دیکھا تو عرض کی اَلسَّلَام عَلَیکَ یَا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

سہ جد اُس لڑکے اوندیاں ڈِٹھا پاک رسول ربانا

السلام علیکم کہہ کر بولیا بال ایانا۔

لنگھ گیا پار کلیجے وچوہ چہرے دا چمکارا۔

جد اُس سامنے اوندیاں ڈِٹھا سوہنا نبی پیارا۔

اُس عورت نے لڑکے کو کہا اے بیٹا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالےٰ جَلَّ شَانُہٗ کے پیارے اور سچے رسول ہیں تو وہ لڑکا اپنی ماں کو یوں کہنے لگا۔

سہ لُٹ لیا مینوں پہلی نظرے اُس دے ہار شنگاراں

نوری چہرہ تے کالیاں زلفاں دوروں کردیاں ماواں۔

جب اُسکی ماں نے اپنی گود میں سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف سنی تو بہت تعجب کرنے لگی اور پھر نبی کریم رؤف الرحیم رحمت عالم نے فرمایا اے لڑکے بتا تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا رسول ہوں اُس لڑکے نے دوبارہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے حضرت جبرائیل فرشتہ بتا رہا ہے اور وہ میرے سر پر کھڑا ہے بعد میں رحمتِ دو عالم نے فرمایا بتا تمہارا نام کیا ہے تو اُس نے یُوں عرض کی۔

سہ ۔ عبدعزٰی پیش ایں یکمشت چیز۔

لیک نامم پیش حق عبدالعزیز۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری ماں نے تو میرا نام عبدعزیٰ رکھا

Marfat.com

ہوا ہے لیکن رب تعالیٰ جل شانہ' کے پاس میرا نام عبد العزیز ہے اب جو آپ حضور میرا نام رکھیں گے وہ ہی اچھا ہوگا پھر نبی رکھیں گے وہ ہی اچھا ہوگا۔

ماں بیٹے پر رحمت

پھر نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ مجھے جنت میں آپ کا خادم بنا دے اور پھر یوں عرض کی۔

سے کرو دعا اے دوست ربدے لڑکا عرض سناوے

جنت وچہ تساڈا امینوں خادم رب بنا دے

اور آپ نے پھر دعا کی یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص آپ پر ایمان لائے گا وہی با نصیب ہوگا۔ اور جو ایمان نہ لائے گا وہ بد نصیب دونوں جہاں میں ہوگا یہ کہتے ہی اس لڑکے نے ایک آہ سرد بھری اور زبان سے کہا لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ بس کلمہ پاک پڑھتے ہی فوت ہو گیا جب اسکی ماں نے یہ قدرت کا کھیل دیکھا تو فوراً پکار اٹھی۔

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

کلمہ پاک پڑھا اور توبہ کرتے ہوئے رحمت اللعالمین کے قدموں پر گر گئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھول گئی اور بھولی ہی جس کو مولوی دلپذیر نے یوں کہا۔

شعر ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

ص ڈِگ ڈِگ پَوسے نبیؐ دے قدمی روو سے تے پچھتاو سے

رحمت بخشیں اج بخشو مینوں رو رو عرض سناندی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ وقت اب میرے ہاتھ نہیں آتا مجھے معاف کردو اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کا شان اور زیادہ کرے مجھ غریب سے بھول ہو گئی اور پھر یوں عرض کی

ماہیا۔ دو نا محمدؐ دا نور ہو وے۔

ڈِگی میں وِچ قدماں میرا معاف قصور ہووے۔

خزانے وِچوں لاچاندی

رحمت بخشیں معاف کر دے بھل بندیاں توں ہوجاندی۔

آقا آپ دعا کریں کہ دنیا سے میں ایمان سلامت کے ساتھ جاؤں کیونکہ آپ محبوبِ خدا اور رحمت اللعالمین ہیں اب میں نے آپ کی شان جانی جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمتِ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی عاجزی دیکھی تو رحمت میں آکر یوں فرمایا۔

پانی کوثر دا پیتا ایں۔

جس دند بھنیا میرا اہنوں معاف چا کیتا ایں۔

تے فرمایا نہ کرزاری ہوسی فضل سوائے۔

قسم خدا دی تیرے کارن گھن بہشتی آئے۔

یہ سنتے ہی اس عورت نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے لڑکے کو اٹھایا اور گھر کی طرف روانہ ہوئی اور پھر گھر میں پہنچتے ہی فوت ہو گئی کیونکہ۔

Marfat.com

قُرب حضوری دلبر والا حاصل ہویا جنہاں نوں
اُس یقیں پچھے دُنیا اندر رہن محال اونہاں نوں

بعد میں آقائے دو عالم رحمت اللعالمین نے دونوں ماں بیٹے کا جنازہ پڑھایا اور اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ نے ان دونوں کو جنّت عطا کر دی کیونکہ وہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرے پاک کو دیکھ کر ایمان لا چکے تھے۔

سه۔ ماں پُتّر دا سرورِ عالم کیتا آن جنازہ!
کھول دِتا رب دوہاں کارن جنّت دا دروازہ!

مجموعہ مولود شریف صفحہ ۲ قصص المحسنین مولوی دلپذیر صفحہ ۱۷۳
مثنوی شریف

Marfat.com

حبیب یمنی کی لڑکی پر رحمت

ایک دفعہ ابوجہل اور اُسکے ساتھیوں نے مشورہ پاس کیا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے کسی بہت بڑے عالم کی بات کرائیں چنانچہ انہوں نے حبیب بن مالک والیئے شام یعنی حبیب یمنی کو درخواست بھیجکر بلایا کہ آپ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایسے سوالات پیش کریں جن کا علمی طور پر کوئی جواب نہ دے سکیں اسلئے کہ ابوجہل نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم کے علم پاک کے سامنے عاجز ہوچکا تھا کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اُس کے ہر سوال کا جواب اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عطا کردہ علم سے پوری تسلی کے ساتھ بیان فرما دیتے تو ابوجہل سنکر منکر ہوجاتا ہے

علم نبی دا اسن کہ جسنوں دل دیہ مُول نہ بھاوے

ابوجہل دا ساتھی ہوکر دوزخ اندر جاوے

جب ابوجہل کے بلانے پر حبیب بن مالک حاضر ہوئے تو ابوجہل لعین کہنے لگا کہ ہم نے آپ کو اسلئے بلایا ہے کہ ہم علم میں حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عاجز ہیں ۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے ہم اسکے جادو سے بہت تنگ ہیں تم اُن سے کوئی ایسا سوال کرو کہ وہ جواب نہ دے سکے اور ہم اسکو جھوٹا کہیں ۔ کیونکہ وہ ہمیں ہر بات پر جھوٹا بنادیتا ہے ابوجہل کے کہنے پر حبیب یمنی کہنے لگے

Marfat.com

تم فکر نہ کرو۔ میں نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہی ایسا کروں گا۔ کہ وہاں پر اس کا جادو اثر نہ کر سکے گا کیونکہ جادو زمین پر چلتا ہے آسمان پر نہیں چلتا سوال ہی آسمان سے کروں گا جہاں پر آپ کا جادو نہ چل سکے گا چنانچہ ابوجہل نے میرے نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آدمی روانہ کیا تھا کہ مجلس میں آپ تشریف لائیں اور سوال جواب ہو جائیں آدمی جانے کے بعد ابوجہل حبیب بن مالک سے کہنے لگا کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو تم اُن کی تعظیم کے لیئے کھڑا ہونا ہو گا ساتھیوں کو بھی بہت پکا کیا کہ تم نے بھی کھڑا نہیں ہونا ہاں تو جب حبیب خدا جناب احمد مجتبیٰ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے میں تشریف لائے تو ادھر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ ابوجہل مردود نے میرے محبوب کی تعظیم کے لیئے کھڑا نہیں ہونا لہٰذا تم جاکر اس کے دونوں کانوں سے پکڑ کر کھڑا کر دینا حکم خداوندی پاکر حضرت جبرائیل علیہ السلام فوراً تشریف لائے اور ابوجہل لعین کو کانوں سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔ جب دوسروں نے دیکھا کہ ہمارا سردار کھڑا ہو گیا ہے۔ ہم بھی کھڑے ہو جائیں لہٰذا وہ تمام بھی کھڑے ہو گئے۔

حبیب یمنی کا تعظیماً کھڑا ہو جانا۔

حبیب یمنی نے بھی جب نبی کریم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہو گئے تو ابوجہل مردود نے حبیب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ میں نے آپ کو بہت

Marfat.com

تاکید کی کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے لیئے کھڑا نہیں ہونا تم کھڑے کیوں ہوئے حبیب یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا اے ابوجہل تم کیوں کھڑے ہوئے وہ کہنے لگا مجھے قسم ہے اپنے خداؤں کی میں ہرگز نہ کھڑا ہوتا مگر مجبوراً کھڑا ہونا پڑا کیونکہ مجھے کسی نے دونوں کانوں سے پکڑ کر کھڑا کر دیا مجھے یہ معلوم نہیں کہ کس نے کھڑا کیا سہ

میں تے اُٹھنا نئیں سی ہرگز کسن لے گل آسائیں ۔

دوہاں کناں توں پھڑ کسے نے کھڑا کیتا میں تائیں ۔

حبیب یمنی نے کہا اے ابوجہل میں اس لیئے کھڑا ہوا ہوں جب میں نے نبی حق سید الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو دل نے گواہی دی اے حبیب یمنی جلدی کر تعظیم کے لیئے کھڑا ہوجا اللہ تعالیٰ جل شانہ کا سچا رسول تشریف لایا ہے میں نے جس وقت حضور پُر نور رحمت اللعالمین سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا تو یقیناً معلوم ہوا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ جل شانہ، کا سچا رسول ہے ایسا چہرہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نہ تو یہ جادوگر ہیں نہ ہی جھوٹے ہیں اور پھر یوں کہا سہ

کہیا حبیب جد احمد والی ڈیکھی شکل نورانی

خواہ مخواہ ایہہ دل وچہ آیا ہو واں اٹھ سلامی

بہہ نہیں سکیا دیکھ نبی نوں اٹھنا پیا دھگا نے ۔

جھوٹھیاں دی ایہہ شکل نہیں ہوندی لگدے نبی ربانے

چنانچہ جب نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم تشریف فرما ہوگئے تو حبیب یمنی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ حضور کو اس لیے یہاں آنے کی تکلیف دی ہے کہ یہ لوگ آپ کے متعلق بہت باتیں کرتے ہیں لہذا آپ حضور سے دو سوال کرنے ہیں اگر آپ نے ہمارے یہ دو سوال پورے کر دیئے تو میں آپ پر ایمان لاؤں گا۔ یہاں پر حضور نبی کریم روف الرحیم عالم ما کان ذ ما یکون نے فرمایا پوچھیے کیا پوچھنا ہے اِنشاء اللہ ضرور پورے کروں گا حبیب بن مالک نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک تو شق القمر کا معجزہ دیکھنا چاہتے ہیں یعنی آسمان کا چاند دو ٹکڑے کر کے زمین پر اتار دیں دوسرا سوال میرے دل میں ہے اس سوال کے پورا ہو جانے کے بعد عرض کروں گا۔ چنانچہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں جا کر پہاڑی پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف شہادت انگلی مبارک کا اشارہ فرمایا تو چاند پھٹ گیا

(اقتربت الساعة وانشق القمر)

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور چاند پھٹ گیا اور حدیث میں یوں آتا ہے

انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی صار فرقتین علی ھذا الجبل وعلی ھذا الجبل۔

جب چاند شق ہو گیا زمانہ کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حتی کہ تمام لوگوں نے ایک ٹکڑا پہاڑ کی ایک جانب اور دوسرا ٹکڑا دوسری جانب دیکھا۔

فقالوا سحرنا فما یستطیع ان یسحر الناس کلھم۔

پس کفار مکہ کہنے لگے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا ہے لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اگر یہ جادو ہوتا تو صرف ہم پر ہی ہوتا تمام انسانوں

Marfat.com

کو ایسا جادو نہ کر سکتا۔ کیونکہ اُنہوں نے دُوسرے علاقوں سے آنے والے قافلوں سے بھی اِس واقعہ کی تصدیق کر لی تھی حبیب یمنی نے میرے نبی کریم رؤف الرّحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ مُعجزہ دیکھ کر فوراً مشرف باسلام ہو گیا حبیب اَبُوجہل ۔ اور اُسکے تمام احباب کفّار نے دیکھا کہ حبیب بن مالک بھی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا یہ مُعجزہ دیکھ کر فوراً باسلام ہو گیا جب اَبُوجہل اور اُس کے تمام اَحباب کفّار نے دیکھا کہ حبیب بن مالِک بھی حضور علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام کا کلمہ پاک پڑھ کر غلام ہو گیا ہے تو کہنے لگے اتومن بھذا الساحر اے حبیب یمنی تو بھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جادو بھری نگاہوں کا شکار ہو گیا اس کے بعد رحمت اللعالمین نے فرمایا اے حبیب یمنی بتا تمہارا دوسرا سوال کیا ہے۔

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب دوسرے سوال کی ضرورت ہی نہیں ہے ایک ہی سوال سے کام پورا ہو گیا۔ یعنی ایمان کی دولت نصیب ہو گئی یہاں پر رحمت اللعالمین نے رحمت فرماتے ہوئے فرمایا اے حبیب اگر تو نہیں بتاتا تو میں بتا دوں تمہارا دوسرا سوال جو تمہارے دل میں ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری ایک لڑکی ہے جو آنکھوں سے اندھی ہاتھوں سے لُنجی پاؤں سے لنگڑی ہے تم چاہتے ہو کہ وہ ٹھیک ہو جائے لے حبیب بن مالک جاؤ وہ ٹھیک ہو گئی حبیب یمنی نے جب یہ خوشخبری رحمت اللعالمین سے سُنی تو بہت خوشی کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہوا سفر طے کرتا ہوا گھر پہنچا تو اپنی لڑکی کو مثل حور پایا یعنی حسن وجمال میں بے مثل دیکھا اور گھر کو نور سے خوشبو سے معطر دیکھ کر لڑکی کو کہنے لگا اے بیٹی کیا وجہ ہے کہ ہمارا گھر نور سے جگمگا رہا ہے۔ اور خوشبو سے معطر تو لڑکی نے اپنے ابّا جان کو یوں عرض کی۔

Marfat.com

ع تھوڑی دیر ہوئی اک آیا کالیاں زلفاں والا۔

دو گھڑیاں وچہ گھر دے ٹھہر یا کر گیا نور اُجالا

پھر فرمایا حبیب بن مالک نے اے بیٹی تمہاری نہ آنکھ تھی نہ ہاتھوں میں طاقت تھی اور نہ پاؤں میں چلنے کی ہمت تھی یہ تمہارے تمام اعضا کیسے درست ہو گئے تو لڑکی نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پڑھ کر یوں عرض کی۔ ع

پاک محمد کرماں والا جس نے کرم کمایا

میں رُلدی دی نالی کرم دے بیڑا بنّے لایا۔

اے ابا جان وَالضُّحٰی کے چہرے وَالا وَاللَّیْل کی زُلفاں والا مَا زَاغَ الْبَصَر کے سرمے والا یٰسٓ کے سہرے والا خَتَم کے کنڈلاں والا مُزَّمِّل کی کملی والا مُدَّثِّر کی چادر وَالا نوری لباس والا کستوری کے جسم وَالا طٰہٰ چودھویں رات کا چاند جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی یہ کرم ہے کہ آپ حضور یہاں تشریف مبارک لائے اور مجھے فرمایا اے بیٹی تمہارا باپ مکہ پاک میں کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو گیا ہے اور تم یہاں یہ کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ اور میرے جسم پر دستِ رحمت پھیر کر تمام اعضا عطا فرمائے پس اسی وقت کی میں کلمہ پاک پڑھ رہی ہوں اور ذکر رحمت اللعالمین سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوں کر رہی ہوں۔

جھنڈا سب تھیں شان نرالا ہے

مرسل کیتا جگ اُجالا اے

کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ!

Marfat.com

سوہنا سرور مدنی رسول اللہ حق لا الٰہ الا اللہ ۔

ہے دو جگ دا سروار نبی

کُل نبیاں دا سردار نبی

آسے امت دا غم خوار نبی کھولا الٰہ الا اللہ

سوہنا سرور مدنی رسول اللہ حق لا الٰہ الا اللہ

جبرائیل جہندا دربان ہووے

اتے عاشق خود رحمٰن ہووے

میتھوں اُس دی کی صفت بیان ہووے

سوہنا سرور نبی رسول اللہ ۔

حق لا الٰہ الا اللہ

حبیب یمنی نے نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ کرم اور رحمت دیکھ کر اور حسن کر یوں عرض کی

ے واہ واہ شان محمد تیری اُچے رتبے تیرے

ٹکّے وچ کھلوکے سوہنا تھپ یمن وچ پھیرے

ناں ئے ٹکّے دے دِیہ حاضر نالے وچ یمن دے

عقلوں اُچے رتبے یار دے مدنی لعل رتن دے

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت عالم نے حبیب یمنی کی لڑکی پر رحمت کرتے ہوئے اسکو تندرست کر دیا۔

شرح قصیدہ بردہ شریف الواہ کا ۔۔۔ صاحب ۔ ۔۔ ۲۰۰

Marfat.com

حضرت دحیہ کلبی پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت

حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت کا اعلان فرمایا تو کئی لوگ ایمان لائے بہت سے کفار کفر پر اڑے رہے جن میں دحیہ کلبی بھی تھا اُسکی غلامی میں سات سو آدمی حکمِ رسالت رہتے تھے۔

ایک دن رحمتِ عالم کے دل مبارک میں بات آئی کہ اگر اس دحیہ کلبی ایمان لائے تو بہت سے کفار مسلمان ہوجائیں گے بس رحمت میں آکر یوں دعا کی۔

اللھم ارزق الاسلام دحیہ کلبی۔

سہ دعا فرماون نال صحبت ذات مبارک عالی۔

یارب کھول توں دحیے کا رن گلی ہدایت والی

بس دربارِ خداوندی میں آپ کی دعا منظور ہوگئی اور رب تعالیٰ جل شانہ نے اُس کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی ایک دن آپ ہی دل میں کہنے لگا کہ بت پرستی اور مجوسیت سب جھوٹی باتیں ہیں سچا ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے پس یہ سوچتے ہی رحمت عالم کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اس کے نصیب میں رحمتِ العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب منظور ہوچکا تھا۔

سہ فضل الہوں چانن ہویا آگئی عقل ٹکانے

اُدھوں ہو قربانی ٹریا طرف رسول ربانے

Marfat.com

اُدھر رَبّ تعالیٰ جَلّ شَانہٗ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السّلام رحمۃ اللعالمین کی خدمت پاک میں حاضر ہو گئے۔ آکر عرض کی یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ جَلّ شَانہٗ کا فرمان ہے کہ ہم نے دحیہ کلبی کے دِل کو پاک کر کے آپ کی طرف روانہ کر دیا ہے یہ سُنتے ہی رحمت اللعالمین خوش ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد دحیہ کلبی مسجد نبوی میں حاضر ہو گیا جب حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام رحمت اللعالمین نے دیکھا تو اپنی چادر مبارک اتار کر زمین پر بچھا دی اور اشارہ کیا کہ اے دحیہ کلبی اس پر بیٹھ جاؤ یہاں پر حضرت دحیہ کلبی حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چادر مبارک کی طرف بڑھا اور اٹھا کر ادب سے چوم کر سر پر رکھ لی اور پھر رو کر یوں عرض کی جیسی کو مولوی عبدالستار نے یوں لکھا ہے۔

ستا پھر ادب زیادہ کر کے دحیہ کلبی رویا۔

چشماں اُوپر چادر رکھّے جلد سوالی ہویا۔

کرم کر دا اِسلام سکھاؤ یا محبوب حقانی۔

کلمہ طیب سرورِ عالم کیتا حکم زبانی

یہ حکم سُنتے ہی دحیہ کلبی کہنے لگا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کلمہ پڑھتے ہی پھر بہت زار و زار رونے لگا یہ دیکھ کر رحمتِ عالم نے فرمایا اے دحیہ کلبی کیا یہ رونا تمہیں اسلام قبول لینے سے آیا ہے۔

سرورِ عالم پچھیا اُسنوں نرم کلام پیاروں

کیا ایہہ رونا آیا تینوں دین قبولن پاروں

یا کوئی اور وجہ ہے مجھے کھول کر بتائیں کہ آپ اتنا کیوں روتے ہیں۔

Marfat.com

یہ سن کر حضرت دحیہ کلبی اور زیادہ رویا کیونکہ اُسے گذری ہوئی باتیں یاد آگئیں فرمانِ مصطفےٰ رحمتِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سُن کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بہت گنہگار ہوں رحمت اللعالمین نے فرمایا تمہارے کتنے گناہ ہونگے یہ سن کر اور زیادہ رویا اور عرض کی یارحمت اللعالمین میرے بہت گناہ ہیں دحیہ کلبی کی یہ بات سن کر رحمت اللعالمین سید المرسلین امام ابنیا الرحمت میں آ کر یوں فرمایا۔

تا فرمایا رحمتِ عالم اسنوں رحم کما لوں

کیونکہ عیب تیرے ڈدھ ہوسن رحمت رب دنیا لوں

رب تعالیٰ جل شانہٗ کی رحمت سے تو تمہارے گناہ زیادہ نہیں ہیں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بہت گنہگار ہوں مگر میرے گناہوں سے رحمت خدا بہت بڑی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے دریافت کریں کہ میری بخشش بھی ہو گی یا نہیں اگر کفارہ بھرنے سے بخشش ہوتی ہے تو میں تمام گھر کا مال و دولت راہِ خدا میں لٹا دیتا ہوں مگر یہ مجھے بہت بڑا مشکل نظر آتا ہے کہ میری بخشش ہو جائے گی کیونکہ ملک عرب میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت عزت دی ہے مگر میں دل میں تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ شرم کرتا تھا کہ میں کسی کا داماد ہوں اور آگے میرا داماد کوئی نہ ہو اسی لئے میں نے ظلم و ستم سے ستر لڑکیاں قتل کر دیں اور پھر یوں عرض کی۔

ہُن اوہ فکر پیا دل میرے سدرنہ کہے نمانا

بخشن محال عدالت اندر سچ قرآن ربانا۔

یہ سن کر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاموش ہو گئے بس

Marfat.com

اسی وقت رَبّ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ مجھے اپنی عزت کی قسم میرے محبوب کو جاکر کہہ دے کہ دحیہ کلبی کو خوشخبری سنا دو کہ میری توحید اور میرے محبوب کی رسالت کی گواہی کے صدقے کلمہ پاک پڑھتے ہی اُس کے تمام گناہ میں نے بخش دیئے۔ ؎

ویکھ دحیہ کلبی پائیں فضل ہویا در گاہوں

کلمے طیبب دفتر تیرا کیتا پاک گناہوں

یہ سنتے ہی نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں مبارک سے آنسو جاری ہوگئے۔ اور روتے ہوئے عرض کی یا اللہ خالق و مالک دحیہ نے ایک بار کلمہ پاک پڑھا ہے اور اُس کے سارے گناہ معاف ہوگئے لیکن جو میرے گنہگار اُمتی تمام عمر ہی کلمہ پاک پڑھتے رہیں گے ان کی کسی طرح نہ بخشش ہوگی ؎ کویں نہ بخشو گے تسی میری اُمت او گنہاری

جنہاں مُحباں عُمر تمامی کلمے نال گزاری۔

اکرام محمدی مولوی عبدالستار ص ۱۰۵۔ تفسیر روح البیان جلد ا صفحہ ۱۲۵

درۃ الناصحین صفحہ ۱۴۲۔

Marfat.com

اَبُوجہل پر رحمت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَبُوجہل پر رحمت یوں کی۔ اَبُوجہل لعین میرے نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت بڑا دشمن تھا ایک دفعہ اُس نے دشمنی یوں کی کہ بازار میں ایک کنواں کھدوایا اور اُس کے اُوپر لکڑی کانٹے وغیرہ ڈال دیئے۔ تاکہ رات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد پڑھنے کے لیئے جب مسجد میں جائیں تو اُس کنوئیں میں گر جائیں ساتھ ہی اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جھولیوں میں پتھر بھر کر کھڑے ہو جانا۔ جس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کنوئیں میں گر جائیں تو تم اُوپر سے پتھر برسانے شروع کر دینا وہ تم کو کہے گا کہ میں تمہارا سردار ہوں مگر تم نے برابر پتھر برساتے رہنا ہوگا آخر جب رات ہوئی تو محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچھلی رات نماز کے لیئے اُٹھے میں اُسی وقت اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ربّ کائنات کا فرمان ہے کہ آج آپ دوسرے بازار سے مسجد میں تشریف لے جانی ہوگی۔

یہ فرمانِ خداوندی سنتے ہی رحمت اللعالمین دوسرے بازار سے مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور پھر ادھر اَبُوجہل لعین کسی حاجت کے لیئے رات کو اُٹھا اور اُسی بازار

Marfat.com

میں آگیا۔

چلتے چلتے اُس کنوئیں میں گر گیا تو اُس کے ساتھیوں نے اُوپر سے پتھر برسانے شروع کر دیئے

؎ بھر سے تھے جھولیوں میں اُن کی پتھر سنگ کاری کو

نشانہ دُور سے کرنے لگے لعین ماری کو

پھر تو ابوجہل کے ساتھیوں نے اُس پر خوب پتھر برسائے اور کنوئیں میں ابوجہل چیخ چیخ کر پکارنے لگا نہ مارو نہ مارو میں تمہارا سردار ہوں مگر وہ برابر پتھر برساتے رہے کیونکہ اُس ملعون نے اُن کو ایسا کیا ہوا تھا آخر کسی نے کہا دیکھو تو سہی شاید ہمارا سردار ہی نہ ہو جب دیکھا تو واقعی ابُوجہل اُن کا سردار تھا پھر وہ لعین ابُوجہل کہنے لگا مجھے نکالو تو وہ لوگ ابُوجہل کو کنوئیں سے باہر نکالنے کے لیئے تمام شہر کے رسّے اور لجّیں اور کپڑے لائے مگر ابوجہل تک کوئی نہ پہنچا اُن لوگوں نے بہت کوشش کی مگر ناکام ہو گئے آخر ابُوجہل رو کر یوں کہنے لگا۔

؎ کہن لگا ہن سد لیاؤ مشکل ویلا میرا

باہجہ محمد کڈھن والا ہور دوجا ہے کیہڑا

کر دسوال نبی نوں میرا رو دے درد رنجانا

آ جاسی سن رحمت عالم سوہناں نبی ربانا

چنانچہ لوگوں نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں جا کر عرض کی یا رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابُوجہل ہمارا سردار کنوئیں میں گر گیا ہے ہم نے بہت کوشش نکالنے کی کی مگر وہ نہیں نکل سکا یا رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے کہ میں مشکل میں پڑا ہوں آپ رحمت اللعالمین ہیں مجھ غریب پر رحمت فرمایئے۔ اور اس کنوئیں سے باہر نکال دیں ہم لوگ یہی عرض کرنے کے لیئے حاضر ہوئے ہیں۔

کھوہ وچہ ڈگیا سردار اساڈا جا کر عرض سنائی
سن کر غصہ کوئی نہ کیتا آ گیا نبی الٰہی

چنانچہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چاچے ابوجہل کے پاس کنوئیں پر تشریف لائے دیکھا تو ابوجہل کنوئیں میں گرا پڑا ہے فرمایا اے چاچا کیا بات ہے

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رحمت اللعالمین ہیں اور اس وقت میں رحمت کا مستحق ہوں مجھ پر رحمت فرمایئے۔ اور کنوئیں سے باہر نکال دو یہاں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت اللعالمین نے فرمایا اگر میں تجھے باہر نکال دوں تو میرے رب العالمین کی واحدنیت اور مجھے رب العالمین کا سچا رسول جان لوگے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ضرور مان لوں گا۔ تو پھر نبی کریم روف الرحیم رحمت عالم نے یوں فرمایا۔

کہن لگا میں سچ کر لینا جو حضرت فرما دے
پکڑ یا ہتھ جلد آ سانوں حکم رسول سنا دے

جب ابوجہل نے اوپر ہاتھ کیا تو پھر کیا ہوا ملاحظہ فرمایئں۔

؎ باہوں پکڑ نبی سرور نے باہر کھچ لیا اندا
ایسے طور عذابوں چھٹن ملسی پھر جنہا ندا

Marfat.com

ابوجہل لعین باہر آ کر بھی نہ مانا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت

ایک دفعہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یوں دُعا فرمائی کہ یا اللہ اے خالق و مالک عمر کے ذریعے اسلام کو قوت عطا فرما۔ یعنی وہ اسلام قبول کرے بس آپ کی دُعا قبول ہوگئی۔ ادھر ابوجہل نے جب یہ دیکھا کہ اسلام بہت زور پکڑتا جارہا ہے اور محمد رسول اللہ کی عزت و توقیر زیادہ ہوتی جارہی ہے یہ برداشت نہ کرسکا اور اپنی تمام قوم کو ایک جگہ اکٹھا کرکے اعلان کیا کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرے گا اُسے بہت مال دیا جائے گا یہ اعلان سُن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید کرنے کا ذمہ اپنے حوالے کیا پھر تو ہر وقت اس انتظار میں تھا کہ کونسا وقت ہو کہ میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین کو ختم کردوں ایک دن تلوار لے کر محبوب خدا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں بڑے غصے اور پورے جوش میں جارہے تھے کہ راستے میں انہیں ایک آدمی ملا تو

Marfat.com

اُس نے کہا لے عمر فاروق کہاں جا رہے ہو تمہاری آنکھوں میں خون ہے اور ہاتھ میں ننگی تلوار ہے یہ سنتے ہی حضرت عمر فاروق نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے اور دین کو مٹانے جا رہا ہوں تو اُس آدمی نے یوں کہا!

ے ایہہ گل سن عمر جیئں اُس نے بول جواب سنایا۔

جس دا ذکر بلند کرے رب کون مٹادن آیا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اے عمر سب کچھ جہان سے مٹ سکتا ہے مگر دینِ محمد اور نامِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کبھی نہیں مٹ سکتا اور پھر کہا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید کرنے سے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو دیکھو کہ جس کے نام مبارک کو تم مٹانے جا رہے ہو اسی کا نامِ مقدس تمہاری بہن اور تمہارا بہنوئی پکار رہے ہیں اور پھر یوں کہا۔

جے توں دین مٹاون چلیاں تے نالے صورت پیاری

بھین تیری دے گھر دے اندر نام ایہو ہے جاری

کلمہ طیبہ ہر دم گھر وچہ پڑھدے رہن پیار ے

یا محمد یا محمد پھر دے کرن پکارے

یہ بات سنتے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غصے کی آگ اور بھی بھڑک اٹھی اور آنکھوں میں خون اتر آیا اور وہاں سے ہی سیدھے اپنی ہمشیرہ کے گھر کی طرف چل پڑے تاکہ پہلے اُن کا کام تمام کریں جاتے ہی دروازہ کھٹکھٹایا آپکی بہن اُس وقت قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی پوچھا کون ہے غصے میں کہا کہ میں عمر ہوں دروازہ کھولو بہن اپنے بھائی عمر کی آواز سے پہچان گئی کہ آج خیر نہیں ہے

Marfat.com

آج عشق آزمایا جائے گا اور محبت پرکھی جائے گی پھر قرآن پاک کو بند کیا اور دروازہ کھول دیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاتے ہی جوش اور غصے میں کہا کہ میں نے سنا ہے تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا ہے اور مسلمان ہو گئے ہو بہن نے بڑے پیار اور حوصلے سے کہا ہم جھوٹ بول دیتے ایمان جب سے ہم نے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ہاتھ میں لیا ہے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا بھائی ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پاک پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں یہ کہتے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگ لگ گئی غصے میں آکر کہا اگر تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دو تو بہتر ورنہ میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں یہ سن کر بہن نے محبت میں آکر یوں کہا ۔

ساہنوں گل سن کے ویچ محبت کہندی بھین عمر نوں ۔

چھٹ جاوے تو رشتیوں چھٹنا نہ چھڈیئے نبی سرور نوں

اے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم ساری دنیا سے تعلق توڑ سکتے ہیں اور تمہارا رشتہ بھی چھوڑ سکتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن نہیں چھوڑ سکتے جس کی کملی کا سایہ ہمیں قیامت کے روز بھی کام آئے گا بس یہ سنتے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی کو پکڑ کر مارنا شروع کیا جب حضرت فاطمہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ نے دیکھا تو اپنے شوہر کے اوپر گر گئیں اور زخمی ہو گئی ایسی حالت میں بھی دونوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار رہے تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں حضرت سعید بن زید اور حضرت فاطمہ نے کہا اے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہاری جو مرضی ہے کریں

Marfat.com

لیکن ہم اپنے الفاظ (ایمان اور دین اسلام سے نہیں پھیر سکتے اور پھر حضرت فاطمہ نے باواز بلند یوں کہا۔

بہن بولی عمر تم تو اگر نو مار بھی ڈالے
شکنجوں میں کسے بوٹیاں کتوں سے بچوالے
مگر ہم اپنے دین حق سے ہرگز پھر نہیں سکتے۔
بلندی معرفت کی مل گئی ہے گر نہیں سکتے۔

بہن سے یہ عشق و حمیت کا بھرا ہوا جواب سنکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانپ اٹھے اور فوراً ہی اُن کے اپنے خیالات بدل گئے تو ایمانی نور دل میں چمکا۔ اٹھا تلوار زمین پر پھینک دی اور کہا اچھا وہ کتاب جو تم پڑھ رہی تھی مجھے بھی سناؤ تو بہن نے درد بھری آواز میں پورے سوز عشق کے ساتھ کہا!

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

یہ سنتے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حضور کی شان دل میں اتر گئی اور اُدھر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت عالم کی دعا کا بھی اثر ہو چکا تھا سو تے ہوگئے کہا کہ لاؤ مجھے بھی یہ کتاب دکھاؤ یہاں پر آکر بہن نے عرض کی بھائی جان یہ کتاب مقدس کو ہاتھ لگانے سے پہلے پاکیزگی کی ضرورت ہے کیونکہ خالق کل نے حکم کیا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون۔ نہ مس کریں اسکو مگر پاکیزہ لوگ۔

نہ مس کرے کوئی اس نوں اینہاں پاکی دے سارے
حکم کیتا ایہہ پاک خداوند وچہ قرآن پیارے

؎ اگر قرآن پڑھنا ہے تو پہلے غسل فرما
کلام حق پڑھنے کے لیے تم پاک ہو جاؤ۔

یہاں پر بعض نے لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہن کی ہدایت کے مطابق غسل کیا اور پھر قرآن پاک کو پڑھنے لگے ایک ایک لفظ پڑھتے اور کہتے کہ یہ ایک عجیب کتاب ہے۔ بڑی عزت والی کتاب ہے بس قرآن پاک کو دیکھتے ہی دل بھی پاک ہو گیا اور پھر کہنے لگے اے بہن! مجھے معاف کر دو اور میرے گلے میں رسی ڈال کر مجھے نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چل اور کملی والے کی مجھے زیارت کرا۔

؎ دکھا دو تم مجھے جلد صورت کملی والے کی
کہ ان تاریک آنکھوں کو ضرورت ہے اجالے کی
اے میری بہن تمہاری بڑی مہربانی ہو گی جلدی کر کیونکہ

؎ میں عاجز نوں شاہد آ دسے اج رات کرم دی
یار سجن دے کوچے اندر جا ملے ہر دم دی
مدت ہوئی دوری اندر جے رب کرم کماوے
بس عاجز نوں رحمت عالم سینے نال لگاوے

چنانچہ بہن نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ لے لیا اور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں لے کر آئی اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مراد کو دیکھ مسکرائے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ نے یوں عرض کی۔

Marfat.com

ہ کرم کرو اسلام سکھاؤ یا محبوب حقانی

کلمہ طیب رحمت عالم کیتا حکم زبانی ۔

بس اسی وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ مشکوۃ شریف ص۵۵۷ پ۲۱ رکوع ۱۳ پ۲۲ سورۃ یٰسین

ترمذی شریف ص۲۰۹

Marfat.com

حضور نبی اکرم حبیب مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت پر رحمت کی

عبد الواحد ابن اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک شخص ملک مصر میں ربیع الاول شریف کی بہت تعظیم کرتا اور میلاد النبی پر بہت خرچ کرتا اُس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا ایک مرتبہ اسکی بیوی نے پوچھا کہ یہ ہمارا مسلمان پڑوسی اس مہینے میں اس قدر خرچ کرتا ہے اس یہودی نے کہا کہ اس مہینے میں ان کے رسول نبی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے ہیں اس لیئے ہر مومن میلاد کی خوشی میں اپنا مال خرچ کرتا ہے۔

اس مہینے ربیع الاوّل نبی اہنا دے آئے
اس لئی ہر مومن خوشیوں اپنا خرچ کرائے
سُنن میلاد نبی اپنے دا بہت خوشی دل یا دن
سنیا ہے رحمت ستیں اُس جا پاک محمدؐ آدن

اس عورت نے کہا مسلمانوں کا طریقہ خوشی کیا اچھا ہے یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئی رات کو خواب میں سرکار مدینہ رحمت اللعالمین محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ کا چہرہ مبارک طٰہٰ کے نور سے پوری طرح چمک

Marfat.com

رہا تھا وَاللّیل زلفوں سے خوشبو آ رہی تھی نوری لباس چمکار سے مار رہا تھا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ کرامؓ بھی تھے اُس عورت نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ حسین وجمیل نوری چہرے والے کون ہیں ۔ اور کس لیئے یہاں تشریف فرما ہو ئے ہیں ۔ اُس صحابی نے بتایا کہ یہ محبوب خدا محمد مصطفٰے رحمتِ دوعالم سرکار مدینہ ہیں یہاں پر اس لیئے تشریف لائے ہیں کہ تمہارے پڑوس والے شخص سے ملاقات کریں اور اُسکی خیر و برکت عطا کریں اور اُن پر خوش ہوں جیسا کہ اُس نے آپ کے میلاد پاک کی خوشی کی ہے ۔

سه پاک محمد کملی والا ہے تشریف لیا یا ۔
پڑوس تسانڈ سے اِک مومن نے پاک میلاد کرا یا ۔

خبر نہ کیتا اُس خوشیوں اپنا خوشی نبیؐ دی یاروں
برکت دیون ملن خوشی تھئیں آیا نبی پیاروں

یہ سنتے ہی اُس عورت نے پوچھا کہ اگر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ سے کچھ عرض کروں تو آپ جواب دیں گے اُس صحابیؓ نے کہا ضرور بہت فرمائیں گے تب وہ عورت آپ کی خدمت پاک میں حاضر ہوئی اور کہا یا محمد ﷺ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت العالمین نے جواب میں فرمایا لبیک یہ سنتے ہی وہ عورت بہت متعجب ہوئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پکارنے پر لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے مخالف ہوں اور میرا دین بھی دوسرا ہے یہاں پر عالمِ ما کان وما یکون نے اسے جلدی سے فرمایا چونکہ مجھ کو معلوم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے تجھے ہدایت عطا کی ہے اس لیئے میں نے جواب میں لبیک کہا ہے یہاں پر وہ عورت

Marfat.com

یوں پکاری۔

؎ بات دلے دی بھید پوشیدہ جانے کملی والا
مُلّاں آکھے غیب نبی نہیں بڑے عقیدے والا

اُس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بے شک آپ نبی ہیں یعنی غیب کی بات جاننے والا۔ آپ کا اخلاق بہت عظیم اور وسیع جو شخص آپ کے مخالف ہو اُس سے زیادہ دین و دنیا میں کوئی بدبخت نہیں اور پھر یوں کہا!

؎ جو مخالف ہو تسانڈا بدمذہبا منہ کالا
دنیا دین اندر اوہ آقا! سڑ گئی قسمت والا
دُنیا اندر چنگا اُسنوں آکھے نہ ہر گز کوئی
گستاخی بے ادبی یاروں مشکل بڑی اُس ہوئی

حضور دستِ مبارک دراز فرمائیں میں اقرار کرتی ہوں اور گواہی دیتی ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے سچے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ واحد ہ، لاشریک ہے اور پھر یوں عرض کی۔

؎ پاک محمدؐ سرور سوہنا سچا رسول حقانی
لاشریک خداوند عالم دساں بول زبانی

بس یہ کہتے ہی پڑھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمتِ عالم پر ایمان لائیں اور مسلمان ہو گیا۔

شعر ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

سے پڑھ کلمہ اُس پاک نبی دا صدق ایمان لیائی۔

تذکرۃ الواعظین صفحہ تن سو انی ایہہ حکایت آئی۔

اُس کے بعد اس عورت نے اپنے دل میں خیال کیا کہ انشاء اللہ صبح کو میں بھی ولادت کی خوشی میں اپنا تمام مال و دولت خرچ کر دونگی۔ جب صبح ہوئی تو اپنے شوہر کو دیکھا کہ وہ کھانے اور دعوت کے انتظام میں مصروف ہے اسکو بڑا تعجب ہوا پوچھا کہ یہ کیا ہے اس کے خاوند نے کہا یہ اس امر کی خوشی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی اور مسلمان ہوگئی عورت نے کہا تم کو اسکی خبر کس طرح ہوئی وہ کہنے لگا کہ میں بھی رات کو رحمت العالمین سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ایمان لا چکا ہے۔

نبی راتیں جدوں ہتھے آیاسی

اوہ دوں میں بھی ایمان لیایاسی

سوہنے رحمت تھیں کلمہ پڑھایاسی۔ کہو لا الہ الا اللہ ......

نیہ اہیا شاناں والا اے — جیندا سب تھیں شان نرالا ہے

اُس کیتا جگ اجالا اے — کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تذکرۃ الواعظین ۳۱۶

ابولہب پر رحمت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آکر مبارک دی کہ میرے بھائی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر فرزند احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں اور پھر یوں کہا۔

سہ میاں سردار مبارک ہووے کہندی بول زبانوں
گھر عبداللہ لڑکا ہویا سوہنا کل جہانوں

ابولہب مبارک بادسن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی کے اشارے سے کہا جائیں نے تجھے آزاد کیا۔ سہ

سن خوشخبری ابی لہب نے خوشیوں ہتھ اٹھایا۔
جا آزاد کیتا میں تینوں مونہوں بول سنایا

حضرات آپ تو جانتے ہیں کہ ابولہب کتنا سخت دشمن تھا رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسکی مذمت میں پوری سورۃ نازل

Marfat.com

فرمائی ہے مگر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کی ولادت کی خوشی کرنے کا جو اسے فائدہ اور اس پر رحمت ہوئی سنیئے

فلما مات ابولہب فراٰہ بعض اھلہ قال لہ ما ذا لقیت

جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں نے یعنی حضرت عباس نے خواب میں دیکھا کہ بڑی حالت میں گرفتار ہے۔ تو اس کا حال پوچھا

قال ابولہب لم الق بعدکم خیراً۔

ابولہب نے کہا تم سے علیحدہ ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی مگر۔

انی سقیت فی ھٰذہ بعتاقی ثویبۃ

میں شہادت کی انگلی سے دوزخ میں بھی پانی پلایا جاتا ہوں اور دوزخ کی آگ پیر کے دن سرد ہو جاتی ہے جس انگلی سے میں نے ثویبہ کو نبی کریم رؤف الرحیم رحمت عالم کی خوشی میں آزاد کیا تھا جکو مولوی عبدالستار دیوبندی نے یوں لکھا ہے

سرد ہووے سب دوزخ قہر دن ہر ہر سموار دہاڑے

پر صدقہ رحمت دو عالم اسنوں اگ نہ ساڑے

جس ہتھ نال اشارہ کیتا بخشیا گولی مائیں۔

اسدا اجر طفیل نبی دی شرم کرے رب سائیں۔

حضرات یہاں پر غور فرمائیں ابولہب کافر تھا ہم مومن وہ دشمن ہم غلام اس نے بھتیجے کی پیدائش کی خوشی کی نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہم محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ جب دشمن کافر کو خوشی کرنے کا فائدہ اور اس پر رحمت ہوتی ہے۔ تو ہم غلاموں کو کتنا فائدہ

Marfat.com

اور ہم پر رحمت ہو گی۔ امام محدثین علامہ احمد بن قسطلانی میلاد شریف کرنے والوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

وَ یظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عمیم۔

کہ ان پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے یہ ہو بھی کیوں نہ جب کہ ابولہب کافر اور دشمن نبی کو بھی رحمت سے اسکو فائدہ ہوتا ہے ہمیں تو یہاں بھی اور وہاں بھی یعنی دنیا میں بھی اور قبر و حشر میں بھی اپنی شفاعت عظیم کے ساتھ جنت میں ضرور لے جائیں گے کیونکہ

سہ۔ نوح کو بھی موجِ طوفان سے کنارا مل گیا

حضرتِ موسیٰ کو بھی لطفِ نظارہ مل گیا۔

غرض ہر ایک بیچارے کو چارا مل گیا

ہم غریبوں کو محمدؐ کا سہارا مل گیا۔

Marfat.com

کافروں پر رحمتِ خداوندی

معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کے لیئے بھی رحمت ہیں۔

بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۷۶ خصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۲۰۸ مدارج النبوت ا

زرقانی شریف

ھُوَ رَحمۃً لِلمومنین فِی الدَّارَین وَلِلکافِرینَ فِی الدُّنیا بتَاخِیرِ العُقُوبَۃِ

(فیھا)

ترجمہ۔ یعنی حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت عالم مسلمانوں کے لیئے دونوں جہان میں رحمت ہیں اور کافروں کے لیئے صرف دنیا میں اِس لحاظ سے کہ دُنیا میں اُن سے عذاب ٹل گیا۔ پہلے نبیوں کی تکذیب وگستاخی بے ادبی کرنے والے کافروں پر عذاب نازل ہوتے تھے۔ مگر حضور نبی اکرم رؤف الرحیم رحمتِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اُن کافروں پر اس طرح ہوئی کہ یہ لوگ یہاں کے عذاب سے بچ گئے چنانچہ قرآن پاک میں آتا ہے کہ کافروں نے خود دعا کی۔

Marfat.com

اللّٰھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ئتنا بعذاب الیم ٥

اے اللہ تعالیٰ اگر یہ قرآن میری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا کوئی اور دردناک عذاب ہم پر نازل فرما۔ دیکھئے کافروں نے خود ہی اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی کہ اے اللہ تعالیٰ اگر قرآن و اسلام سچا ہے اور ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر پتھر برسا یا کوئی اور دردناک عذاب لے آ۔

مگر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمتِ دو عالم کی رحمت کافروں کے بھی آڑے آ گئی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب کو قرآن پاک میں اس طرح جواب دیا

ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم ٥ ؎

اللہ تعالیٰ کا یہ کام نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ؎

کافراں توں ہے مہلت دینا حکم خدا فرمایا۔
صدقہ رحمت عالم سرور وچہ قرآن دے آیا۔
نہیں تے لائق ہے سن کافر گستاخ نبی سرور دے
وچہ عذاباں ذلت خواری بندر بن کر مردے

؎ سورۃ   آیت نمبر

Marfat.com

جنگِ اُحد میں کافروں کیلئے رحمت اللعالمین کی رحمت بھری دُعا

میدانِ اُحد میں ایک طرف کفّار ہیں اور ایک طرف حضور نبی کریم رؤف الرّحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے جانثاروں کے ہیں کافروں کی شرارتوں کا یہ عالم ہے کہ

؎ بھرے تھے جھولیوں میں اُن کی پتھر سنگباری کو
نشانہ دُور سے کرنے لگے محبوب باری کو

اور اُن پتھروں سے حضور اکرم کے دندانِ مبارک کو تکلیف پہنچتی ہے۔ یعنی آپ کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور وہ دانت مبارک پر پتھر مارنے والا دوڑا رحمت اللعالمین نے جب اسے دیکھا تو یوں فرمایا۔

پتھر مارن والیا یار اجے توں میں دل آویں۔
قسم خدا دی نال توں میرے سدھا جنت جاویں

رُخِ انور سے خون جاری ہو جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر عرض کرتے ہیں۔

" ادع علی المشرکین یا رسول اللہ "
یا رسول اللہ مشرکین کے لیئے بددعا فرمایئے۔

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی یوں کہا تھا۔

قال رب انی دعوت قومی لیلاً و نہاراً ہ فلم یزدھم دعاءی الا فراراہ۔

"عرض کی حضرت نوح علیہ السلام نے اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا مگر میرے بلانے سے وہ اور بھی دور ہی بھاگی آخر جب وہ قوم کی طرح نہ مانی تو ان بے دینوں کے خلاف بد دعا یوں کر دی وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیاراً۔

پ ۲۹ رکوع

پ رکوع ۱۸۔

اور نوح علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ الٰہی ان کا بیڑا غرق کر چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا قبول ہوئی طوفانِ نوح آیا اور سب گستاخ کافروں کا بیڑا غرق ہو گیا یہ سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لو میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو، حضرات یہاں پر غور فرمانا جب حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ اٹھے تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اسے رب ان کافروں گستاخوں کو مت چھوڑ

میدانِ احد میں رحمت اللعالمین امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک اٹھے تو یوں دعا فرمائی

کہ اے پروردگار آمرزگار ان کو معافی دے

نہ کہ ان کی خطاؤں کا شمار ان کو معافی دے

یہاں پر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو

Marfat.com

ان کی معافی کی دعا مانگ رہے ہیں۔ اُن کی ہلاکت کی دعا کریں یہ سنتے ہی رحمت اللعالمین نے یوں فرمایا۔

انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ

میں رحمت بن کے آیا ہوں بد دعاؤں کے لیئے نہیں آیا۔

یہ سن کر رحمت اللعالمین نے ہنس کر فرمایا۔

کہ میں اس دھر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا۔

دوسری جگہ یوں آیا ہے کہ آپ چہرے مبارک سے خون مبارک پونچھتے جاتے تھے اور زبان مبارک سے کہے جارہے تھے

رب اغفر قومی بانہم لا تعلمون

اے میرے رب میری قوم کو بخش دے یہ لوگ میری شان کو جانتے نہیں۔

بخش دے قوم میری نوں آپ آکھیا نبی زبانے

بے شک قوم نہ سمجھی یارو شان میری نوں جانے

دوستو ایسے نبی رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا مل کر پڑھ لو

سلام اس پر کہ گھر والے بھی جسکو تنگ کرتے تھے۔

سلام اس پر وطن والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے۔

سلام اس پر جو دشمن پر بھی رحم و فضل فرمائے

سلام اس پر کہ جس نے رحمتوں کے پھول برسائے

مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۸

Marfat.com

طائف والوں پر رحمت

جب رحمت اللعالمین محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم طائف میں بغرضِ تبلیغ تشریف لے گئے تو کفار نے ایک تو یہ کیا کہ رحمتِ عالم کو ہاتھوں سے تکلیف دینی اوّل مناسب نہ سمجھی کتّے آپ کی طرف چھوڑ دیتے یہ آپ کو کاٹتے۔

ے وعظادی خاطر نبی محمد طرف طائف سدہائیے

طائف والوں توں کی سر یا کتے مگر لگائیے

جب اُنہوں نے کتے چھوڑے تو کُتے رحمتِ عالم کی طرف دوڑے کافروں اور بے ادب گستاخوں نے سمجھا کہ کتّے آپ کو کھاجائیں گے مگر کتے ادب کرتے ہوئے رحمت اللعالمین نبی کریم کے قدموں پر گر گئے۔

ے کتے دوڑے ہلکے ہے کس بھجدے بھجدے آئیے

آکر رحمت عالم اگے سِھناں سیس نوائیے۔

معلوم ہوا کہ کتّے کفار اور بے ادبوں گستاخوں سے اچھے تھے۔ بلکہ

اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔

یہ لوگ تو مثل جانوروں کی ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

Marfat.com

جنہاں دِلاں وچہ اَدب نہ کوئی کتے اوہناں بھیں چنگے ۔
اَدب کرن سب نبیاں وَلیاں ملاّں اَدب بھیں سنگے

جب کافروں بے اَدبوں گستاخوں نے یہ دیکھا کہ کُتّے تو رحمتِ عالم کے قدموں پر گر گئے ہیں۔ پھر رحمت اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسانے شروع کردیئے پتھروں کے زخموں سے آپ کا بدنِ مبارک لہولہان ہو گیا سینہ مبارک سے خون جاری ہوگیا ۔

؎ وہ اَبرِ لطف جس کے سایہ کو گلشن ترستے تھے ۔
یہاں طائف میں اُس کے جسم پر پتھر برستے تھے ۔
وہ سینہ جس کے اَندر نورِ حق معمور رہتا تھا ۔
وہی اَب شق ہوا جاتا تھا اُس سے خون بہتا تھا ۔

اور پھر کافروں بے اَدبوں نے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس قدر تنگ کرنے کے بعد یوں مذاق اُڑائے ۔

؎ کوئی بولا کہ آپ اعجاز اپنا کوئی دِکھلائیں
کم اَز کم یہ تو ہو ہم پہ یہ پتھر ہی پلٹ آئیں ۔

؎ کوئی کہتا تھا تم پہ سے بلا کیوں ہٹ نہیں جاتی
ہمارے غرق ہونے کو زمین کیوں پھٹ نہیں جاتی

اِن تمام تکالیف بے اَدبوں گستاخیوں اور شرارت آمیز باتوں کے بعد رحمت عالم سے عرض کی گئی۔
کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں بے اَدبوں پر قہر و غضب نازل

نازل ہونے کی بددعا فرمائیں ۔

اللھم اھد قومی فانھم لا یبصرون ۔ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ میری شان کو نہیں دیکھتے ۔

نے دعا مانگی الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے

الٰہی رحم کر ان پر انہیں نورِ ہدایت دے

رب اغفر قومی فانھم لا یعلمون

اے میرے رب میری قوم کو بخش دے یہ لوگ جانتے نہیں ہیں ۔

ے۔ الٰہی فضل کر کہسار کے مکینوں پر ۔

الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

حضرت دیکھا آپ نے رحمت اللعالمین کی رحمت و شفقت اور آپ کے خُلقِ عظیم کو کہ پتھر کا جواب پھول سے دیا ۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کے نام سے حضرت سفینہ پر رحمت یوں ہوئی

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سرزمین روم میں اپنے لشکر سے الگ ہو کر راستہ بھول گئے آپ اپنے لشکر کی تلاش میں تھے کہ راستے میں ایک خطرناک شیر مل گیا اس مشکل کے وقت آپ بالکل نہیں گھبرائے اور اس شیر کو مخاطب فرما کر یوں فرمایا۔

یَا اَبَا الحَارِث اَنَا مَوْلیٰ رَسُول اللّٰہ اے ابا الحارث خبردار میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں۔

ے کہیا سفینے شیر دے تائیں بے شک کھا لے مینوں۔
پر میں ہاں غلام رسول اللہ دا آکھ سناواں تینوں

حدیث میں آتا ہے یہ سن کر شیر نے کتے کی طرح دم ہلانا شروع کر دی اور پھر یوں کہا۔

شیر کہیا سفینے تائیں سن ﷺ ترا ہی جاندے
جیہڑے غلام رسول اللہ دے اسی غلام انہاندے

Marfat.com

پھر وہ شیر حضرت سفینہ کی رہنمائی کرتا ہوا ساتھ چل پڑا اور حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر میں ملا کر واپس چلا گیا۔

حضرت حبیب بن فدیک کے

والد پر رحمت یوں کی

حضرت حبیب بن فدیک کے والد اسّی سال کے تھے اور بالکل نابینا ہو گئے تھے۔ ان اباہ خرج بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دن حضرت حبیب بن فدیک کے والد اپنے بیٹے کے ساتھ رحمت اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے رحمت اللعالمین کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر اپنی نابینا آنکھیں پیش کیں۔

؎ رحمت عالم دے دربار کیتی عرض نابینے
میں محتاج اکھاں تھیں آقا سوہنے بنی نگینے

؎ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں کیا ہوا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکھیں بالکل ٹھیک تھیں مگر ایک دن ایک سانپ

Marfat.com

کے انڈے پر میرا پاؤں جا پڑا تو اس وقت دونوں آنکھیں اندھی ہوگئیں یہ سنتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت میں آ گئے تو پھر۔

فنفث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ فالبصر وھو یدخل الخیط فی الابرۃ

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا تو وہ فوراً دیکھنے لگے اور نظر اس قدر تیز ہوگئی کہ سوئی میں دھاگے ڈال لیتے تھے۔ سہ

رحمت عالم اسدیاں اکھیاں لب مبارک پائی
صدقہ رحمت سرورِ عالم ہوئی تربت بنیائی۔
بعد اس دے پھر اسدے تائیں اتنا نظریں آوے
جیبک سوئی دے اندر پھر اوہ آپے دھاگے پاوے

حضرات آپ نے غور کیا کہ مصیبت کے وقت صحابہ کرام رحمت اللعالمین کے دربار میں حاضر ہوتے تھے اور وہیں سے رحمت پاتے تھے کیونکہ اُن کا ایمان ہی یہ تھا کہ جو کچھ بھی ملتا ہے رحمت اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دَر سے ملتا ہے اگر یہاں سے بھی ملا تو خدا سے بھی نہ ملے گا۔ سہ

بخدا خدا کا یہی ہے گھر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

(حجۃ اللہ علی العالمین صہ ۴۴۲)

Marfat.com

ہرنی پر رحمت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہرنی پر رحمت یوں کی کیونکہ عالمین میں جانور بھی شامل ہیں۔

ایک جنگل میں کسی شکاری کے جال میں ہرنی پھنس گئی اور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس جنگل میں تشریف لے گئے ہرنی نے دیکھا تو

اذا انادِ ینادیہ یا رسول اللہ۔

کوئی پکارنے والا رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے کیا رسول اللہ رحمتِ دو عالم نے توجہ فرمائی تو ہرنی جال میں پھنسی ہوئی نظر آئی ہے۔

رباعی

جا ذا چیت کر جنگل دی سیر کریے دلی شوق پیدا ہویا آ کیے تے
کر کے رب نوں یاد جناب ٹریے طرف جنگل دی قدم اٹھائے تے
جا کے ڈٹھا کی رب دی شان ہرنی کھلی ادب مقیں سیس جھکائے تے
بلکی رام وکھی پھسی دچہ پیا ہی خاص آپ حضرت آکھیں جا کے تے

Marfat.com

اور وہی پکار رہی تھی رحمت اللعالمین نے پوچھا تو نے مجھے کیوں پکارا! تو ہرنی نے عرض کی اُدْنُ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ۔ اے رحمتِ دوعالم ذرا میرے پاس تشریف لائیے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگے بڑھے اور فرمایا مَا حَاجَتُكِ تمہاری کیا حاجت ہے یہاں پر ہرنی نے عرض کی اے رحمتِ دوعالم میرے دو بچے ہیں انہیں دودھ پلانے جا رہی تھی کہ اِس جال میں پھنس گئی آقا میرے بچے میری راہ دیکھ رہے ہونگے آپ حضور رحمت اللعالمین ہیں اِس وقت میں بھی رحمت کی مستحق ہوں مجھ غریب پر رحم فرمائیے

عرض کیتی اے رحمتِ عالم رحمت کریں پیارے
میں محتاج رحمت تیری دی سوہنے نبی سہارے

تھوڑی دیر کے لیئے اپنی ضمانت پر مجھے اِس جال سے رہا کرائیں تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں حضور میں دودھ پلا کر پھر واپس آجاؤں گی. حضور رحمت میں آگئے اور اسکو چھوڑ دیا ہرنی گئی تو بچوں سے یوں کہا ۔

پی لو دودھ آخری میرا مل لو جاندی واری
میں پھر ملنا نہیں تساں نوں ہو گئی اجل تیاری ۔

بچوں نے عرض کی اے امی جان اِس سے پہلے تو آپ نے ایسی بات کبھی نہیں کی آج کیا بات ہے تو ہرنی روتے ہوئے یوں کہنے لگی ۔

پی لو جلدی دودھ اج میرا ایں حبیب مڑ کر جانا ۔
میری یاروں رنج نہ ہووے سوہنا نبی ربانا

ہرنی کا واپس آنا : یہ سن کر بچوں نے تھوڑا سا دودھ پیا اور اپنی ماں سے حبیب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کا نام مبارک سُنا تو یوں کہنے لگے۔

؎ کہن لگے اساں پی لیا اگے جو مقسوم آساڈا
چلو شتاب اُڈیکے نائیں سانوں نبی خدا دا

فذھبت فارضعت خشفیھا ثم رجعت۔ پس ہرنی گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر پھر واپس آگئی۔

شکاری نے یہ رحمت العالمین کا معجزہ دیکھا تو حیران ہو گیا یہاں پر رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکاری کو فرمایا اے تم اس ہرنی کو چھوڑ دو شکاری نے عرض کی حضور بہت اچھا اور ہرنی کو چھوڑ دیا۔

فخرجت تعدوا وھی تقول اشھد ان لا الہ الا اللہ و انت رسول اللہ

پس ہرنی دوڑتی ہوئی نکل گئی اور یہ کہتی گئی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے رسول ہیں۔

؎ ۔ نکلی جال بچیں ہرنی آکھے یا محبوب حقانی
رب بن لائق بندگی کوئی نہیں کہواں بول زبانی

یہاں پر ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر حاضر تھا کہ مسجد میں ایک ہرنی آگئی اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے سامنے ہو کر اس نے اپنا سر جھکا دیا گویا رحمت دو عالم کو سلام عرض کر رہی تھی۔ سلام عرض کرنے کے بعد پھر بیٹھ گئے

Marfat.com

اور اُلٹے پاؤں مسجد سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ قبر انور کی طرف نہ ہونے دی کیونکہ رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسے معلوم تھا۔ سہ

جانور سب ادب کریندے پاک نبی سرور دا۔
ملاں خشک بے ادب نبی دا بے ادبی وچہ مر دا

وہ بزرگ فرماتے ہیں یہ ہرنی یقیناً اس ہرنی کی اولاد میں سے تھی جسے رحمت اللعالمین نے جال سے آزاد کرایا تھا۔

حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۶۱۴ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۹۴۔
طبرانی شریف

Marfat.com

حضرت جابر پر رحمت

جب غزوۂ احزاب کے موقعہ پر تمام مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے تو خندق میں ایک بہت بھاری پتھر آگیا صحابۂ کرام نے اپنی کوشش کی یہ پتھر ٹوٹ جائے مگر وہ نہ توڑ سکے پھر سرکار دو عالم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق میں پتھر بہت بھاری آگیا ہے ہم نے اپنی کوشش پوری کی ہے مگر وہ پتھر ٹوٹتا نہیں یہ سن کر آقائے دو عالم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور اپنے دست مبارک سے اس پتھر پر دوھان مارا اور جب آپ نے دست مبارک اوپر اٹھائے تو آپ کے کرتہ مبارک کے چاتوں سے پیٹ مبارک نظر آگیا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹ مبارک پر اس وقت بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا ہوا تھا میں نے معلوم کیا کہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے ہیں۔ پس میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور پوچھا کہ تمہارے

Marfat.com

پاس کچھ کھانے کو ہے اُس نے ایک سیر آٹا جو کی جو اُن کو دیکھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر ایک بکری کا بچہ بھی تھا میں نے اسے ذبح کر دیا گوشت بنا کر اپنی بیوی کو دیا اُس نے آٹا گوندھا اور گوشت والی ہانڈی چولہے پر چڑھا دی ادھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی دعوت ہمارے گھر ہے یہ واقعہ مختلف الفاظ میں درج ہے جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت للعالمین کو دعوت دینے کے لیئے گئے تو بعد میں آپ کے دو لڑکے گھر میں تھے تو انہوں نے بکری کا بچہ ذبح ہوتے دیکھا تھا دونوں مکان کی چھت پر چڑھ گئے بڑے نے کہا بھائی جان ہمارے ابا جان نے بکری کے بچے کو ذبح اس طرح کیا ہے یعنی بڑے نے چھوٹے کے گلے پر چھری چلا دی وہ ذبح ہو گیا اور بڑا خوف کرتا ہوا دوڑا کوئی ہوش نہ رہی اسی عالم میں وہ چھت سے گر کر فوت ہو گیا ہاں تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانے کے بعد گھر میں یہ واقعہ پیش آگیا اور اپنے جا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمتِ عالم کو دعوت کہہ دی نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ والسلام رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر کو فرمایا اے جابر جب تک میں نہ آؤں چولہے سے ہانڈی نہیں اتاری اور روٹی بھی نہیں پکانی یہ حکم سن کر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس گھر تشریف لا رہے ہیں تو خیال آیا کہ آٹا بھی تھوڑا ہے اور گوشت بھی اتنا زیادہ نہیں اور حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت کا تمام لشکر کو کہہ دیا ہے کیسے پورا کھانا ہو گا یہ خیال کرتے ہی

Marfat.com

کہنے لگے کوئی بات نہیں کیونکہ۔

ہمارے مصطفےٰ کے سر پہ تو اللہ کا سایہ ہے

وہی اُن کو کھلائے گا جو ان کو ساتھ لایا ہے

جب گھر حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، تشریف لائے تو بیوی نے عرض کی حضور یہ واقعہ پیش آگیا کہ دونوں بیٹے فوت ہو گئے آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں اگرچہ بچے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور گھر کا نور ہیں اور ماں باپ کو بچوں سے محبت ہوتی ہے مگر ہمیں تو ان سے کملی والا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ پیارا ہے اور پھر یوں کہا۔

بے شک پتر ٹھنڈھ اکھاں دی گھر وچہ کرن اجالا۔

پر اہناں تھیں ودھ کے پیارا سانوں کالی کملی والا۔

ماہیا۔ ماہیا

کھانا بنی نوں کھوواں گے۔

نام محمد توں پتر گھول گھماواں گے

صبر لوپرا کماواں گے

جب محمد وا اجر رب تھیں پاواں گے

پھر دونوں میاں بیوی نے اپنے بیٹوں کو مکان کے اندر چارپائی پر لٹا دیا اور اوپر چادر ڈال دی۔ تھوڑی دیر کے بعد مختار کل محبوب لائق کل رحمت العالمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میری بیوی نے آٹا پیش کیا۔ فبصق فیہ یا دلگ

Marfat.com

پس حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹے اور سالن میں لعاب مبارک اُس کے بعد رحمتِ عالم نے روٹیاں اور سالن لا نے کا حکم دیا جب کھانے آگے رکھے گئے تو رحمت اللعالمین سید المرسلین انیس الغریبین آقائے دوجہاں امتیوں کے مشکل کشا نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کھانے کا حکم نہیں دیتے کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو یوں عرض کر رہے تھے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نہ آ جائیں تب تک آپ نے کھانا نہیں کھانا ہوگا۔

؎ یا نبی اللہ جب تک بیٹے جابر دے نہ آون

نال تساڈے بہہ کرا تھے جے نہ کھانا کھاون

پس حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر آپ کے دونوں بیٹے کہاں ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبر کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں ہی ہوں گے تو حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُن کو بلاؤ جب یہ بات حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ کی بیوی نے سنی تو روتے ہوئے دربار خداوندی میں یوں عرض کی یا اللہ تعالے جل شانہٗ ہم نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت عالم سے پردہ کیا۔

؎ سن جابر دی بیوی دیاں نکل گئیاں سن ڈھائیں۔

پاک نبی تھیں پردہ کیتا یارب خالق سائیں۔

ہن رحمت کرسی رحمت عالم اساں غریباں تائیں۔

توں دسیا محبوب اپنے نوں اسیاں سیانائیں

Marfat.com

اور پھر بعد میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اے رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم وہ دونوں اس طرح فوت ہو گئے ہیں یہ سنتے ہی آپ رحمت میں آ گئے اور فرمایا چلو دیکھاؤ مجھے کہاں ہیں حبیب رحمت اللعالمین اُن کے پاس گئے تو یوں فرمایا۔

؎ اٹھو لڑکو نال شتابی کیوں اتنا چر لایا

اسی رل کے کھانا کھائیے پاک نبی فرمایا۔

یہ فرمان مصطفےٰ محبوب خدا رحمت عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتے ہی لڑکے کلمہ پاک پڑھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

؎ سن فرمان نبی سرور دا لڑکے کلمہ پڑھدے

کردے ہوئے ذکر نبی فوراً ہی اٹھ کھڑدے

ذکر

نبی اچیاں شاناں والا اے   سرتاج رحمت والا ہے

ساتوں زندہ کرا ٹھالیا اے   کہو لا الہ الا اللہ۔

سوہنا نبی رسول اللہ

دعوت پاک صحابی پکائی اے   کھاون آیا نبی الٰہی لے

رحمت اساں اوپر فرمائی اے   کہو لا الہ الا اللہ!

سوہنا نبی رسول اللہ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر تمام نے کھانا کھایا وھم الف اور وہ کھانے والے ایک ہزار تھے۔ تمام نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور ہمارے سالن اور روٹیاں میں کوئی کمی نہ آئی۔ جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے جانے لگے تو حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لڑکوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے ہمیں آپ نے رحمت فرما کر زندہ کیا ہے ویسے ہمارے بکری کے بچے کو بھی زندہ کر دیں یہ سنتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت جوش میں آگئی ہڈیاں جمع کرلو جب ہڈیاں جمع کی گئیں تو رحمت اللعالمین نے دستِ رحمت ہڈیوں پر رکھا بس وہ بکری کا بچہ بھی زندہ ہوگیا۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر بہت رحمت فرمائی۔ کیونکہ آپ

Marfat.com

رُباعی

رحمت ہے تیری عام سوہنے لڑکے ادبوں عرض گزار دیئے
زندہ کر دے بچہ بکری دا افضل تیرے تے رب جبار دیئے
جیویں زندہ کیتا سانوں آ سوہنے ساڈے من سوال پیار دیئے
عبدالرسول ہتھ رکھیا ہڈیاں زندہ بچہ ہویا پھر نوین لگا نے رو دیئے

ذکر

ہے دو جگ دا مختار نبی — اُتے اُمت دا غم خوار نبی
کل نبیاں دا سردار نبی — کہو لا الٰہ الا اللہ
دا سوہنا نبی پاک رسول اللہ

Marfat.com

جمادی الثانی کا وعظ

ایمانِ صدیقؓ

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کی صورت میں زیارت دی اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں تجارت کے لیئے تشریف فرما تھے رات کو خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان سے مکہ شہر میں چاند اُترا اور پھر شہر اور گلیاں نور سے بھر گئیں پھر اس چاند سے نور کے فوارے رب کے حکم سے جاری ہوئے کہ وہ بہت ہی پیارے لگتے ہیں اور ہر گھر میں اُن کا نور پھیل گیا اور پھر وہ قطرے جمع ہو گئے اور چاند بن گیا۔

پھر وہ چاند حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کا گھر نور سے بھر گیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ چاند بہت پیارا لگا آپ نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا کہ یہ چاند کہیں باہر نہ جائے۔ جب

Marfat.com

دروازہ بند کیا تو آپ کی آنکھ کھل گئی دیکھا تو نہ وہ چاند ہے اور نہ ہی وہ گھر ہے۔ ؎

جدم بند کیتا دروازہ اکھیں اگھڑ گئیاں

وانگ زلیخا سرت سنبھالی باتاں دل تے رہیاں

پھر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بہت ہی اداس رہنے لگے کہ کہیں وہ چاند مجھے نظر آئے اسی عالم میں ایک یہودی عالم کے پاس گئے اور خواب کا واقعہ سنایا وہ عالم نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے بے خبر تھا وہ کہنے لگا کہ خوابیں جھوٹی بھی ہوا کرتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی بات پر یقین نہ کیا کیونکہ۔

؎ ہردم دل بھیں بھل نہ جاوے وقت نظارے والا

دن دن زور زیادہ پاوے شوق پیارے والا

کچھ دنوں کے بعد آپ نے ایک اور عالم سے خواب بتایا وہ عالم باعمل تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سے واقف تھا جب اُس نے خواب سنا تو کہنے لگا اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو تجھے خواب میں چاند نظر آیا ہے وہ چاند اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا نبی محمد رسول اللہ محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلام ہوگا۔ وہ تمہارے شہر مکہ شریف میں تشریف لائے گا اور وہ نبوت کا چاند انسانوں میں نور اور دین پھیلائے گا۔ جو اس کے تابعدار ہونگے اُن کے لیئے قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور اُن کے لیئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ وہ کس قبیلہ میں تشریف لائیں گے تو وہ راہب بولا کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ، کا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاشمی قبیلہ میں تشریف لائیں گے۔

حضرت عبدالمطلب اُس کا دادا ہوگا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اُس کا باپ ہوگا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے وہ راز اپنے دل میں رکھا جب نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان کیا کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا رسول ہوں تم لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ، کو ایک مانوں اور یہ جو بت ہیں جنکو تم پوجتے ہو دوزخ کا ایندھن ہیں ان کی وجہ سے تم بھی دوزخ میں جاوگے ان کی پوجا سے باز آجاؤ۔

بت پوجن تھیں منع سنایا پاک رسول پیارے

ایہہ بت بھی بت پوجن والے دوزخ جاسن سارے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آقائے دو عالم محبوبِ خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی باتیں سنی تو دل میں کہنے لگے کہ شاید وہی چاند مبارک ہمارے شہر میں تشریف فرما ہوا ہے ایک دفعہ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہوئے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں جسکو اللہ تعالےٰ جل شانہ نے یوں بیان کیا ہے۔

والذی جاءَ بالصدق وصدّق بہ اولیٓئک ھم المتقون

اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے اُن کی تصدیق کی

یہی لوگ ڈر والے ہیں اس آیت کی تفسیر یوں ہے۔

قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق بہٖ

کہا گیا ہے جو صدق سے کر آئے وہ رحمت اللعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جس نے تصدیق کی اسکی وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

سہ سچ ہے کہ جو دنیا آیا پاک محمد عالی

کر تصدیق ابوبکر نے نعمت بھاری پائی۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک اڑتیس ۳۸ سال کی ہوئی تو آقائے دو عالم پر ایمان لائے آپ کے باپ ابو قحافہ اور مائی ام الخیر بھی ایمان لائے اور آپ کی عورتیں ام رومان اور اسماء بنت عیسٰی بھی ایمان لائیں محمد اور عبدالرحمن آپکے بیٹے بھی ایمان لائے اور عبدالرحمن کا لڑکا محمد یہ بھی ایمان لایا اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اسماء جب آپ نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ ایمان لا تو یوں کہا۔

اے بیٹی اس تائیں جانی خاص حبیب ربانا

بھیڑے پلہ کملی والا جے تدھ جنت جانا

ہاں تو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر ایمان رکھتا ہوں۔ مگر دل کی تسلی کے لیئے کوئی نشانی آپ سے طلب کرتا ہوں تو کملی والے آقائے دو عالم نے فرمایا اے ابوبکر صدیق تم نے ابھی تک نشانی نہیں دیکھی عرض کی یا رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں ۔ حضرات یہاں پر غور فرمائیں کہ حضور نبی کریم روف الرّحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ما غاب عنک کے مطابق غیب کی بات بتائی گی اور حضرت ابوبکر صدیق کو یوں فرمایا ۔

؎ اوہ جو اُس دن چند نورانی آپ تیرے گھر آیا ۔

بس ایہو نشانی جو اساں تسانوں پاک جمال کرایا ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اتنی بات سنی تو اُسی وقت پکار اُٹھے ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ والہٖ وسلم

اور پھر یوں کہا !

؎ کہا ابوبکر نے سرکار اٰمنّا وصدقنا ۔ میرے مالک میرے مختار امنا وصدقنا

میرے ماں باپ آل اولاد قربان اُس شریعت پر ۔

محمدؐ کے خدا پر اور محمدؐ کی رسالت پر

یہ کہہ کر جھک گئے بوبکر چومے ہاتھ حضرت کے

لگے پھر خدمت اسلام کرنے ساتھ حضرت کے

یہ وہ ایمان تھا جس کا خدا نے ذکر فرمایا

یہ وہ انسان تھا جس نے لقب صدیق کا پایا

بعد اس کے یوں دُعا کی ۔

قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضٰہ ۔

ترجمہ ۔ عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں

Marfat.com

جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی یعنی ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف فرمایا اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ پھر یہ دعا آپ کی قبول ہوئی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے آپ کو حسن وعمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ نے ایمان لانے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں مکہ شریف کے یتیم بچوں پر چالیس ہزار دینار خرچ کیئے ایسا مرتبہ آپ کے سوا کسی کو نہیں ملا کہ جس کے تمام گھر والے صحابی ہوں اور پھر آپ ہر وقت میں آقائے دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے حتیٰ کہ یار غار بنے

ابو بکر نوں درجہ ملیا یاراں غاراں والا

ایسا درجہ نہیں کسے دا منکر دا منہ کالا

پ۲۶ رکوع ۲۔ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ جامع المعجزات صفحہ ۴ اکرام محمدی از مولوی عبدالستار۔

Marfat.com

حضور نبی کریم رؤف الرحیم کا فرمان

مَا نفعنی مَالُ احدٍ قط ما نفعنی مَال ابی بکر مجھے جتنا نفع ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کے مال نے دیا ہے اتنا نفع کسی اور کے مال نے نہیں۔

دوستو! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ ذات گرامی ہے جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ محبت کی اور اپنا تن من دھن سب کچھ آقائے دوعالم پر نچھاور کر دیا اسی لیے نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ ادا کر دیا ہے لیکن ابوبکر صدیق کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل شانہ ادا کرے گا معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ سے ہر کام میں ممتاز ہیں۔

سے یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صدقے کرنے والا
منزلِ عشق و صدق کا رہبر نبیوں کے بعد ہے سب سے بہتر

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۱

Marfat.com

ایثار مال بلالؓ پر

حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محب حضرت بلال کو حضرت ابوبکر صدیق نے مال دے آزاد کر دیا ۔

چنانچہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ہر وقت نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کا ذکر کرتے رہے تھے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی وحدانیت زبان پر جاری رکھتے اُس وقت آپ امیہ بن خلف کافر کے غلام تھے امیہ کو جب پتہ چلا کہ حضرت بلال مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ آپ کو سخت ایذائیں دینے لگا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بجز صبر و شکر اور ورد خدا اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان پر نہ لاتے اور آقائے دو عالم کا تصوّر سامنے رکھ کر کہتے ۔

؎ حلق پر تیغ رہے سینے پہ جلاد رہے

لب پہ تیرا نام رہے دل میں تیری یاد رہے

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مر جاؤں کٹ جاؤں مٹ جاؤں مگر

Marfat.com

پ کا دامن چھوڑنا منظور نہیں ہے۔

توڑ دیں گر ہڈیاں میری سبھی

دامن احمد نہ چھوڑوں گا کبھی

کافر ایک دفعہ آپ کو ننگا بدن کر کے بیری کے چھاپوں سے مار رہے تھے کہ وہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کا گزر ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکار رہے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قریب جا کر کہا اے حضرت بلال اپنے محبوب کا نام پاک دل میں ہی لیا کریں۔ کیونکہ اس سے آپ کی جان سزا سے بھی بچ جائے گی اور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد بھی ہو جائے گی حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ نے کہا بہت اچھا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑی دور گئے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بہت اچھا تو پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بلند آواز سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں نے پھر مارنا شروع کر دیا جہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا اے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے کہا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک دل میں ذکر کریں

آپ نے عرض کی اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ لوگ مجھے آ قائے دو عالم نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں آزما رہے ہیں کیا یہ پکا ہے یا کچا اگر میں خاموش ہو گیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے عشق و محبت میں کسطرح پکا ہوں گا۔ کچا اور پکا ہر ایک ہی دیکھا کرتا ہے جیسا

Marfat.com

برتن بازار میں دیکھا جاتا ہے اور پھر یوں عرض کی ۔

عشقِ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سہ مار ٹھنگورے لیون والا ٹھوکر کے آزماوے
کچا پکا جھجرا بھانڈا کون پسند لیاوے
جو بجدا ہووے نہیں ہوندا لائق قرب حضوری
ہر عیبوں جو بچکر آوے تاں پاوے منظوری

یہاں پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے حضرت بلال تجھے اپنی جان نہیں چاہئیے یہ سن کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے عرض کی کہ حضور یہ مجھ سے ہوتا نہیں کہ میں خاموش ہو جاؤں ۔ آپ نے فرمایا کیوں عرض کی حضور اس لیئے کہ ۔

ماہیا ۔ میرے کوئی نہ دس رہی اے
حب محمد دی توں توں وچہ رچ گئی اے
پکی محبت میں پا بیٹھا ۔
نام محمد دے جند جان میں لا بیٹھا ۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر یہ کافر مجھے سزا دیتے رہیں گے اور تم ختم ہو جاؤ گے یہاں پر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے یوں عرض کی۔

ظلم ستم میں ہر سہہ سہاں
پاک محمد توں جند گھول گھماولسیاں

آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے تشریف لے گئے اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال بتایا جسکو مولانا رومیؒ نے یوں بیان کیا ہے۔

بعد ازاں صدیق پیشِ مصطفےٰ ام
گفت حالِ آں بلالِ باوفا
پیشِ مشرک جا ہو بخش مے کند
تن برہنہ شاخ خارش مے زند
از نقش ہر جاؤ خوں بر مے جہد
او احد مے گوید سرے ہند

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے آپ کا یار دیکھا ہے جو بڑا ہی باوفا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت بلال کو امیہ بن خلف کافر تپتی ہوئی ریت اور دھوپ میں لٹا کر کانٹوں والی شاخ سے مار رہا ہے جس سے اس کے جسم سے سو جگہ سے خون جاری ہے۔ یہ سنتے ہی رحمت للعالمین انیس الغریبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر صدیق تم اسے خرید لو یہ حکم

Marfat.com

اپنی جان نہیں پیاری اور دنیا میں رہنا اچھا نہیں لگتا۔ یہاں پر حضرت علی حیدر کرار شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے یوں کہا۔

(رباعی)

درد اندر بھراہ مست ہو کے دلوں رکھی نشست نشان دے تے
دیکھاں خلق وچوں سوہنا یار اہناں خوشی غمی نہ کجھ دھیان دے تے
ہووے یار توں سب قربان دنیا نہیں ویکھدا کجھ نقصان دے تے
عبدالرسول میں یار دی جان خاطر نہیں ویکھدا اپنی جان دے تے

پھیر فرمایا کملی والے سوہنے محبوب رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے علی تہیں اپنے کاروبار کا کچھ خیال نہیں عرض کی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں دنیا کا کام بھی کرتا ہوں مگر اصل میں خیال آپ کی ہی طرف رہتا ہے میں تو آپ کے حکم پر راضی ہوں میرا خیال تو ہر وقت آپ کے فرمان کی طرف رہتا ہے۔

رُباعی

حرص ہوا نہ ہور مینوں اکو تاہنگ ڈکھاں سوہنے یار دے تے!
دستاں ظاہر اوچ مصروف دنیاں اصل کھڑا کدی تار سرکار دے تے!

Marfat.com

اُٹھاتے جا رہے ہیں۔ یہاں پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بہت جلدی چل رہے ہیں۔ یہ سُنتے ہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے عرض کی حضور میں تو آہستہ آ رہا ہوں دل چاہتا ہے کہ کبھی پر ہوتے تو میں اُڑ کر اپنے محبوب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا جاتا اور اپنے دردِ فراق والا رورو حال سناتا اور پھر یوں کہا!

پر ہون تے مار اُڈاری پاس نبی دے جاواں

درد فراق وچھوڑے والا رورو حال سناواں

آخر چلے جا رہے ہیں راستے میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا کہ میں حبشی ہوں اور میرا رنگ سیاہ ہے۔

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے

اور محبوب خدا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی خوبصورت اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نور ہیں پتہ نہیں مجھے قبول بھی کریں یا نہیں یہ خیال آتے ہی آنکھوں سے آنسو آنے لگے آخر روتے روتے آواز نکل گئی یہاں پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کیوں رو رہے ہیں تم تو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جا رہے ہو روتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور میں اس لئے واسطے نہیں روتا کہ میں حضور

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا رہا ہوں میں تو اس لیئے رو تا ہوں کہ ؎

شاید میں نا منظور ا ہو واں میں ہاں رنگوں کالا
یار میرا ہے سب تھیں سوہنا مکھ نورانی والا

الغرض جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاکر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھا تو کیا ہوا مولانا روم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

چوں بدید آں خستہ روئے مصطفےٰ
خر مغشیا علیہ بر قفا

یعنی جب ٹوٹے ہوئے دل والے نے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے انور کو دیکھا تو غش کھا کر زمین پر گر گئے۔

جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو رحمت فرماتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔

؎ مصطفیٰ از خود کنارے مے کشید
کس نداند بخششے را کو رسید۔

یعنی حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینے منورہ سے ساتھ لگا لیا مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ سینہ پاک سے لگانے والے نے کیا دیا اور سینہ انور کے ساتھ لگنے والے نے کیا لے لیا۔

—

Marfat.com

؎ لیا بلالؓ اُٹھا ل نبی نے سینے نال لگایا
وِچھڑیاں وا میلا ہو یا صبر دلاں نوں آیا ۔

بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے سینے سے لگا کر پاس بٹھایا اور حضرت ابوبکر صدیق سے یوں فرمایا ۔

مصطفیٰ گفتش کہ اے اِقبال جو
در خریدن مے شوم ہمراہ تو ۔

یعنی اے نیک نصیب و اے سوہنے یار اے اچھے بخت والے ابوبکر صدیق جو آپ نے سوداہ کیا ہے ۔ یعنی حضرت بلال کو خرید لیا ہے اس میں ہمارا بھی حصّہ رکھ لیں یعنی اس سودے میں ہمیں بھی شامل کر لیں ۔ آدھی قیمت ہم سے لے لو یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں کس کا ہوں اور میرا مال کس کا ہے آقا میں آپ کا غلام اور میرا مال بھی آپ کا اور یہ بلال بھی آپ کا غلام اور پھر یوں عرض کی ۔

گفت ما دو بندگانِ کوئے تو ۔
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ گواہ رہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے سامنے آزاد کیا یہ سنتے ہی رحمت اللعالمین نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے ۔

شعر ملاحظہ ہو ۔

Marfat.com

نال خوشی دے ہسّن لگ پیّے سرور نبی غفاری
صدیق نوں تیری گل ایہہ کہن صدیق ایہہ تیری گل لگی بہت پیاری

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے شرک نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم دونوں آپ کے بندے ہیں اور پھر آقائے دو عالم نے منع کیا عبد کی نسبت اگر خدا کی طرف ہوگی تو خدا کا بندہ ہوگا اگر حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف عبد کی نسبت ہوگی تو رسول اللہ کا غلام ہوگا۔

ہاں تو جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہو جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمادی۔

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی

وہ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۔

صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

Marfat.com

نہیں احسان کسے دا اس پر پاک خدا فرمادے
راضی کرن خدا اپنے لئی ایسے عمل کماد ے

پ۳۰ رکوع ۱۶ خزائن العرفان صفحہ ۸۴۷ مثنوی شریف ۔
تقریریں مفتی احمد یار خاں ص۱۳

Marfat.com

بہت بڑی نیکی حضرت عائشہ کی عرض

ایک رات جب کہ آسمان صاف تھا اور ستارے چمک رہے تھے اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم عالم ماکان و مایکون صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے آسمان کی طرف دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنے آسمان کے ستارے ہیں اتنی کسی شخص کی نیکیاں بھی ہیں تو عالم ماکان و مایکون حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ہاں ہیں حضرت عائشہ ام المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کس کی نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے یار عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی تو آپ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاموش ہو گئیں کیونکہ آپ کا خیال تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے ابا جان یعنی حضرت ابوبکر صدیق

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیں گے

مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سن کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب نیکیاں کدھر گئیں یہاں پر حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ام المومنین عمر فاروق کی یہ سب نیکیاں حضرت ابوبکر صدیق کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہیں۔

مشکوٰۃ شریف ص۵۶ . مناقب ابوبکر و عمر

۱ حضرت بی بی عائشہ اک دن تک آسمانی تارے

خدمت وچہ رسول اللہ دے عرض سوال گزارے

۲ . یا نبی اللہ جتنے تارے ہین اوپر اسماناں

اتنیاں نیکیاں کس بندے دیاں ہوسن وچ انساناں

حضرت بی بی عائشہ تائیں دسیا بول پیارے

اتنیاں نیکیاں عمر دلی دیاں ہین جو اوپر ستارے

عمر دیاں سب نیکیاں ناوں دسیا نبی غفار کی

یار صدیق ولی دی ہین اکو انہاں تھیں بھاری

Marfat.com

ہجرت کی رات

وہ ہنیکی کون سی تھی وہ ہنیکی ہجرت والی رات کی تھی ۔

چنانچہ ہجرت کی رات جو کہ بڑی شدید امتحان کی تھی اس لیئے کہ کافر پورے ساز و سامان کے ساتھ آقائے دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو قتل کرنے کے اٹل ارادے سے حجرۂ پاک کو ننگیاں تلواریں لا کر گھیرے کھڑے تھے اور پھر اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا حکم لے کر حاضر ہو گئے کہ اے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا حکم ہے کہ آپ مکہ پاک میں سے ہجرت کر جائیں

اس وقت حضرت علی حیدر کرار کرم اللہ وجہہ بھی شاہد موجود تھے یہ حکم سنتے ہی آقائے دو عالم نے یوں فرمایا

سہ کون ہووے اج ساڈی خاطر جان کرے قربانی ۔

علی کہیا میں حاضر حضرت تے ایہہ میری زندگانی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے سنکر فرمایا اے علی تھیں

Marfat.com

آقائے دو عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، واپس تشریف لائے اور کافر اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سزا دے رہے ہیں آپ نے فرمایا او ظالم لوگو تم باز آجاؤ اِتنا ظلم کیوں کرتے ہو کافروں نے آگے سے جواب دیا اے اُبوبکر صدیق اگر تجھے اِس کا درد آتا ہے تو اسے خرید لو۔ آپ نے یہ سُنتے ہی یوں جواب دیا۔

جس نوں یار دا کا نڈا لبھے تے قیمت ہووس پلے
اُس دے جیڈا نہ طالع کوئی اُس دے کرم سولے

آپ نے فرمایا او کافرو! میں تو آیا ہی اِس لئے ہوں بتاؤ کیا لینا ہے کافر کہنے لگے کہ ہم ساتنے درم لینے ہیں اور ساتھ ہی ایک غلام حسین وجمیل لینا ہے چنانچہ آپ نے جتنے درم انہوں نے مانگے دیئے اور ایک غلام بھی بُہت خُوبصورت ساتھ دیا جو کہ کافر تھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو خرید لیا اور پھر فرمایا حضرت بلال کو اے بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ آ تجھے حضور نبی کریم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلو جب چلے تو کافر پیچھے سے کہنے لگے ہمیں اس سودے میں نفع ہوا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو گھاٹا ہے یہ سن کر آپ نے فرمایا

ابوبکر تے آکھیا بالکل غلط خیال تُساڈا
ایہہ گل لوکو رب نوں معلوم گھاٹا نفع اساڈا

الغرض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آگے آگے جا رہے ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے پیچھے جا رہے ہیں۔ مگر خُوشی سے جلدی جلدی قدم

Marfat.com

راضی ہاں رضا محبوب اندر ول یار دتے ہتھ کار دتے
عبدالرسول میں یار توں جان واراں رکھاں حرص جنت گلزار دتے

پھر فرمایا حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی تمہارا زر و مال نقصان ہو جائے گا۔ اور تمہیں مار بھی پڑے گی یہ سنتے ہی جانی ئے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنسوں بہائے ہوئے یوں عرض کی

رُباعی

زر دولت مال جان اپنی دلیساں وار محمدؐ دے نام اتوں
ماراں کھاوساں وانگ ہیں عاشقاں دے صدقے جاواں ہوویں شام اتوں
لذت آوندی اے دونی عاشقاں نوں جدوں مار پیندی گمنام اتوں
عبدالرسول کہندا ایں قربان ہوواں سوہنے پاک محمدؐ دے نام اتوں

پھر فرمایا حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی ! ایسا آپ کیوں کرتے ہیں۔ دوستو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بھی ایمان کے پکے تھے اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سچے تھے ان کو یہ معلوم تھا کہ محمد مصطفےٰ جناب احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پہ جان دینی بھی عین ایمان ہے اور پھر یوں عرض کی

دل بھی اکو تے یار بھی اکو آپس اندر یاری
میراں دے دل ویکھن والی سخت ہوئی دشواری

Marfat.com

یہ سنتے ہی نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا میرے پاس کچھ امانتیں ہیں ان کو دے کر آپ بھی تشریف لائیں چنانچہ آپ اتنی سخت گھڑی میں اپنے محبوب کے بستر انور پر سو گئے معلوم ہوا کہ حضرت علی شیر خدا کو بھی آقائے دوعالم سے بڑی محبت تھی آخر جب آپ باہر آنے لگے تو کہا۔

یٰسٓ والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم

یہاں پر شعر پڑھیں۔

در اقدس سے تنہا خود جنابِ مصطفیٰ نکلے

تلاوت سورۃ لیسٰین کرتے مجتبیٰ نکلے!

اٹھا کر ایک مشتِ خاک اُن کے منہ پہ دے ماری۔

کھڑے ہی رہ گئے وہ صورتِ تصویر سب ناری

الغرض آپ صحیح سلامت گزر گئے اور کافر اندھے ہو کر اوپر منہ اٹھائے کھڑے رہ گئے۔

بعد میں آقائے دوعالم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی بعض نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

ت۔ مٹھ بھر خاک اٹھاندی طرف پاک رسول دگاتی

ہو گئے کل نا بینے ظالم دیر نہ لگی کاتی۔

کیا اُس خاکوں عجیب تماشا قدرت پاک دکھایا۔

ہک دجے نوں ویکھن سارے ہوندا نظر نہ آیا۔

Marfat.com

غار میں جانا

پہلے سے ہی انتظار میں تھے جلدی سے باہر آ گئے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جانے کا وقت آ گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا! ہاں مجھے اللہ تعالیٰ جل شانہ' کا حکم آ گیا ہے تمہاری کیا مرضی ہے یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا میں آپ کے ساتھ ضرور جاؤں گا آخر دونوں شہر سے باہر نکل پڑے کسی نے دیکھا تو کہنے لگا۔ من انت تم کون ہو یہاں پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا انا صدیق میں صدیق ہوں وہ کہنے لگا تمہارے ساتھ کون ہے یہاں پر آپ نے خیال کیا اگر جھوٹ بولوں تو صدیق نہیں رہتا اگر ظاہر طور پر بتا دوں کہ میرے ساتھ سرکار دو عالمؐ ہیں تو کافر تو پھرتے ہی اسی لیئے ہیں

معی اھدنا الصراط المستقیم۔

میرے ساتھ سیدھی راہ جگانے والے محبوب ہیں وہ کہنے لگا کوئی راہ دیکھانے والا ابوبکر صدیق کے ساتھ ہے وہ بتا رہا ہے چنانچہ جہاں سے

Marfat.com

محبوب و محب آگے تشریف لے گئے بعد میں کافروں کو پتہ چلا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سیاہی آنکھوں میں اور ہمارے سروں میں خاک ڈال کر تشریف لے گئے جب حضور نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم راستے میں تھک گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاندھوں پر اٹھالیا اور غار ثور تک لے گئے اُس وقت دن بھی ہو گیا یہاں پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اگر حکم فرمائیں تو ہم دن اس غار میں گزاریں آپ نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی ہو

عرض کی آقا ئے دو عالم میں آپ کی رضا بھی چاہتا ہوں صرف میری مرضی پر کام نہیں ہو گا ۔ کیونکہ سہ

جیونکر دل بر راضی ہو وے مرضی ویکھ سجن دی

جے میں اپنی مرضی لوڑاں ایہہ گل مول نہ بندی

رحمت العالمین نے فرمایا ! بہت خوب ہم نے اس غار میں ضرور ٹھہرنا ہے میں تو آپ کو پکا کرتا تھا ۔

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا ٹھہریں میں جا کر اسے صاف کر لوں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندھیری غار میں تشریف لے گئے تو چودھویں رات کے چاند محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اوپر سے دیکھا تو غار روشن ہو گئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا دیکھتے ہیں کہ غار میں سوراخ بہت ہیں دوستو معلوم ہے کہ یہ سوراخ کس نے کیئے ہوئے تھے دوستو وہ ایک سانپ تھا جس نے سوراخ کیئے ہوئے تھے وہ سانپ غار میں

Marfat.com

کیوں رہتا تھا اور کب سے رہتا تھا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانے کا وہ سانپ تھا اُس نے کسی سے نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین کا نام مبارک سُنا کہ وہ سوہنا کملی والا رحمت اللعالمین ہو گا خاتم النبیین شفیع المذنبین سید المرسلین ہو گا اور وہ مکہ شریف میں تشریف لائیں گے بس نام پاک سنتے ہی اُس جانور کو محبتِ رسول پیدا ہو گئی اور امام الانبیاء سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک کرنے کو مکہ شریف کی طرف دوڑا جا رہا ہے راستہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام ملے اور سانپ سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو عرض کی یا نبی اللہ اے عیسٰی علیہ السلام میں مکہ شریف کو جا رہا ہوں آپ نے فرمایا تجھے وہاں پر کیا کام ہے اور کس لیئے جا رہا ہے سو

کی کم تیرا نال مکے دے عیسٰی نے فرمایا

عرض کرے میں نوں عشق محمد ی لوں لوں وچ سمایا

یعنی میں حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت پاک کرنے کو جا رہا ہوں تب حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا اے سانپ ابھی تک وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ کا سارا محبوب رحمت اللعالمین نہیں تشریف لائے آپ چودہ سو سال کے بعد تشریف لائیں گے اگر تم نے زیارت کرنی ہے تو اس غار میں جا کر بیٹھ جا۔ سید الانبیاء رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تشریف لائیں گے حضرات معلوم ہوا کہ نبی کو تو چودہ سو سال کی بات کا علم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پہلے ہی فرما دیا کہ نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین اس غار میں تشریف لائیں

Marfat.com

گے لیکن آج کل گستاخ مولوی یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہوتا صد افسوس اس گستاخ کی عقل پر چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان اور آپ کے علم یقین نہیں کرتے ۔

سانپ کا غار میں بیٹھ جانا

سانپ غار میں بیٹھ گیا اور پھر اُس نے غار میں بہت بل یعنی سوراخ کر دیئے کہ اگر کسی نے ایک بند کیا تو دوسرے سے نکل جاؤں گا مگر یار غار نے تمام بل بند کر دیئے کہ اگر کسی نے ایک بند کیا تو دوسرے سے نکل جاؤں گا مگر یار غار نے تمام بل بند کر دیئے ایک بل باقی رہ گیا اور آپ کی بہت بڑی قیمتی چادر ختم ہو گئی اُس پر آپ نے اپنی ایڑی مبارک رکھ دی اور اپنے محبوب نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں آرام کرنے کے لیئے عرض کی ۔

خوب تسلی دل دی کر کے ادبوں چائیں چائیں

زانواں تے سر رکھ سوایا پاک محمد تائیں

ادھر سانپ نے بھی نبوت کی خوشبو جب پائی تو غار میں دوڑنا شروع کر دیا مگر بل تمام بند پائے آخر اُس سوراخ پر آیا جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایڑھی مبارک رکھی ہوئی تھی ۔

سانپ نے جب اپنا یار غار کی ایڑھی پر رکھا تو پہچان لیا کہ یہ کوئی یار بھی ایسا یار ہے کہ اپنے یار پر اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرے گا ۔ چنانچہ بڑے ادب و احترام سے

Marfat.com

عرض کی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ولی اور اپنے نبی کا جاں نثار یار ہے اس لیئے عاجزانہ عرض کی کہ اے یار غار اپنی ایڑھی مبارک پیچھے کر لو میں نے بھی رحمت اللعالمین سید المرسلین محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت کرنی ہے اور پھر یوں عرض کی

سن عرض نبی جانی

پیر ہٹا پچھاں میں دید نبی پانی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے فرمایا اے سانپ آج زیارت میں کسی اور کو شریک نہیں کرنا۔ سانپ نے بہت دفعہ عرض کی مگر جواب نفی سے ہی ملتا رہا آخر تنگ آ کر یوں عرض کی

اتنا دکھ نہ پہنچا مینوں

پیر ہٹا پچھاں پاک محمدؐ دیکھا مینوں۔

آپ نے اس کی بات یہ بھی نہ مانی یہاں پر سانپ نے بڑے ناز کے ساتھ کہا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنی ایڑھی پیچھے کر لو ورنہ یاد رکھو میں موت ہوں یار غار نے فرمایا کوئی بات نہیں اگر تو موت ہے تو حیاتی دینے والا میری گود میں ہے۔ سانپ نے پھر کہا میں زہر ہوں آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں تریاق میری گود میں ہے۔

سانپ نے پھر کہا میں آپ کو ڈنگ ماروں گا اور آپ کی جان ختم ہو جائے گی

آپ نے سانپ سے یوں کہا۔

گودی محمدؐ سوا بیٹھا۔ نام محمدؐ دے جند جان میں لا بیٹھا۔

Marfat.com

سانپ نے جس وقت دیکھا کہ یہ توکسی طرح بھی نہیں مانتا عاجزی سے پھر عرض کی اے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے تو میرے ساتھ بلبل اور مالی والی مثال بنا رکھی ہے جیسا کہ بلبل باغ میں بغیر بہار کے بھی باغ میں ہی رہی ہے اور ہر تکلیف کو برداشت کرتی ہے مگر جب بہار کا موسم آتا ہے تو مالی اُسے آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا میں بھی اسی طرح بڑی مدت سے اسی اس میں بیٹھا ہوں یعنی نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لیئے لیکن جب زیارت کا وقت آیا ہے تو آپ مجھے زیارت نہیں کرنے دیتے اور پھر یوں کہا۔ سے

ایسے آسے عمر گزاری جھلے خار ہزاراں

مالی باغ نہیں ویکھن دیندا آئیاں جدوں بہاراں

لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سانپ کی یہ بات سن کر بھی فرمایا کہ آج آقائے دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کروں گا اس جواب پر سانپ نا اُمید ہو گیا۔ اور سمجھ گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کرنے دیں گے حضرات یہاں پر غور فرمائیں کہ وہ سانپ اتنا بڑا کیا وہ بل جو کپڑے سے بند کیئے ہوئے تھے اپنی پھونک سے نہیں کھول سکتا تھا کھول سکتا تھا مگر اُسے معلوم تھا کہ نبی وہاں پر ہے جہاں یہ ولی بیٹھا ہوا ہے اور نبی کی زیارت ولی کے قدم پاک چومنے سے ہی ہوگی اور میری مشکل اور میرا مقصد تب حل ہوگا جب میں نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ولی سے عرض کی معلوم ہوا کہ یہ بات تو ایک جانور بھی جانتا

Marfat.com

ہے کہ دنیا کی ہر مشکل ولی کے در پر حل ہوتی ہے پھر کتنا جاہل ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ولی کے پاس کیا ملتا ہے وہ تو ایک جانور سے بھی ناسمجھ ہے۔

جانوراں وچوں بد تر منکر سکھی بوتھی والے

بہت ذلیل ہوسن ایہہ منکر روز قیامت والے

جاں نثاری غار میں

أُولٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ

یہ لوگ تو مثل جانوروں کی ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

ہاں تو سانپ نے نا امید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑھی مبارک کو بوسہ دینا شروع کیا اور بوسہ دیتے ہی دانت چبھ گئے لیکن یار غار نے اپنی جان کی پرواہ تک نہیں کی اور اپنی ایڑھی کو جنبش بھی نہیں آنے دی یعنی پاؤں مبارک ہلایا تک نہیں یہاں پر کسی نے خوب لکھا ہے

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا

ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

رسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہے عالم سے

یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

ہاں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ کی زہر سے درد بہت

Marfat.com

ہوا مگر حضور نبی اکرم نور مجسم ہادی سبل ختم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار نہیں کیونکہ آپ کو بیدار کرنے میں بے ادبی تھی کہ آپ کے آرام میں خلل آتا تھا اگر بے ادبی ہو جاتی تو پھر

ع بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ درگاہ ڈھوئی

نہ پہنچیا وچہ مقصد منزل باہجھ ادب دے کوئی

آخر درد کی وجہ سے آپ کی آنکھوں سے آنسو آنے لگے ایک آنسو نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر گر پڑا تو آپ نے ماذاغ کے سرمے والی آنکھیں مبارک کھولیں۔

روندے روندے دا اک قطرہ اتھرواں دا پانی

ڈگا مکھ محمد اُتے گرم لگا اُس جانی

اور فرمایا اے ابوبکر صدیق میرے یار غار تم روتے کیوں ہو عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بل سے کسی چیز نے مجھے ڈنگ کیا ہے اور اس ڈنگ کی وجہ سے مجھے بہت درد ہے

یہ سنتے ہی نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اپنے پاؤں کو پیچھے کرو۔ جب آپ نے حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا پاؤں مبارک پیچھے کیا تو سانپ بل سے باہر آگیا نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سانپ تجھے معلوم نہ تھا کہ یہ میرا یار ابوبکر صدیق ہے سانپ نے عرض کی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ مجھے معاف کردو۔ حضور میں نے عاجزی سے بہت سوال کیئے مگر کوئی نہ مانا گیا۔

Marfat.com

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجبور ہو کر یہ کام کیا ہے کیونکہ ! سہ

اساں دیدار جمال تساں ڈا کرناسی اک واری
کئی سو سال بنی جی اتھے عمر گزاری

تو نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑھی مبارک پر لگایا اُسی وقت زخم اچھا ہو گیا ۔ اور درد تمام ختم ہو گیا ۔ سہ

ایک دم درد گم اور زخم اچھا ہو گیا
رنگ یار غار کا جیسا تھا ویسا ہو گیا

اور سانپ کو حضور نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت سے مشرف فرمایا ۔ اور اسکی آس پوری ہو گئی ۔

بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کافر دیکھتے دیکھتے آ گئے تو راستہ بھی کوئی نہیں ہم کدھر سے باہر جائیں گے رحمت اللعالمین نے فرمایا آپ فکر کیوں کرتے ہیں ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے ۔ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا

لا تحزن فرمایا سر پر یار پیار سے تائیں ۔
نا کر غم کجھ رب اسا ڈا حافظ ناصر سائیں ۔

یار غار نے پھر اصرار کیا رحمت اللعالمین رحمت میں آ گئے فرمایا ذرا دائیں طرف دیکھو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا تو جنت کا دروازہ نظر آیا ۔

Marfat.com

عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے۔ محبوب خدا محمد مصطفے ؐ نے
فرمایا اے صدیق یہ جنت کا دروازہ ہے اس دروازے سے جنت میں چلا جانا
یہ سنتے ہی یار غار کی آنکھوں سے آنسوں آ گئے اور پھر یوں عرض کی

ابو بکر نے آکھیا مینوں جنت لوڑ نہ کوئی
پاک محمد ؐ پیارے اتوں صدقے جندڑی ہوئی
اس جنت نوں کی میں کرناں جس وچہ بند نظارا
جوڑیاں وچہ کھلوں ہے جنت حاضر یار پیارا

Marfat.com

سراقہ کا پیچھے آنا

آخر صبح کو کافر بھی پاؤں مبارک کے نشان دیکھتے ہوئے غار کے قریب آپہنچے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسی وقت مکڑی کو حکم دیا کہ غار کے منہ پر جال بنادے اور کبوتری کو حکم دیا کہ جال پر انڈے دے دے بس اسی جانوروں نے کیا جب کافر غار پر گئے تو تمام ہی کہنے لگے کہ اس سے آگے نہیں گئے کوئی کہتا اگر اس غار میں ہوتے تو یہ جال ٹوٹا ہوا ہوتا اور کبوتری کے انڈے گرے ہوئے ہوتے کھڑے کھڑے ہی یہ باتیں کئے جاتے تھے نیچے ہوکر کسی نے نہ دیکھا اگر جھک کر دیکھتے تو محبوب خدا محمد مصطفےٰ اور اللہ تعالیٰ کے ولی کی زیارت ہوجاتی معلوم ہوا کہ نبی اور ولی تب ملتے ہیں جب ادب سے بندہ جھک جائے ورنہ ہر چیز سے بندہ محروم رہتا ہے آخر کافر واپس ہو گئے یہاں پر فرمان خداوندی یوں ہے

فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا

ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا۔

Marfat.com

ثانی (ثانی اثنین اذ ھما فی الغار)
جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔

ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔ جہنوں آپ رب فرمادے
دنیا اُتے جیہا کہیڑا اُسدی شان گھٹاوے

یہ نیکی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام نیکیوں سے اور تمام دنیا کی نیکیوں سے بڑھ کر ہے۔

پ۱۰ رکوع ۱۲ مشکوۃ شریف صفحہ ۵۶۰۔
تفسیر روح البیان جلد ا صفحہ ۹۰۲

جب کافر غار سے ہو کر واپس گئے تو بہت افسوس کرنے لگے آخر اعلان کیا کہ جو کوئی حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کردے گا اسکو دوسو اونٹ دیں گے

پاک نبی دے مارن کارن اُس نے کیتی دھائی
دوسو شتراں لیون کارن دلوچہ حرص لگائی۔

سراقہ گھوڑے پر سوار ہو کر رحمت اللعالمین کے پیچھے چل پڑا آخر جب قریب پہنچا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا اور پھر رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں عرض کی۔

شعر ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

ادبوں پیش نبی سرور دے جلدی عرض سنایا

یا نبی اللہ صدقے جاداں دشمن ظالم آیا۔

پھر تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے دو عالم کے کبھی آگے ہوئے ہیں اور کبھی پیچھے اور ساتھ ہی عرض کی یا رسول اللہ آپ حضور یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کی بے ادبی کر رہا ہوں نہیں آقا میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ اگر کوئی دشمن آگے سے آئے تو پہلے مجھے محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں پر نثار کرے اگر کوئی دشمن پیچھے سے آئے تو پہلے مجھے تکلیف دے جس وقت سراقہ بہت قریب آگیا تو کہنے لگا اب بتاؤ تمکو مجھ سے کون بچائے گا یہ سنتے ہی رحمتِ دو عالم نے فرمایا میرا خدا جبار و قہار ہی ہماری حفاظت کرے گا اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین کو آپ کا مطیع کر دیا آپ جو چاہیں زمین کو حکم فرمائیں آپ کے حکم کی تابعداری کرے گی بس اسی وقت آپ نے فرمایا

اے زمین پکڑ لے اسے۔

بس پکڑ لیئے سراقہ کے گھوڑے۔

کے پاؤں زمین نے گھٹنوں تک سراقہ مجبور ہو گیا کیونکہ وہ بھی گھوڑے کے ساتھ ہی زمین میں دھنس رہا تھا اب اسکی سب حرص و ہوس طاقت و قوت چلی گئی عاجز ہو کر رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی

چھوڑ گئی سب زور دلیری جس دم قابو آیا۔

عاجز ہو کر پاک نبی نوں بول سوال سنایا۔

Marfat.com

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی ہے اسی لئے زمین نے مجھے پکڑ لیا ہے اے رحمت اللعالمین میرے لئے دعا فرمائیں اگر میں اس قید سے رہا ہو گیا تو آپ کی دشمنی سے میری توبہ یہ سن کر حضور نبی کریم رؤف الرحیم نے فرمایا اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں دعا کرتا ہوں سراقہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرے لئے مشکل ہے مگر میں وعدہ کرتا ہوں آپکے پیچھے آنے والوں کو واپس کر دوں گا۔

وعدہ کراں جے ایس عذابوں ملے خلاصی مینوں۔

بند کراں سب دشمن تیرے جتنے ملسن مینوں۔

تب رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت میں آ گئے فرمایا یا ارض اطلقیہ اے زمین اسے چھوڑ دو فاطلعت جوادہ پس چھوڑ دیا زمین نے اسکو اور اس کے گھوڑے کو چنانچہ سراقہ واپس ہو گیا اور اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا جو بھی اسے کافر ملتا ہے اسے وہ واپس کر دیتا ہے۔ کہ میں نے بہت تلاش کیا ہے مگر ملے نہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۵۸۵ ۔ اکرام محمد ۳۳۶ ۔شواہد النبوت ۱۱۶

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

لو کنت متخذاً خلیلاً غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلاً

اگر میں اپنے رب کے سوا کسی دوسرے کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا

رب بن خلیل نبا ندا جے میں آکھے نبی سہارا

صدیق خلیل ہوندا سچ میرا جو ہے یار پیارا

سرکار دو عالم رحمت اللعالمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ میں دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا۔

اِنکَ یا ابا بکر اوّل من یدخل الجنۃ من اُمتی۔

اے ابوبکر صدیق میری امت میں سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہوگا وہ تم ہو گے۔

امت میری تھیں سب تھیں پہلے جنت اندر جاوے

یا صدیق پیارا میرا پاک نبی فرماوے

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۸

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں ایک واقعہ ملاحظہ ہو

انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے مع تیس ہزار آدمیوں کے طائف کی طرف سفر کیا راستے میں ایک قبرستان آیا وہاں پر آپ ملے اپنے ساتھیوں کے کچھ دیر آرام کرنے کے لیئے ٹھہر گئے کیونکہ زمانہ گرمی کا تھا اور دھوپ کی تیزی مسافروں کو پریشان کیئے ہوئے تھی وہاں پر آپ اپنے جسم مبارک سے گرد و غبار دور کیا اور اپنی ڈاڑھی میں انگلیوں سے خلال یا کنگھی کرنے لگے تو ایک بال مبارک آپ کی داڑھی مبارک سے ٹوٹ کر قبرستان میں جا گرا۔

وال ڈگا ہک داڑھی وچوں اڈیا وچہ ہوائی
جا ڈگیا وچہ قبرستان شان سنی اے بھائی

ہاں تو پھر غائب سے ایک آواز آئی کہ اس قبرستان میں بہت سے گنہگار لوگ مدفون تھے۔ جن پر ہمیشہ عذاب ہوا کرتا تھا۔ لیکن آج سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بسبب برکت بال ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے

Marfat.com

تمام قبرستان والوں سے عذاب دور کر دیا اور اب قیامت تک ان پر عذاب نہ ہوگا۔ ؎

اتنا شان صدیق اکبر نوں بخشش ہویا سرکاروں

قبرستان تمامی بخشیا دال ہکے دے یاروں

لوگوں کو اس آواز سے سخت تعجب ہوا پھر دوسری آواز آئی تم لوگ اس سے کوئی تعجب نہ کرو کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق کی شان اس سے بھی زیادہ ہے اگر ساتوں آسمان کے فرشتے جمع ہو کر اسکی کوشش کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں لکھیں تو قیامت تک وہ ایک صفت بھی نہ ختم کر سکیں گے۔

سبحان اللہ! جب آپ کے ایک بال کی یہ برکت ہے تو آپکے جسم مبارک کی عظمت کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے اور میں آپ کی شان کس طرح بیان کر سکتا ہوں

شان صدیق اکبر دا میتھوں کویں لکھیا جاوے

جس نوں پاک محمدؐ سوہنا اپنا یار بناوے

تذکرۃ الواعظین صفحہ ۲۵۸ قصص المحسنین مولوی دلپذیر صؔ

Marfat.com

حضرت ابوبکرؓ کی ور ایک فضیلت

حضرت عبداللہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک روز صحابہ کرام حضورؐ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جماعت عراقیوں کی آئی اس غرض سے کہ اصحاب رسول نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا جائزہ لے اس وقت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے صحابہ کرام آج تم میں کون روزے سے ہے۔

یہاں پر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا تو حضرت صدیق اکبر نے عرض کی میں آج روزے سے ہوں۔

پھر پوچھا آج تم میں سے کون جنازے میں شریک ہوتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عرض کی میں پھر پوچھا آج بھوکے کو کس نے کھانا کھلایا ہے حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی میں پھر پوچھا آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کی ہیں۔ نے پھر پوچھا خداوند کریم کے خوف سے کس کی آنکھیں ہمیشہ تر رہتی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی پھر فرمایا، پر رحمت اللعالمین نے فرمایا جس میں یہ باتیں پائی جائیں گی وہ بے شک جنتی ہے۔

پاک نبی سردار دو عالم سنکر حکم سناوے

جس وچہ ایسیاں صفتاں ہوون بے شک جنت جاوے

اُن اعرابیوں نے جب یہ حالت دیکھی تو متحیر رہ گئے اور با آواز بلند پکار اٹھے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور پھر یوں کہنے لگے۔

اور کلمہ وے راز نیارے نے اس ڈبدے بیڑے تارے نے

آکے دسیا نبی پیارے نے کہو لا الہ الا اللہ

جو جند نبی توں وار گئے بن جنت دے مختار گئے

خود تر گئے ہوراں تار گئے کہو لا الہ الا اللہ

تذکرۃ الواعظین ص ۲۵۹

Marfat.com

انگوٹھی پر صدیق رضؓ کا نام

تفسیر کبیر شریف میں بسم اللہ شریف کے تحت ایک روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس پر کسی نقاش سے لا الہ الا اللہ لکھوا کر لاؤ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقاش کے پاس سے گئے اور فرمایا کہ اس پر لکھ دے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نقاش نے یہی لکھ دیا جب وہ انگوٹھی بارگاہ رسالت میں لائے تو اس پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق یہ دیکھ کر مختار عالم نبی اکرم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر یہ زیادتی کیسی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے نام مبارک کو تو میں نے بڑھایا ہے اس لیے یہ گوارہ ہی نہ کر سکا کہ آپ کے نام مبارک اور رب تعالیٰ جل شانہ

Marfat.com

کے نام پاک میں جدائی ہو جائے یعنی رب تعالیٰ کا ذکر ہو اور آپ کا فکر نہ ہو
یا نبی اللہ نام لتا ڑا میں لکھوایا آپ سے
کسے جگہ پر نام خدا دا جدا نہ نیتوں جاپسے

لیکن اپنا نام میں نے نہیں بڑھایا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق کا نام میں نے لکھا ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات سے راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام خدا کے نام سے علیحدہ ہو تو خداوند کریم یہ گوارہ ہی نہ کیا کہ صدیق اکبر کا نام آپ کے نام مبارک سے علیحدہ ہو۔

اپنا نام یا نبی اللہ میں لکھوایا نائیں ۔
ہونا جدا ابوبکر دا ساتوں بھایا نائیں ۔
ہتھ بن عرض کیتی سوہنے پاک محمدؐ تائیں
جبرائیل فرشتہ آکھے حکم دتا رب سائیں ۔

تفسیر نعیمی پہلا پارہ

فراق بلال

جب نبی کریم رؤف الرحیم رحمت العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے وصال فرمایا تو مدینہ پاک میں ایک حشر برپا ہو گیا تمام انسان بوڑھے جوان عورتیں مرد روتے ہوئے نظر آنے لگے بلکہ حیوان و جن پرند چرند سب روتے تھے اور حالت یوں تھی

سفر کر جد رسول اللہ سدھائے

وچھوڑے نال بھانبڑ دل جلائے

مدینے وچہ بڑی سی رات کالی

دسن روندے درو دیوار خالی

اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو بہت بڑا افسوس ہوا محبوب کے فراق سے ان کا تو دل بھی بغیر محبوب کے نہیں لگتا تھا ہر وقت روتے پھرتے آخر ملک شام میں جانے کا ارادہ کر لیا کیونکہ مجھے وہاں کوئی نہیں جانتا میں اکیلا ہی فراقِ محبوب میں روتا رہوں گا۔

Marfat.com

س چل دلا چل اوتھے چلیئے جتھے کوئی نہ جانے
جتھے بیٹھ اکیلے رو دن ساڈے نین نمانے

اس بات کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ سے کہا اے میرے محبوب کے سچے اور پکے عاشق آپ نہ جائیں مسجد نبوی کے تا زندگی موذن رہو مگر وہ بولے اے ابو بکر میرے محبوب کے جاں نثار رجانی میرا اب مدینہ پاک میں دل نہیں لگتا کیونکہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو نظر نہیں آتے اور مسجد و محراب خالی نظر آتے ہیں مجھے بغیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام نہیں آتا ۔ اگر رہوں تو میری طرف پیار سے کون دیکھے گا اور پھر روتے روتے یوں کہا ۔

آرحمی کون فرمائے گا ۔ کتھے دلبر سناواں حال جنہوں
وچھوڑے دی پڑی ہے شام مینوں
نہیں دلدار باہجہ آرام مینوں

چنانچہ حضرت بلال تاب نہ لاتے ہوئے ملک شام میں تشریف لے گئے جب جانے لگے تو پیچھے کی طرف بار بار دیکھتے جاتے محبوب ہی نظر آ جائے جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نہیں آتے تو رونے لگ جاتے ۔

نالے رو دے نالے دیکھے مڑ مڑ طرف مدینے ۔
جاں محبوب نظر نہ آوے لاٹ بلے وچہ سینے

Marfat.com

آخر آپ ملک شام میں ایک سال یا چھ مہینے رہے تو کملی والے آقا سے دو عالم رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا اور اپنے علم غیب سے جان لیا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ نیند میں لگ گئی تو اپنے محبوب مصطفےٰ سے لگی یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے

ے چھ مہینے گزرے جدم ُشام دیلا لا

سنے اندر نظریں آیا کالی کملی والا

اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بلال تو نے ہم سے ملنا اور ہمارا شہر پاک کیوں چھوڑا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں روتے ہوئے لبیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا اور صبح کو پھر مدینہ پاک کی طرف چل پڑے اور راستے میں یوں کہتے ہوئے آرہے ہیں۔

تیرے باہجوں نہ کوئی دردی مول نہ کوئی سہارا

یا نبی اللہ تیرے باہجوں مشکل ہوگ گزارا

باہجہ تساں ہن جیون مشکل دنیا اندر میرا

نظر نہ آوے میرے تائیں سوہنا چہرہ تیرا

جب مدینہ پاک میں آئے تو سارے شہر میں غل ہوا کہ موذن رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال تشریف لے آئے ہیں تمام صحابہ کرام روتے ہوئے جمع ہو گئے جب نماز کا وقت ہوا تو سب نے درخواست کی کہ اے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ وہ اذان سنا دو جو حضورؐ کے وقت سنایا کرتے تھے اور کافروں کو پتہ چل جائے کہ حضرت بلال آ گئے ہیں۔

Marfat.com

سارے کہن بلال پیارے سانوں بانگ سنا دے

اٹھ کے گنج جنی دیا شیر اکفر دیوار ہلا دے

یہ سنتے ہی آپ رونے لگے اتنے میں امام حسن وحسین بھی تشریف لائے اور انہوں نے بھی یہی کیا آخر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام کے اصرار پر وضو مبارک کیا اور اذان کہنی شروع کی۔ مدینہ منورہ کے لوگ آواز سنتے ہی مسجد میں جمع ہو گئے جب اذان کہتے ہوئے کہا کہ

اشھد ان محمد رسول اللہ

تو سامنے دیکھا کہ جب حضور علیہ السلام والسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو نظر نہ آئے تو غش کھا کر منبر سے گر گئے

جد م نام محمدؐ والا وچہ اذان دے آیا

روح بدن نوں چھوڑ سدھایا جھڑ منبر توں آیا

اور پھر روتے روتے ہی اپنے محبوب مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا ملے یعنی آپ کا وصال ہو گیا یہ واقعہ مختلف الفاظ میں لکھا ہوا ہے بعض نے لکھا ہے کہ جب آپ کو ہوش آیا تو پھر آپ ملک شام کو چلے گئے۔ بہر حال آپ کا وصال محبت رسولؐ میں ہوا۔

Marfat.com

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاتونِ جنت کے نکاح گواہِ اوّل صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جس وقت حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی عمر مبارک اکیس برس اور پانچ مہینوں کی ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مشورہ کر کے حضرت علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ حضور نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتون جنت کے نکاح کے بارے میں عرض کریں چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رحمت اللعالمین کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن اظہار عرض شرم سے نہ کی سر جھکائے ہوئے خاموش بیٹھ گئے آخر حضور نبی کریم روف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فرمایا !

اے علی شیر خدا کیا کہنا چاہتے ہو تمہاری عرض پہنچ جائے گی۔

آخر خود کہیا علی نوں سید پاک رسولاں
آس مراد دسے دی پاویں اے سید مقبولاں

بعد میں آقائے دو عالم نے کچھ سکوت فرمایا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے ایک فرشتہ حاضر خدمت پاک میں ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آسمانوں پر حضرت فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی شیر خدا کے ساتھ پڑھ دیا ہے بعد میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی اسی طرح آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتہ ٹھیک کہتا ہے۔ عالم ارواح سے ہی یہ ایسے لکھا ہوا ہے۔

ے جبرائیل کہیا آپھوں کہندا سچ فرشتہ

یا جنی اللہ دھر درگاہوں آیا ایہو نوشتہ۔

یہ حکم باری سنتے ہی حضرت علی حیدر کرار شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رحمتِ دو عالم نے بلایا اور پھر یوں فرمایا اے علی شیرِ خدا مجھے آپ کی بات منظور ہے پھر مسجد نبوی میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور باقی کچھ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا کر کہا!

میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا خاتون جنت کا نکاح علی شیر خدا کے ساتھ کرتا ہوں

ے یاراں نوں سرور فرمایا سنو بھائی سارے

عقد علی دے نال فاطمہ دتی حکم خداوندگارے

اور پھر جب عقد کرنے لگے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو نکاح گواہ بنائے۔

ے شرعی مہر مقرر کیتا جیوں کر حکم ربانا

ابوبکر نوں شاہد کیتا نالے عمر سیانا۔

بعد میں خطبہ اور دعا کی پھر کھجوریں تقسیم کیں ایک روایت میں آتا ہے کہ چار سو مثقال چاندی کے مہر مقرر کیا اور حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنت کو کہا اے فاطمہ

Marfat.com

بیٹی میں آپ کا نکاح حضرت علی شیر خدا سے چار سو مثقال چاندی عوض مہر کے کرتا ہوں یہاں پر حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی شیر خدا مجھے منظور ہیں لیکن اتنا مہر مجھے منظور نہیں آپ نے فرمایا بیٹی تم کیا چاہتی ہو خاتون جنت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتی ہوں کہ میرے مہر کے عوض اللہ تعالیٰ جل شانہ میرے ابا جان کی امت کو بخش دے اور کسی کو بھی دوزخ میں نہ بھیجے

؎ بخشے امت باپ میرے دی وچہ دوزخ نہ پادے

سن بیٹی تھیں سرورِ عالم رو اگوں فرمادے

یہاں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔

؎ اے اللہ توں مالک خالق واقف ہیں ہر رازوں

خالی موڑ نہ بیٹی میری اپنی پاک جنابوں

بس اسی وقت خداوند کریم جل شانہ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے کہ اے کملی والے سوہنے محبوب مجھے فاطمۃ الزہرا خاتونِ جنت کی بات منظور ہے اور ایک ٹکڑا کاغذ کا پیش کیا جس پر لکھا تھا کہ

جعلت شفاعۃ امۃ محمد صدق فاطمۃ

میں نے امت محمدی کی شفاعت فاطمہ کا مہر مقرر کیا۔

؎ عرض قبول کیتی میں دتی سند تحریری۔ بدلے مہر امت کل بخشی دور کریں دلگیری

Marfat.com

پس یہ تحریری کاغذ حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنت نے حفاظت سے رکھ لیا اور نکاح مکمل ہوا۔

سر الشہادتین صفحہ ۱۴۔ جامع المعجزات صفحہ ۶۲

تاریخ اسلام صفحہ ۱۶۲

نزہتہ المجالس۔ جلد ۲ صہ ۷۸

Marfat.com

کرامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنگ بدر کے بعد

جنگ بدر جب فتح ہوئی تو مدینہ پاک کے لوگوں نے سنا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لا رہے ہیں تو لوگ مبارک باد دینے کے لیے باہر آئے اور اپنے رشتے داروں کو اور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملنے کے لیئے راستے میں کھڑے ہوگئے جن میں ایک عورت اور ایک لڑکا بھی آ گئے یعنی دونوں ماں ، شہر اس عورت کا خاوند اور اس لڑکے کا باپ بھی جنگ بدر میں گیا ہوا تھا جو کہ وہاں شہید ہو چکا تھا جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو اس عورت نے اپنے بیٹے کو آقائے دو عالم رحمت اللعالمین کے پاس بھیجا کہ اپنے باپ کے لیئے دریافت کر کہ میرا باپ کہاں ہے۔ چنانچہ وہ لڑکا حضور نبی اکرم رحمت اللعالمین کے پاس پہنچا تو عرض کی یا رسول اللہ میرا باپ کہاں ہے اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیال کیا اگر اس کو بتادو اس کا اور اس کی ماں کا دل ٹوٹ جائے گا۔

Marfat.com

مرجاندے نے باپ جنہاندے رودن گلیاں گلیاں

سوسنیاں شکلاں باپ ٹھموں پھر مٹی اندر رلیاں

مرجاندے باپ جنہاندے اوہ یتیم بیچارے

روکے نہ کر یاد بابے نوں سوچیا بنی پیارے

یہاں پر رحمت اللعالمین نے فرمایا کہ علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پیچھے آ رہے ہیں اُس سے پوچھو وہ لڑکا اور اُسکی ماں حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے پاس گئے تو پوچھا آپ نے بھی وہی جواب دیا جو کملی والے محبوب نے دیا ہے پھر فرمایا آپنے کہ میرے پیچھے حضرت عمر فاروق آ رہے ہیں اُن سے پوچھو جب وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو پوچھا آپ نے بھی وہی جواب دیا اور فرمایا میرے پیچھے حضرت ابوبکر صدیق یارِ غار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ رہے ہیں اُن سے پوچھو جب وہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس گئے تو پوچھا آپ نے یعنی یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے اچانک فرمایا وہ پیچھے آ رہا ہے۔ جب انہوں نے دیکھا تو اُس لڑکے کا باپ علم اٹھائے ہوئے آ رہا ہے کیونکہ :۔

سہ کلام اولیاء اللہ قضا کا تیر ہوتا ہے

نکل جاتا ہے جب منہ سے تو وہ اکسیر ہوتا ہے

اور پھر وہ لڑکا اپنے باپ سے ملا اور اُسکی بیوی بھی دیکھ کر خوش ہوگئی اور پھر وہ یوں پکارے

ہر مشکل دی گھاٹی اندر ولی مدد کریندے

وچھڑیاں نوں ولی ربا نے پل وچہ آن ملیندے

Marfat.com

پھر یہ واقعہ حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو جب سنایا گیا تو آپ نے تعجب کیا بس اُسی وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہو گئے اور رب تعالیٰ جل شانہ کا حکم یوں سنایا۔

نہ کر فکراں اے محبوبا وحی حکم لیایا
قائم صداقت یار تیرے بقیں اساں اُس اٹھایا
جے اُس اوتھے ہی رہنا سی
یار صدیق تائیں صدیق کسے نہیں کہنا سی
چٹے رنگ دی جاندی اے
یار میرے دی گل ساتھوں موڑی نہ جاندی اے

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا حکم آیا کہ اے محبوب کرنہ کر یہ بندہ واقعی شہید ہو چکا تھا جب آپ کے یارِ غار حضرت صدیق نے کہا کہ وہ آرہا ہے تو ہم نے اُس کی صداقت قائم رکھنے کے لیئے اُسے زندہ کر دیا ہے محبوب اگر میں اسے زندہ نہ کرتا تو اپنے یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق کو صدیق کوئی نہ کہتا دوسرا اپنے یار کی بات پوری نہ کرنا مجھے گوارہ ہی نہ ہوتا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے ولی کی زبان پاک سے نکلی ہوئی بات کو پورا کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پاک سے نکلی ہوئی بات کو پورا کر دیا یعنی شہید کو زندہ کر دیا۔

(علم الیقین صفحہ ۲۶۱)

Marfat.com

شانِ صدیق میں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز واکرم اور سب سے زیادہ مجھے میرے اصحاب ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور میرے اصحاب میں سے زیادہ مجھے عزیز اور میرے نزدیک سب سے بہتر ہے خداوند کریم کے نزدیک سب سے اکرم اور دنیا وآخرت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں

؎ سب اصحاباں سے ہے بہتر یار صدیق پیارا
علی روایت کردا اسنوں، اکھے نبی پیارا
دنیا قیامت اندر افضل نزد خداوند باری
علی روایت کردا اسنوں اکھے نبی غفاری

کیونکہ لوگوں نے میری تکذیب کی انہوں نے میری تصدیق کی اور لوگوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور یہ مجھ پر ایمان لائے اور لوگوں نے مجھے وحشت بنا ڈالا انہوں نے میرے ساتھ انس کیا لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا انہوں نے میرا

Marfat.com

ساتھ دیا لوگوں نے مجھ سے عار کیا انہوں نے اپنی بیٹی کا میرے ساتھ نکاح کر دیا لوگ مجھ سے بے رغبت ہوئے اور یہ مجھ پر راغب ہوئے اور مجھے اپنی جان و مال اولاد پر ترجیح دی خداوند کریم قیامت میں میری طرف سے انہیں جزائے خیر دے

ہر اک طرفوں راغب ہویا اکھیا نبی سہارے
نکاح میرے وچہ بیٹی اپنی دتی یار پیارے
دیوے جزا رب میری طرفوں روز قیامت والے
دعا فرمائی یارا پنے لئی کالی کملی والے

اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ ابوبکر صدیق سے محبت کرے اور جو میری تعظیم چاہتا ہو وہ حضرت ابوبکر صدیق کی تعظیم کرے اور جو خداوند کریم کا قرب چاہتا ہو وہ ابوبکر صدیق کی اطاعت کرے وہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے بعد میری امت پر خلیفہ ہوں گے۔

جو کوئی قرب خداوند چاہوے پاک نبی فرماوے
منے یار صدیق ولی نوں قرب خدائی پاوے
تیرے بعد امت میری وچہ نبے خلیفہ پیارا
جو نہ منے خلیفہ اول ہوسی رد نکارا

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت بڑی شان ہے اور پھر جو بھی یہ انکار کرے مردود آقائے دو عالم کے فرمان کا منکر ہے اور جو منکر ہے قیامت کے روز اسکو حکم خداایوں ہوگا سو

Marfat.com

منکر پاک نبی سرور دے رد ہوسن درگاہوں
روز قیامت دوزخ جاسن ہوسی حکم آہوں

نزہتہ المجالس مترجم جلد ۲ صفحہ ۳۵۵

مسیلمہ کذاب کے ساتھ ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنگ

اس مسیلمہ کذاب کافر نے حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور پھر اس جھوٹے نبی نے اپنے ملک یمامہ سے ایک خط حضور نبی کریم روف الرحیم رحمت اللعالمین خاتم النبیین کے نام لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

من مسیلمۃ رسول اللہ الی محمد رسول اللہ اما بعد فان لنا نصف الارض ولقریش نصفا ولکن القریش لا یعضون والسلام علیک

خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے خدا کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف واضح ہو کہ آدھی زمین ہماری اور آدھی قریش

Marfat.com

لیکن قریش انصاف نہیں کرتے اور سلام ہو آپ پر یہ سنکر حضور نبی کریم
روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اس خط کا جواب یوں لکھایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد النبی الی مسیلمۃ

اما بعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء والعاقبۃ للمتقین

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے محمد اللہ تعالیٰ کے نبی کی
طرف سے بہت بڑے جھوٹے مسیلمہ کی طرف واضح ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے وہ
جسے چاہے وارث بناتا ہے۔

صادق نبی محمد سوہنے جلدی خط لکھا دے
زمین اللہ دی جھوٹے دیوے جنہوں چاہوے

اور اچھا انجام نیک لوگوں کے لئے ہے سلام ہو اس پر جو سیدھی
راہ پر ہے

اچھا انجام ہے نیکاں کانوں پاک نبی فرماوے
ہووے سلام ساڈا اس پر جو سیدھی راہ جاوے

پھر یہ خط مبارک رحمت اللعالمین سید المرسلین نے حضرت حبیب بن زید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے کر مسیلمہ کذاب کے پاس یمامہ بھیجا حضرت حبیب بن زید
یہ خط لیکر مسیلمہ کے دربار میں پہنچے اور آقائے دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا خط پیش کیا مسیلمہ یہ خط پڑھ کر جل بھل گیا اور غصہ میں آکر بولا
اشہد ان محمد رسول اللہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے

Marfat.com

محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

یہ سن کر حضرت حبیب نے فرمایا انی تشہد صدق محمد رسول اللہ

ہاں بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں

اور آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے

سچے نبی محمد سرور دساں کر آوازہ

بعد اونہاندے نبی نہ ہوسی ہویا بند دروازہ

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ

خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

رُباعی

قیامت تک نہ لگے گرہن جینوں اوہ مکے دیوچ سوہنا چن آیا

رب اکبر ہتھیں گھٹ کے سورسب ہتھیں لائیکے رتبہ اوہ سوہنا بلند آیا

اک لاکھ تے کئی ہزار وچوں سوہنا رب نوں اوہ لپند آیا

غلام یار نہ ہوسی کوئی نبی پیدا کرکے بوا نبوت دا بند آیا

تو مسلمہ کذاب نے پھر پوچھا اشہد انی رسول اللہ کیا تم اس بات کی

بھی گواہی دیتے ہو کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں یہ سُنکر حضرت حبیب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ انی اصتم لا سمع۔ میں اس کلام کے سننے سے بہرہ اور یہ

گواہی دینے سے گونگا ہوں۔

Marfat.com

ایہہ گل کہنے کوں گونگا سنا نہ گل میں تیری
جھوٹے نوں نہیں سچا کہندی ایہہ زبان ہن میری

مسیلمہ کذاب نے غصہ میں آکر ایک دو مرتبہ پھر پوچھا حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر بار یہی جواب دیا تو اس مردود نے حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے سر سے پاؤں تک کے اعضاء الگ کرانے شروع کردیئے تو حضرت حبیب نے حضور نبی اکرم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تصوّر دل میں رکھ کر اپنے محبوب کو یوں عرض کی۔

نام تیرے توں اے محبوبا لکھ ہووے جند واراں
لوں لوں کتر ن بھاویں میرا میں ڈوں مول نہ ہاراں

رباعی

جب اندر ہاں میں مست سوہنے دلوں رکھی نشست نشان دتے
ویکھاں خلق وچوں پیارا یار اپنا خوشی غمی نہ کجھ دھیان دتے
ہووے یار توں ایہہ قربان جندڑی نہیں ویکھدا الجھ نقصان دتے
عبدالرسول محمد دی جب کارن نہیں ویکھدا اپنی جان دتے

ہاں تو جب حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ اب میں شہید ہوجاؤں گا تو آقائے دو عالم اپنے محبوب نبی کریم رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کو یوں عرض کی۔ ؎

شعر ملاحظہ فرماویں

Marfat.com

لے او سجناں ایں ہن توڑ نبھائی جان دتی راہ تیرے
حشر دہاڑے شرماں تیتوں کیچ لئیں برد میرے

پ۲۲ رکوع ۲ آصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۳۲۸

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دنیا سے جانے کے بعد اس ظالم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق سے جنگ کیا اور یہ مردود فی النار ہو گیا۔

نزہتہ المجالس مترجم جلد ۲ ص ۳۵۴

Marfat.com

قیامت کے دن یارِ غار کا حساب

نہیں ہو گا۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضور مبنی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاء اعلیٰ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملے اور پوچھا اے جبرائیل کیا میری امت کا حساب ہوگا انہوں نے کہا ہاں سب کا حساب ہوگا سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے

ے سب مخلوق محاسب ہوسی بنا ابو بکر دے
نفسو نفسی کرن پکاراں اندر روز حشر دے

حضرت ابو بکر سے کہا جائے گا ابو بکر جنت میں داخل ہو جائیے۔ وہ کہیں گے کہ میں نہیں داخل ہوں گا جب تک کہ دنیا میں مجھ سے محبت رکھنے والے میرے ساتھ نہ داخل ہونگے

ے ہو جا جنت داخل جلدی ہوسی حکم ربانا
نبا سجناں دے جنت اندر کلیاں میں نہیں جاناں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ محبوب

Marfat.com

ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے کا بال ہو جاتا۔

عمر فاروق کہے ایہہ سوہنا میں ایہہ محبوب چاہواں
ابوبکر دے سینے دا وال اک میں بن جاواں

مراتب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لکھا ہے کہ شجر طوبیٰ کے نیچے فرشتے جمع ہوئے ایک فرشتے نے کہا مجھے محبوب ہے کہ خداوند کریم ہزار فرشتوں سے زیادہ طاقت دے اور ہزار پرندوں کے پردے اور میں جنت کے گرد اڑنا شروع کروں یہاں تک کہ جنت کے کنارے پہنچ جاؤں

خداوند کریم نے اسکو یہ سب کچھ عطا فرمایا تو وہ ہزار برس تک رہا یہاں تک کہ اس کی تمام قوت ختم ہوگئی اور پر گر پڑے خداوند کریم نے پھر اسکو قوت اور پر عطا فرمائے اور وہ دوبارہ ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ اسکی قوت جاتی رہی اور پر گر پڑے اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے اسے پھر پر اور قوت عطا کی اس نے پھر اڑنا شروع کیا ہزار برس تک اڑتا رہا یہاں تک کہ طاقت ختم ہو گئی اور پر گر پڑے ایک مکان کے دروازے

Marfat.com

پررو تا ہوا گر پڑا

تن ہزاراں سالاں اٹھ اٹھ اُسنے طاقت لائی

پر جنت دی حال حقیقت ہتھ نہ کجھ آئی -

بو ہے مکان اک آگے ڈگیا رو رو مارے آہیں

یارب قدرت پاک تری دا کجھ حساب ہنی نائیں

ہاں تو ایک حور نے اُسے جھانک کر دیکھا اور کہنے لگی اے فرشتے

کیا بات ہے جو تو رو رہا ہے

یہ رونے اور غم کرنے کا گھر نہیں بلکہ خوشی کا گھر ہے اُس نے رو کر کہا میں خداوند کریم کی قدرت دیکھنی چاہی مگر کچھ ہاتھ نہ آیا اور تھک کر گر پڑا ہوں - س

اُس نے آکھیا قدرت ربدی میں آزمانی چاہی

اُٹھیا تن ہزاراں سالاں پر حد نہ جنت پائی

پھر اُس فرشتے کو حور نے کہا تو نے تو اپنی جان خطرہ میں ڈال دی ہے تجھے کچھ معلوم بھی کہ تو تین ہزار سال میں کتنا اڑا اُس نے کہا نہیں وہ بولی مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم جس قدر خداوند کریم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے جنت میں تیاریاں کی ہیں اس کے دس ہزار حصے سے اور ایک حصہ سے بھی زیادہ نہیں -

جتنے رتبے ابوبکر دے کیتے نے رب عالی

اگ حصہ نہیں اڑیا اُس تیں ساری عمر گوالی

Marfat.com

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کام پر خداوند کی تصدیق

ایک دفعہ خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہودیوں کے ایک مدرسہ میں تشریف لے گئے اُس دن یہودیوں کا ایک بہت بڑا عالم جس کا نام فخاص تھا آیا ہوا تھا اسکی آمد پر وہاں مدرسہ میں یہودی بہت جمع ہوئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے عالم فخاص سے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور مسلمان ہو جا مجھے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی قسم محمد اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سچے رسول آخری نبی ہوں جو حق لے کر آئے ہیں۔

وَالَّذِی جَآءَ بِالصِّدْقِ

اور وہ ذات جو سچ کے ساتھ تشریف لائی

لے کر سچ محمدؐ آیا سوہنا نبی ربانا

او منظوری وچہ درگاہ جس نے سچ پچھانا

اور پھر تم لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف تورات و انجیل میں پڑھتے ہو لہٰذا تم مسلمان ہو جاؤ اور سچے رسول کی تصدیق کرو نمازیں پڑھو زکوٰۃ دو

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ جل شانہ' کو قرض حسنہ دو تاکہ تم لوگ جنت میں جاؤ

سہ پڑھ مومناں زکواۃ دیو وَ کہو سے قرآن ربانا

سیح کر منوں نبی محمدؐ جے کر جنت جانا

یہ سنکر وہ یہودی عالم کہنے لگا اے ابو بکر صدیق کیا ہمارا خدا ہم سے قرض مانگتا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ ہم غنی ہیں اور خداوند کریم محتاج ہے یہ بات سنتے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے غصے میں آ گئے اور فنحاص کے منہ پر ایک تھپڑ لگا دیا۔

رب کنگال آساڈے نالوں مال آساتھوں منگے

سن کر ابو بکر اس تائیں ورٹ طمانچہ چھڈے

اور فرمایا مجھے خداوند کریم کی قسم اگر ہمارے اور تمہارے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو اسی وقت میں تیری گردن تن سے جدا کر دیتا وہ یہودی عالم تھپڑ کھا کر حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت پاک میں حاضر ہوا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی یہ سن کر حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یار غار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو جانِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس نے اس طرح کہا تھا کہ ہم لوگ غنی ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ' فقیر ہے مجھے اس بات پر غصہ آیا تو میں نے اسے تھپڑ لگا دیا وہ یہودی عالم اس بات سے پھر گیا اور کہا میں نے ایسی بات ہرگز نہیں کی بس اسی وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لیئے آیت پاک نازل فرما دی۔

Marfat.com

لقد سمع اللہ قول الذی قالوا ان اللہ فقیر و نحن اغنیا

ضرور اللہ تعالے نے ان لوگوں کا یہ قول سنا کہ اللہ تعالے فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔

رب نے سنیا قول انہاندا ایہ آپوں غنی کہندے
ٹھیک کہنا ہے ابو بکر تے اسی سے تصدیق کرندے

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اس فرمان پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی صداقت سچی ہے۔

پ۴ رکوع ۱۰ پ۲۴ رکوع ۱۔ روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۹۳

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا ایک اندھی بڑھیا کی خدمت کرنا

مدینہ طیبہ میں ایک عورت بڑھیا رہتی تھی اُس کا کوئی رشتے دار اور نہ تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہر روز رات کو اُس کے گھر آتے اور اس بڑھیا کا پانی اور تمام گھر کا کام کر جاتے ایک دفعہ رات کو بڑھیا کے گھر آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا کام سارا کوئی دوسرا شخص کر گیا ہے دوسرے روز آئے تو اُس روز بھی آپ سے پہلے ہی کوئی شخص اس بڑھیا کا سارا کام کر گیا تھا اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، ہر روز اُسکی خدمت کے لیئے آتے تو آپ دیکھتے کہ اس بڑھیا کا کام کوئی دوسرا شخص کر گیا ہے آپ حیران ہو گئے کہ یہ کون ہے جو مجھ سے پہلے ہی یہاں پہنچ کر اس بڑھیا کا تمام کام کر جاتا ہے۔

ہر کئی دن آ کر پہلے سارا ہی کم ہو یا۔

کون ہووے کم کرنے والا دیکھ حیرانی ہو یا

چنانچہ ایک روز عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بہت جلدی آئے اور اس انتظار

Marfat.com

میں رہے کہ دیکھیں یہ کام کرنے والا کون شخص ہے تھوڑی دیر ہوئی تو بڑھیا کا کام کرنے والا بھی آگیا۔ اور کام کرنے لگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔

تھوڑی دیر ہوئی تاں آیا ولی صدیق پیارا
لگیا کم کرن پھر سارا ربدا ولی سہارا
دیکھدیاں ہی عمر پیارا وچہ حیرانی آیا
اول خلیفہ پاک نبی دا کم کرسے جاں پایا

کہ یہ تو خلیفہ اول خلیفۃ المسلمین ہیں یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہیں۔ حضرات دیکھا آپنے کہ اتنا بلند مرتبہ یعنی خلیفۂ اول نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر تواضع اس قدر کہ ایک اندھی عورت بڑھیا کی خدمت اپنے ذمہ سے لی۔

تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۹

Marfat.com

حبِ صدیق جنت میں لے جائیگی

ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت علی شیر خدا مصطفےٰ کے داماد کی طرف دیکھ کر مسکرائے یہاں پر حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اے حضرت ابوبکر صدیق آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے کیوں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے علی شیر خدا مبارک ہو مجھ سے نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کسی کو پل صراط سے گزرنے کی چٹھی نہ دے گا تب تک وہ پل صراط سے گزر نہ سکے گا اور پھر یوں فرمایا۔

پل صراطوں خیریں گزرے بندہ اوہ خدا دا
جنوں، چٹھی لکھ کر دیسی حیدر شیر خدا دا

یہ سنتے ہی حضرت علی شیر خدا داماد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا پڑے اور فرمایا اے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ آپ کو بھی مبارک ہو کہ مجھ سے بھی حضور نبی اکرم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علی شیر خدا تم اُس شخص کو پل صراط کی چٹھی بالکل نہ دینا جس کے دل میں ہمارے یارِ غار ابوبکر صدیق

Marfat.com

محب کا فراقِ محبوب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آقائے دوعالم محبوبِ دوجہاں جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد عشق ومحبت تھی جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ فراق محبوب میں ہر وقت بے چین رہتے آخر ایک دن آپ نے ٹھنڈے پانی سے غسل کیا سردی کا موسم تھا سر مبارک میں سخت درد شروع ہوگیا اور زہر والا پاؤں مبارک بھی اُبھر آیا یہاں تک کہ آپ سخت بیمار ہوگئے علاج کے لیئے ایک طبیب کو بلایا گیا اُس طبیب نے غور سے دیکھا تو کہنے لگا اس مریض کو کوئی دوائی اثر نہیں کرے گی۔ کیونکہ یہ کسی محبوب کے عشق میں بیمار ہے اور پھر یوں کہا۔

جنوں مرض عشق دی ہووے اثر نہ کرن دوایاں

اوہ کی جانن حال ہنر یرا جنہاں نہیں لا نایا

اُس مریض کا علاج سوائے دیدار یار کے اور کچھ نہیں جہاں تک ہو سکے ان کا محبوب ان کو دکھا دو اور ملا دو۔

Marfat.com

حضرت ابوبکرؓ کے نام کا احترام

حضور نبی اکرم حبیب مکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر ایک چیز طاری کی گئی یہاں تک کہ سورج بھی میں نے اُس سے پوچھا کہ تمہیں کسوف کیوں لگتا ہے اُس نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ جل شانہ نے مجھے ایک گاڑی پر رکھا ہوا ہے جہاں خداوند کریم چاہتا ہے وہ جاتی ہے جب میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ سب جہاں مجھ سے روشنی حاصل کرتا ہے تو وہ گاڑی مجھے گرا دیتی ہے اور میں سمندر میں گر پڑتا ہوں پھر مجھے دو شخص نظر آتے ہیں ایک کہتا ہے احد احد دوسرا کہتا ہے سبح کہا سبح کہا یہاں پر میں خداوند کریم کے پاس اُن دونوں کو اپنا وسیلہ بناتا ہوں اور یوں عرض کرتا ہوں

ے یا رب دو جنیاں دا صدقہ بخش معافی مینوں۔

جو احد احد سبح سبح کرکے پئے لکارن تینوں

یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ مجھے کسوف سے معافی بخش دیتا ہے میں پوچھتا ہوں یا اللہ یہ دونوں کون ہیں۔ ارشاد باری ہوتا ہے کہ جو احد احد کہتا تھا

Marfat.com

وہ میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جو کہتا تھا سچ کہا! سچ کہا! وہ ابوبکر صدیق میرے یار کا یار ہے۔ ؎

اک ابوبکر سی سوہنا سوہنیاں صفتاں والا
دوجا پاک محمد عربی کالی کملی والا!

نزہتہ المجالس جلد ۲
صفحہ ۳۵۷

Marfat.com

سورج روزانہ کعبہ پاک سے حضرت ابو بکر صدیق کے نام سے گزرتا ہے

ایک دفعہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کیا میں تمہیں عطا نہ کروں کیا میں تم پر بخشش نہ کروں ام المومنین نے عرض کی۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا تمہارے باپ کا نام آفتاب کے قلب یعنی دل پر لکھا ہے اور آفتاب روزانہ کعبہ پاک کے مقابل آکر ٹھہر جاتا ہے اور وہ فرشتہ جو سورج پر مقرر ہے اسے ڈانٹتا ہے اور کہتا ہے اس نام کے واسطے سے چل جو تمہارے دل پر لکھا ہوا ہے۔

واسطہ نام صدیق دلی دا ملک اس نوں پھیر پاوے

سندیاں نام یار ساڈے دا کعبہ توں لنگ جاوے

Marfat.com

ایڈا ادب یار ساڈے سے دا سورج کردا جاوے
بڑی شان ابو بکر دی پاک نبی فرماوے
دشمن یار صدیق ولی دے پاون سخت سزائیں۔
بھاویں عالم فاضل ہوون جنت جا نا نائیں

نزہۃ المجالس ترجمہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۷

Marfat.com

جہاں تک ہو سکے ملاقات کرا دنیاں ۔

اساں ڈیکھ مڑ گھر جاناں۔

وچہ فراق سوہنے اس ایویں ہی مر جاناں

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی اکرم شفیع معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکے اور سچے محب اور طالب تھے ۔

سیرت الصالحین ص۹۰

Marfat.com

عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ایامِ مرض میں ہی ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ سرکارِ دو عالم حبیبِ مکرم شفیعِ معظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں

دیکھیا خواب صدیق اکبر نے سچا اتے نرالا

کول میرے تشریف لیایا کالی کملی والا

مجھے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا اور اپنا دستِ نورانی میرے سینے پر رکھا جسکی برکت سے میری تمام تکلیف دور ہوگئیں۔ پھر سرکارِ مدینہ نے فرمایا اے ابوبکر کیا ابھی تک ہم سے ملنے کا وقت نہیں آیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات اپنے محبوب سے سنکر اس قدر روئے کہ سارے گھر والوں کو خبر ہوئی پھر روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیئے آپ کی ملاقات کا شرف اللہ تعالیٰ مجھے کب حاصل کرتا ہے اور پھر یوں عرض کی۔

شعر ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

وِچہ فراق تُساڈے آقا اکھیوں وگدا پانی
رب نوں معالم کدوں سے ملے گا مینوں دلبر جانی
وِچہ فراق تُساڈے آقا ہر دم روندا رہندا
تسبیح نام محمد ﷺ والی پڑھدا اُٹھدا بہندا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فراق میں رونا سُنکر رحمت اللعالمین نے فرمایا اے میرے سچے عاشق گھبرائیں اب تمہاری اور ہماری ملاقات کا وقت قریب ہے۔ شاید پھر اس طرح کہا ہو۔

فراق وِچہ نہ رو جانی۔
تیری میری ملاقات ہن جلدی ای ہو جانی
رو رو عمر توں ساری کڈھی۔
تیرے لئی جگہ سوہنے روضے وِچہ میں رکھ چھڈی

یہ خواب دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش ہوئے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر کو سرکار مدینہ سے اور محبوب دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت محبت تھی۔

سیرت الصالحین صفحہ ۹۲

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ شیرِ خدا عیادت کو آئے

حضرت مولا علی شیرِ خدا فرماتے ہیں مجھے آپ نے سرہانے بٹھایا اور وصیت کی کہ اے اِمامِ دو جہاں اب آپ کا اور ہمارا وقتِ جُدائی کا آ گیا ہے میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو اپنے ہاتھوں سے مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا کیونکہ آپ نے ان ہاتھوں سے رسولِ کریم کو غسل دیا ہے میرا جنازہ تیار کر کے میرے محبوب انور رحمت اللعالمین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ انور کے سامنے رکھ دینا اور میری طرف سے السّلام علیکم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرض کرنا پھر اگر بغیر چابی کے دروازہ کھُل جائے اور اِذن ہو تو مجھے اندر روضے کے دفن کر دینا نہیں تو جنت البقیع میں دفن کر دینا صحابہ کرام یہ سن کر رونے لگے فراق ابوبکر میں بے تاب ہونے لگے اور پھر روتے ہوئے یوں کہنے لگے ۔

؎ ٹر چلیا ایں یار نبی دے رو کر سب سنایا ۔

اگے تیر جدایاں والا پاک محمدؐ لایا

(ماہیا)

Marfat.com

تساں نبی کول پہنچ جانا

وچہ جدائی سوہنے اساں روندیاں ہی رہ جانا

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روتے ہوئے کہنے لگے اے نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارِ غار غم خوار آپ بھی جدائی کر چلے اور پیار غم کا سینہ درد پر دھر چلے بن دیکھے آپ کے کیسے چین آئے گا دل میرا بہت غمگین ہوگا کیونکہ آپ حضور کے سچے اور پکے یار ہیں۔

بابجھ تساں دے یار نبی دے مشکل ہوگ گزارا

ٹر گیا اگے پاک محمدؐ سوہنا نبی پیارا!

دل غم نال اگے چلیا۔

تیر جدائی دا لاہن لاکے توں ہیں ٹر چلیا!

گویا کہ آج روزِ انتقال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت افسوس کیا۔

عناصر الشہادتین ص۵

ے۔ تساں محبوب کول جاناں

وچہ جدائی تساں اساں روندیاں ہی رہ جاناں

Marfat.com

وصلِ حبیب

روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یار سے ملنے کا وقت آیا تو آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب کی صلاح سے امر خلافت سپرد کیا اور جناب باری میں دستِ بدعا ہوئے کہ خداوندا حضرت عمر فاروق کو میں نے مسلمانوں کا خلیفہ بنایا ہے اپنی جگہ تختِ خلافت پر بٹھایا ہے میں نے اپنی طرف سے بہترین صحابہ کرام کو خلیفہ دیا ہے یہاں پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضور میں اس کام کے لائق نہیں کسی اور کو یہ کام دے دیں مجھے حاجت نہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آپ کو خلافت کی حاجت نہیں تو خلافت کو آپ کی حاجت ہے یہ کہتے ہی جمادی الآخر کی بائیسویں تاریخ کو پیر کے دن ترسیٹھ برس کی عمر میں موافق عمر شریف نبی کریم روف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی جان خالق جان کے سپرد کر دی

انا للہ وانا الیہ راجعون

جب یہ خبر اہل مدینہ نے پائی صدائے آہ عرش تک پہنچائی اہل مدینہ ایسا روئے

Marfat.com

جیسا بروز وفات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے تھے حضرت مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور آپ کی بہت تعریف کی بعد ہٗ غسل دے کر کفن پہنا کر یار کے ملنے کے لیئے تیار کر دیا اور پھر نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی بعدہٗ وصیت کے مطابق جنازہ اُٹھا کر نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پاک کے سامنے رکھ دیا بس اُسی وقت دروازہ مزارِ اقدس خود بخود کھل گیا آواز آئی دوست کو دوست سے مِلاؤ۔ گشتۂ خنجرِ فراق کو شربتِ وصال پلاؤ۔

؎ دوست دوست تائیں آکھیا مِلاؤ نبی پیارے

جگہ اساں اس کارن پہلے رکھی وچ مزار سے

پھر آواز آئی ادخلوہ وادفنوہ عوا دکرامتہ۔

میرے یار غار کو عزت و بزرگی کے ساتھ اندر لاؤ اور میرے دائیں پہلو میں سلاؤ کیونکہ ۱ الجبیب الی الجبیب مشتاق" بے شک حبیب کو حبیب سے ملنے کا اشتیاق ہے۔

اسی مشتاق پہلے اس کارن پاک نبی فرمایا

جی آیاں نوں یار اساڈا ملنے سانوں آیا

روضے وچوں ایہہ آواز آئی

یاد سانوں یار سوہنا یکی یاری ساڈی اس لائی

کھلے تل جاندے

کچے جو یار ہوندے وچھڑ گیاں نوں بھل جاندے

Marfat.com

ہاں تو جب روضۂ انور کے اندر دفن کرنے کی اجازت ہوئی تب جنازہ مبارک کو اندر لے گئے اور حبیبِ مکرم شفیعِ معظم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائیں کندھے مبارک کے قریب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کر دیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلند بالا شان اسی بات سے ظاہر ہے کہ نبیوں کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔

؎ بعد نبیاں سب مخلوقوں افضل یار صدیق نرالا

سیرت الصالحین صفحہ بانویں دیکھیں جا حوالہ

یار صدیق دلی دامینوں خادم رب بنادے

عبدالرسول نمانا اس تھیں دوزخ تھیں بچ جاوے

سیرت الصالحین ص ۹۲

(تمام شد)

ہر قسم کی دینی کتب۔ قاعدے، سیپارے، قرآن مجید

تفاسیر

ملنے کا پتہ: چشتی کتب خانہ جھنگ بازار ارشد مارکیٹ فیصل آباد

Marfat.com

کی عداوت ہو بلکہ اُس کو دنیا جو حضرت ابوبکر صدیق کا محب ہو اور پھر یوں فرمایا۔

سہ علی کہیا میں مکھ کر لیساں اُس بندے دے تائیں۔
جسنوں پیار محبت ابوبکر دے تائیں۔

معلوم ہوا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و غلامی فائدہ تب دیگی جب دل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی محبت ہو گی ورنہ نہیں

سہ جب علی دی نہ فائدہ دیسی روز قیامت والے
باہجھ محبت ابوبکر دے تکیہا نال حوالے
یار یاراں دے پیارے لگدے ساری خلقت تائیں۔
دشمن ابوبکر دے کارن ربدی بخشش تائیں۔

نزہتہ المجالس جلد ۲ صفحہ ۳۰۶

لہ دوزخ دے وچہ کرسیں ظالم کالے بکڑیاں والا
نزہتہ المجالس جلد دوجی صفحہ تن سو چھ حوالہ
عبد الرسول نمانا خادم یار صدیق ہمارے
انشاء اللہ صدقہ اسدا نہ جاسی دوزخ نارے

Marfat.com

وعظ

نماز کی فضیلت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

ترجمہ :- اور نماز قائم رکھو اور زکواۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

حضرات!

اس آیت میں نماز و زکواۃ کی فرضیت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور ارکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو اور نماز باجماعت پڑھنے کی ترغیب بھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

معلوم ہوا کہ نماز قائم کرنا اور زکواۃ دینا نماز باجماعت پڑھنا خداوند کریم جل شانہ کی طرف سے فرض ہے۔

لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ رب العالمین کے سامنے جھک جائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے والوں میں شامل ہو جائے۔ ؎

ہے نماز فرض خدا دا وچ قرآن دے آیا
کرے ادا جو ایس دے تائیں رب دا حکم بجایا

Marfat.com

دوسرے نماز پڑھنا انسان کو کئی بیماریوں سے انسان کو بچاتا ہے۔ مثلاً
خودپسندی، مال کی حرص حسد وغیرہ۔

نماز میں شرکت کی وجہ سے نمازی سے خودپسندی دُور ہو جائیگی۔
زکواۃ دینے سے مال کی محبت میں کمی آجائے گی۔
شرکتِ جماعت سے حسد دُور ہو جائے گا۔

مجھے اُمید ہے کہ میرے مومن بھائی نماز پڑھ کر، زکواۃ دے کر
باجماعت نماز پڑھ کر ان تمام بیماریوں سے شفا پائیں گے اور جنّت میں
اپنا مکان بنائیں گے۔

جو بجا لا دے گا حکمِ کبریا
بھیج دے گا اُس کو جنّت میں خدا

حضرات!

نماز پڑھنے اور نماز قائم کرنے میں بڑا فرق ہے۔
نماز پڑھنا تو یہ ہے کہ کبھی پڑھ لی اور کبھی نہ پڑھی۔ مگر نماز قائم کرنا
یہ ہے کہ نماز صحیح پڑھنا
ہمیشہ پڑھنا
صحیح وقت پر پڑھنا
نماز کی فکر رکھنا اور سفر و حضر تندرستی و بیماری ہر حال میں نماز پڑھنا نماز قائم کرنا ہے

Marfat.com

نماز قائم کرنا ہی انسان کو بُرائیوں اور فحش کاموں سے بچاتا ہے۔ نماز قائم کرنے والا مرنے کے بعد قبر میں بھی نماز پڑھتا ہے یا نماز کی فکر میں رہتا ہے۔

دوستو! یہ مرتبہ تب حاصل ہوتا ہے جب کہ آدمی حضورِ قلب سے نماز پڑھے۔ کیونکہ نماز کامل کی بنیاد ہی حضورِ قلب ہے۔ اگر دل ہی صحیح نہ رہا تو نماز صحیح کب ہوگی جیسا کہ حدیث میں آتا ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ نماز نہیں ہوتی مگر حضورِ قلب کے بغیر۔

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج!

یعنی اگر مستری نے بنیاد کی پہلی اینٹ ہی سیدھی نہ رکھی تو چاہے کتنی ہی اونچی دیوار چلی جائے وہ ٹیڑھی ہی رہیگی۔

معلوم ہوا کہ بنیاد یعنی پہلی اینٹ سیدھی ہونی چاہیئے۔ یہاں پہ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کا صرف یہ شعر دیکھیئے۔

علمے باہجھ کوئی فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہُو
سئے وَرھیاں دی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ہُو

ایسے ہی نماز کامل تب ہوگی جب حضورِ قلب ہوگا۔

اور پھر ایسی نماز دنیا کے تمام کاموں سے بے پرواہ کر دیتی ہے۔

اور انسان کا دل اپنے خالقِ حقیقی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ اپنے رب کی ہی عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز اسے اچھی نہیں لگتی سوائے اپنے معبود کے۔ یہاں پہ ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں جو کہ قرآن پاک کی آیت کے مطابق ہوگی۔

Marfat.com

حکایت:-

نماز باخشوع بری چیزوں سے روک لیتی ہے۔
ایک شخص ایک عورت پہ عاشق ہو گیا اور اپنی خواہش ظاہر کی۔
عورت نے اس واقعہ کی اطلاع اپنے خاوند کو دی۔
خاوند نے کہا اگر وہ تجھ سے اب خواہش ظاہر کرے تو کہہ دیجیئو کہ اگر چالیس دن تک صبح کی نماز میرے خاوند کے پیچھے پڑھے گا تو جو تو چاہے گا اس میں میں تیری اطاعت کر دوں گی۔
عورت نے ایسا ہی کیا کہ جب وہ دوسرے دن آیا تو خاوند کی کہی ہوئی بات اس سے کہہ دی۔
اس شخص نے چالیس روز تک بلاناغہ صبح کی نماز اس کے شوہر کے پیچھے پڑھی۔
جب چالیس دن پورے ہو گئے تو عورت نے بلا کر کہا کہ اب جو تیرا مطلب ہے پورا کر۔

تائب ہو گیا:-

اس عورت کو اس مرد نے جواب دیا کہ اب میں خداوند کریم سے توبہ کر چکا ہوں۔ اب ممکن نہیں کہ اس قسم کا فحش کام مجھ سے سرزد ہو۔ کیونکہ میں نے تو اپنی لگن اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لگا دی ہے۔ اب میں تمہاری طرف دیکھوں یا کہ محمد مصطفیٰ کے چہرہ پاک

Marfat.com

کو دیکھوں۔

میرے نین خداوند سچے نال ہی دے میلے
چہرہ سوہنا پاک نبی دائیں دیکھاں ہر ویلے

اس عورت نے اس کی ہو بہو تقریر خاوند کے سامنے بیان کی۔ نیک باز سے شوہر نے کہا کہ خداوند کریم نے سچ فرمایا ہے کہ:۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِؕ تحقیق نماز روک لیتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

بُرے کماں تھیں ہر دم روکے صحیح نماز پیاری
ایسے خاطر رب سچے نے آیت پاک اُتاری

زیارتِ مصطفٰے :۔

کیوں جناب یہ ہے صحیح نماز جس کے پڑھنے سے انسان اپنے رب کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور اسے زیارتِ مصطفٰے ہوتی ہے۔ تمام مومنوں کو اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نزہتہ المجالس جلد اوّل ص۸)

گناہ پر نادم ہونا :۔

اسی کے مطابق ایک اور واقعہ حدیث شریف کا ملاحظہ فرمائیں ؛۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے یہ گناہ سرزد ہوا کہ ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا۔ بعد اس کے اپنے گناہ پر بہت نادم ہوا اور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضری دی

Marfat.com

اور اقبالِ جُرم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت یہ آیت نازل فرمائی۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ہ

ترجمہ :- نماز قائم کرو دن کے کناروں اور رات کے کچھ حصّہ میں، بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں - یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے -

جب اس شخص نے اپنا گناہ معاف ہونے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ ھٰذَا - اے خدا کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کیا یہ مغفرت میرے لئے خاص ہے - تو نبیٔ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّھِمْ - نہیں! بلکہ یہ میری ساری اُمّت کے لئے ہے -

نماز گناہ سے روکتی ہے :-

یا نبی اللہ کیا ایہہ بخشش خاص میری ہے ہوئی
نہیں بلکہ اُمتی میرے بھاویں ہووے کوئی

پاک نبی دے دروازے تے بخشش ہر دی ہووے
منکر پاک نبیؐ دا محشر آہیں بھر بھر رووے

حضرات! معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے سے گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے اور معافی تب ہوتی ہے جب نبیٔ اکرم رحمتہ اللعالمین کے دروازے پر آ کر معافی کی درخواست کریں - اور جو آجکل نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر

Marfat.com

جانے کو شرک کہتے ہیں ان لوگوں کی قیامت کے دن کیسے بخشش ہوگی۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۸)

بیوی نمازی خاوند منکرِ

حضرات نماز پڑھنا تو بہت بڑا کمال ہے بخشش تو نماز کی خالص دل سے نیت کرنے پر بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں:۔

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتِ پاک میں ایک بانصیب عورت نماز میں ہر وقت مشغول رہنے والی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی تابعدار آپؐ کے دربار میں بڑی خوشی سے حاضر ہونے والی اور جو فرمانِ مصطفےٰ ہو اُس پر عمل کرنے والی۔ جب نماز میں کھڑی ہوتی تو بڑی محویت سے اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز پڑھتی مگر اس کا خاوند کبھی نماز نہ پڑھتا تھا۔ لیکن وہ عورت اپنے خاوند کو بہت نصیحت کرتی اور ہر وقت غم میں رہتی کہ میرا خاوند نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے دوزخ میں جائے گا۔

ایک دن اپنے خاوند کو بہت خوش اور اسی خوشی میں عرض کی کہ اے میرے آقا اگر تو بھی اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز پڑھے تو جنت میں مقام ہوگا۔ اگر ایسا نہ کریگا تو نہ خداوند کریم کی نہ بخشش ہو گی اور نہ نبی کریم کی شفاعت ہوگی۔

بابجھ نمازوں گندہ بندہ بھریا نال پلیدی
بخشش نہیں خدا دی اس نوں نہیں شفاعت نبی دی

Marfat.com

صحبت کا اثر :-

چنانچہ بہت مدت کے بعد اس عورت کے خاوند کے دل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت گھر کر گئی ۔ کیونکہ نیکوں کی صحبت ایک دن نیک ہی کر دیتی ہے اور بروں کی صحبت برا بنا دیتی ہے ۔

اسی لئے مولانا رومؒ علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا ہے :- ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

چنانچہ اپنی بیوی سے کہنے لگا انشاء اللہ صبح کی نماز ضرور پڑھوں گا مگر میرے کپڑے پاک نہیں ہیں ۔ ؎

آکھے انشاء اللہ فجرے کراں نماز ادائی
مگر اِن پاک پوشاک ہے میری اتنی عرض سنائی

عورت یہ بات اپنے خاوند سے سن کر بہت خوش ہوئی اور اس کو مخاطب کر کے یوں عرض کی :- ؎

عورت سن کے راضی ہوئی آکھے صدقے جاواں
انشاء اللہ فجرے تینوں پاک پوشاک پہناواں

یہ بات اس کے خاوند نے رات کو اپنی بیوی سے کہی ۔ اس نیک بخت بی بی نے راتوں رات کپڑے لئے اور دھوبی کے گھر گئی اور جا کر کہنے لگی کہ اگر فجر کی نماز سے پہلے کپڑے صاف کر دو گے تو جتنی اجرت مانگو گے ضرور ادا کروں گی ۔ دھوبی بھی بڑا خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ آج اس عورت کا کام کر کے مال زیادہ حاصل

Marfat.com

کردں گا۔ چنانچہ اس دھوبی نے راتوں رات کپڑے دھو کر سکھا دیئے اُدھر اُس کا خاوند قدرتِ خداوندی سے فوت ہو گیا۔ مگر کپڑے اس کے ابھی تک نہیں آئے۔

اُس عورت نے جب قدرت کا یہ کام دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور دل میں کہنے لگی کہ خدا جانے میرے خاوند کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہو گا۔
یہ تمام حال عرض کرنے کے لئے امام الانبیاء حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ پاک میں روتی ہوئی حاضر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا جبرئیل کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجنا۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے اُس کے آنے سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت پاک میں بھیج دیا اور جبرائیل علیہ السلام نے آ کر اس آدمی کا تمام حال بیان کر دیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا یہ حکم ہے کہ اس شخص کا جنازہ آپ پڑھائیں گے۔ اُدھر عورت حاضر ہو گئی اور آ کر اپنے شوہر کا حال عرض کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُن کر فرمایا۔ صبر کرو تمہارا خاوند تو جنتی ہے اس کا جنازہ میں نے خود پڑھانا ہے۔

عرض کرے تاں سُن کر اگوں بولیا نبی ربّا با
تیرے خاوند کارن اساں جنازے جانا

Marfat.com

نماز کی فضیلت

کیونکہ اس کی نیت اچھی تھی اور تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے اور یہ تیرا خاوند نماز کی حب میں فوت ہوا ہے لہٰذا فکر نہ کریں۔
کیوں جناب معلوم ہوا کہ نماز نجات کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

مجموعۂ اشعار مولوی عبدالستار ۱۳۸

صحیح نماز ہر مقام پر انسان کو بچاتی ہے اور ایسی نماز خداوند کریم کی رضا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:-

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ مَرْضَاۃُ الرَّبِّ وَسُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَحُبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَنُوْرُ الْمَعْرِفَۃِ وَاَصْلُ الْاِیْمَانِ وَاِجَابَۃُ الدُّعَاءِ وَقُبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَکَۃٌ فِی الْمَالِ وَالْکَسْبِ وَسِلَاحٌ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَکَرَاھَۃُ الشَّیْطَانِ وَشَفِیْعٌ بَیْنَ صَاحِبِھَا وَبَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ وَسِرَاجٌ فِیْ قَبْرِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَظِلٌّ عَلٰی رَاْسِہٖ وَلِبَاسٌ عَلٰی بَدَنِہٖ وَتَاجٌ عَلٰی رَاْسِہٖ وَسِتْرٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ وَحُجَّۃٌ بَیْنَ یَدَیِ الرَّبِّ وَثِقْلٌ فِی الْمِیْزَانِ وَجَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحٌ لِلْجَنَّۃِ۔

ترجمہ:- مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تحقیق آپؐ نے فرمایا نماز رضا مندی ہے رب کی اور طریقہ ہے نبیوں کا اور محبوب ہے فرشتوں کی اور نور معرفت کا اور جڑ ایمان کی اور واجبات دعا کی اور قبول کرنے والی ہے اعمال کی اور باعثِ برکت ہے مال اور کسب میں اور ہتھیار ہے واسطے دشمنوں کے اور کراہت ہے شیطان کی اور شفاعت کرنے

Marfat.com

والی ہے درمیان ساتھی اُس کے کے اور درمیان ملک الموت کے اور چراغ ہے قبر اس کی میں قیامت تک اور سایہ ہے اُوپر سر اُس کے روز قیامت میں اور تاج ہے اُوپر سر اس کے اور لباس ہے بدن پر اس کے اور پردہ ہے درمیان اس کے اور درمیان آگ کے اور دلیل ہے سامنے رب کے اور نماز بھاری ہے میزان میں اور لنگھانے والی ہے اوپر پلصراط کے اور کنجی ہے واسطے بہشت کے۔ (درة الناصحین جلد اوّل ص ۳)

نمازِ گناہ کا کفّارہ ہے

نماز پڑھنے سے انسان گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشاہدہ ملاحظہ فرمائیں:۔

عیسیٰ علیہ السلام یک پرندہ نورے را دید کہ در آب غسل کردہ در کہگل غلطید باز در آب غسل کرد بعد از غسل در کہگل و بعد از کہگل در آب غسل کرد ایں چنیں پنج بار کرد۔ عیسیٰ علیہ السلام تحیر بماندو از رب العالمین ماجرا ایں پرند نوری طلب کرد دعا فرمود۔

ندا آمد کہ اے عیسیٰ در آخر الزمان پیغمبر باشد کہ نام او احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد بر آں نماز پنج وقت فرض کنم و بر اُمت آں ہر کہ آں پنج وقت نماز را ادا کند۔ ایں چنیں از گناہ پاک شود کہ ایں پرند از کہگل در آب رفتہ پاک صاف شد کہ نماز تا نماز کفارہ است۔ (خیر المواعظ جلد اوّل ص ۱۱۱)

پنجے وقت نماناں پڑھنا پاک نبی لوں کردا
روز قیامت جنت جاسی جو قائم نماناں کردا

Marfat.com

اسی طرح ایک حدیث پاک امام الانبیاء نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاحظہ فرمائیں :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئٌ قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بتاؤ کہ اگر تمہارے کسی ایک کے دروازے پر نہر جاری ہو۔ وہ ہر روز پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو کیا اس کی میل سے کچھ باقی رہ جائے گا۔ اُنہوں نے عرض کیا اس کی میل سے کوئی شے باقی نہیں رہے گی۔ فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی برکت سے گناہ مٹاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵)

نماز پڑھن نخیں رب مٹاوے گناہ بندے سارے
اس وچ شک نہ جانی بندیا آکھیا نبی پیارے

نماز گناہوں کو کھا جاتی ہے :-

اسی طرح جو بندہ اللہ جل شانہ کی رضا کے لئے نماز پڑھے اس کے گناہ

Marfat.com

نماز کی فضیلت

معاف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث نبی اکرم شفیع معظم، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَہَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ كَمَا تَہَافَتُ ہٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردیوں کے زمانہ میں نکلے اور پتے جھڑ رہے تھے آپ نے درخت کی دو ٹہنیاں پکڑ لیں۔ راوی کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا بندہ مسلمان البتہ نماز پڑھتا ہے اللہ کی رضا کے ارادہ سے تو اس سے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جیسا کہ اس درخت سے یہ پتے جھڑتے ہیں۔

کیوں جناب! معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے سے بندہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ مگر نماز پڑھے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے۔ ایسی ہی نماز اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دربار میں قبول ہوتی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۸)

جھڑن گناہ بندے دے فوراً جد پڑھے نماز پیاری
پتیاں وانگوں جھڑ جھڑ جاون آکھیا نبی غفاری

Marfat.com

توبہ سے کبیرہ اور نماز سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں:۔

اسی طرح نماز پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں اُس کو بخش دوں گا اور صحیح نماز نہ پڑھے یعنی خشوع کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا اس کے بارے کوئی وعدہ نہیں۔ چنانچہ حدیث شریف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرمائیں اور اس پر عمل کریں:۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلٰوتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ ھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَلَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوٰی مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عبادہ ابن صامت سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیں۔ جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں صحیح وقت پر ادا کرے اور ان کا رکوع و خشوع پورا کرے، اس کے لئے اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں۔ اگر چاہے بخشے اور اگر چاہے اسے عذاب دے۔

Marfat.com

نماز کی فضیلت

احمد، ابو داؤد و مالک و نسائی نے اس کی مثل روایت کی ہے۔
معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ کے سوا کوئی اور نماز فریضۂ اسلام میں نہیں۔ عیدین اور وتر واجب ہیں فرض نہیں۔ نماز جمعہ ان پانچوں میں ہی داخل ہے۔ کیونکہ وہ ظہر کے قائم مقام ہے۔

اسی لئے جس پر جمعہ فرض ہے اس پر ظہر نہیں اور جس پر ظہر فرض ہے اُس پر جمعہ نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی پر ظہر اور جمعہ دونوں فرض ہوں۔ ورنہ نمازیں چھ ہو جائیں گی۔ نذر کی نماز اگرچہ فرض ہے مگر وہ فریضۂ اسلام میں نہیں۔
دوسرا یہ کہ نماز پڑھنے سے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں کبیرہ توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (مشکوٰۃ شریف ص ۵۸)
ایسی نماز پڑھنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ ہر مصیبت سے محفوظ رکھتا ہے چنانچہ ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں۔

حکایت:-

بنی اسرائیل میں ایک نیک بخت عورت تھی جو کہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتی تھی۔
اس عورت کا خاوند ایک نہایت ہی متعصب کافر تھا جو ہر وقت اسے نماز سے روکتا تھا مگر وہ اس کا کہا نہ مانتی تھی۔ پھر وہ اسے مارتا پیٹتا لیکن نیک بخت عورت یہی جواب دیتی کہ اللہ تعالیٰ کا فرض میں ہرگز نہ چھوڑوں گی۔
آخرکار شوہر نے ایک تجویز سوچی کہ کسی طرح اس کی عورت نماز چھوڑ دے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کافر نے کچھ اپنا مال اس کے پاس امانتاً رکھا

Marfat.com

کچھ مدّت کے بعد پھر تو وہی چرا کر دریا میں ڈال دیا۔ قدرتِ خداوندی سے ایک مچھلی نے اس مال کو نگل لیا۔ اتفاقاً وہی مچھلی ایک شکاری کے جال میں پھنس گئی اور اس عورت کے خاوند کے ہاتھ بیچی گئی الغرض وہ مچھلی لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی عورت کو پکانے کے لئے دے دی۔ عورت نے جب مچھلی بنائی اور پیٹ چاک کیا اور اس کے پیٹ سے وہی تھیلی پائی جو اس کے شوہر نے اس کے پاس رکھی تھی عورت نے تھیلی اٹھا کر رکھ دی جہاں پہلے رکھی ہوئی تھی۔ اس واقعہ کو جب چند روز گذر گئے تو خاوند نے اپنی عورت سے مال کا مطالبہ کیا تو اس نے جھٹ صندوق میں سے تھیلی نکال کر اس کے حوالے کر دی۔ اس حیرت میں ڈال دینے والی بات سے کافر کو سخت تعجب ہوا کہ یہ مال والی تھیلی تو میں دریا پھینک چکا ہوں تو پھر یہ گھر میں کیسے آ گئی۔

کافر کا عورت پر زیادہ ظلم کرنا۔

اس کافر اور ظالم نے اس سے عبرت نہ حاصل کی بلکہ پھر ایک دن عورت نے روٹی پکانے کے لئے تندور میں آگ جلائی۔ جب آگ خوب بھڑک اٹھی تو کافر نے اسے پکڑ کر تندور میں پھینک دیا۔ جب عورت تندور میں گری تو ادھر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آگ کو حکم دیا قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى عَبْدَتِي۔ یعنی اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی والی میری بندی پر تو آگ نے جب ربّ کائنات کا حکم سنا تو وہ فوراً ٹھنڈی ہو گئی اور اس عورت کو کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

—

Marfat.com

نماز کی فضیلت

گئی تندور اندر جس ویلے آیا حکم تعالیٰ
ٹھنڈا ہویا اوسے ویلے شعلہ آتش والا

تھوڑی دیر کے بعد اس کے خاوند نے چاہا کہ دیکھیں وہ تو اب جل گئی ہوگی۔ جب دیکھنے کے لئے تندور کے قریب گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ آگ آگ نہیں رہی بلکہ باغ بن چکی ہے اور اس کی عورت بڑے سکون کے ساتھ نماز میں مشغول ہے۔

جاں پھر دیکھیا پھر تندور ے آتش ہوئی گلزاراں
دائم قائم وچ نماز دے بیٹھی نال بہاراں

کیونکہ اس تندور میں جاتے ہوتے اس عورت نے ربِ کائنات سے دعا کی تھی کہ یا اللہ اس شعلہ خیز آگ میں صبر نہ ہو سکے گا مگر جب تک تو میری مدد نہ کریگا ان کلمات کے منہ سے نکلتے ہی خدا کی قدرت سے آگ فوراً سرد ہو گئی۔

حضرات! اسی طرح قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو محفوظ رکھے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرض کی ہوئی نماز کو قائم کرے۔

ایسے بچاسی اللہ دوزخ والی ناروں
پڑھے نماز جو رب اپنے دی دنیا وچ پیاروں

معلوم ہوا کہ نماز ایک ایسی اللہ کی محبوب عبادت ہے جس کے صدقہ سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نماز کے قائم کرنے والے کو ہر مصیبت سے بچاتا ہے۔ یہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ تمام مومنین مردوں اور عورتوں کو نماز پڑھنے اور قائم کرنے کی توفیق دے آمین ۔ (نزہتہ المجالس جلد اول ص ۹۱)

Marfat.com

نماز نجات کا ذریعہ ہے۔

اسی طرح نماز قیامت کے روز نمازی کے لئے نور اور ذریعۂ نجات ہوگی۔ چنانچہ حدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاحظہ فرمائیں اور اس پہ عمل کرنا شروع کر دیں تاکہ قیامت کو نیک بندوں کا ساتھ نصیب ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهُ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ ٥

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی کہ آپ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو اس پہ پابندی کرے گا نماز اس کیلئے قیامت کے دن روشنی و دلیل اور نجات ہو جائے گی اور جو پابندی نہ کرے گا اس کے لئے نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (رواہ احمد دارمی بیہقی شعب الایمان)

پابند نماز کے عارف باللہ ہونے کی دلیل۔

کیوں جناب سنا آپ نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ حَافَظَ

Marfat.com

نماز کی فضیلت

عَلَیْھَا فرما کر حکم فرمایا کہ نماز ہمیشہ پڑھے دل لگا کر اخلاص کے ساتھ صحیح ادا کرے۔ یہی معنے ہیں نماز قائم کرنے کے جس کا حکم قرآن پاک نے بار بار دیا ہے۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قیامت میں قبر بھی داخل ہے۔ کیونکہ موت بھی قیامت ہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز قبر میں اور پلصراط پر روشنی ہو گی کہ سجدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور نماز اس کے مومن بلکہ عارف باللہ ہونے کی دلیل ہو گی۔

ے
پلصراطوں پار ہو جاون مومن بندے سارے
خاص نشانیوں بخشش پاون آکھیا نبی سہارے

دوسرے نماز کے ذریعہ اسے ہر جگہ نجات ملے گی۔ کیونکہ قیامت میں قبر میں پلصراط پر نماز کا نور اس کے ساتھ ہو گا اسی لئے یہاں پر ایک شعر سنیئے:۔

ے
پڑھے نماز ہمیش جو بندہ نور قبر وچ ہووے
پلصراطوں پار لنگھاوے صاف نجات اس ہووے

اور پھر نماز جو ہمیشہ نہ پڑھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کا حشر ان کافروں کے ساتھ ہو گا کیونکہ اس کا فعل ایسا ہے جیسا ان کافروں کا یعنی نماز نہ پڑھنا۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر فرمایا ہے آپ کا ارشاد سنیئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ (رواہ مسلم)

روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

نماز کی فضیلت

کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا ہے۔ (مسلم)

یعنی مومن اور کافر میں فرق کیا ہے؟

مومن نماز پڑھتا ہے اور کافر نماز نہیں پڑھتا۔

اسی لئے تو اللہ کے ساتھ قیامت میں ہو گا۔ سے

جو نہ پڑھے نماز ہمیشہ آکھیا نبی غفاری

روز قیامت نال کفاراں ہوسی بڑی خواری

معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اگر بخشش ہو گی تو نماز پڑھنے کے ذریعہ سے ہو گی لہٰذا ہر مومن بھائی کو چاہیئے کہ نماز کو آج ہی سے قائم کرے اور قیامت کو خداوند کریم اور حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور کامیابی حاصل کرے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے پیارے جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے تمام مومنوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب الصلوٰۃ ص۵۸)

اسی طرح نماز کی نیت کر کے مسجد میں جانے اور نماز کے لئے وضو کرنے پر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بہت مرتبے عطا کرتا ہے جو قیامت کے روز معلوم ہو جائیں گے۔ سنیئے:۔

وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْشُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْكَوَاكِبِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا اَعْمَالُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا اِذَا سَمِعْنَا الْاَذَانَ قُمْنَا اِلَى الطَّهَارَةِ وَالْوُضُوْءِ وَلَا يَشْتَغِلُ بِغَيْرِهٖ وَكَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ فَقَالَ لَهُمْ مَا اَعْمَالُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا

Marfat.com

نماز کی فضیلت

يَتَوَضَّاءُ قَبْلَ الْاَذَانِ وَقَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالشَّمْسِ فَيَقُوْلُوْنَ بَعْدَ السُّوَالِ كُنَّا نَسْمَعُ النِّدَاءَ فِي الْمَسْجِدِ۔

ترجمہ:- اور حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب قیامت ہوگی اٹھا دے گا اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ ایک قوم کو کہ چہرے اُن کے مثل تاروں کے روشن ہوں گے۔ پس پوچھیں گے ان سے فرشتے کہ کیا اعمال تم لوگوں کے ہیں۔ کہیں گے وہ لوگ کہ سُنتے تھے ہم جب ندا یعنی اذان تو اُٹھتے تھے ہم طہارت کے اور وضو کے لئے اور نہ مشغول ہوتے تھے کسی غیر کام میں۔ اور ایک قوم چہرے ان کے مانند چاند کی روشن ہوں گے۔ پس کہیں گے واسطے ان کے فرشتے کیا اعمال تھے تمہارے۔ وہ کہیں گے وضو کرتے تھے ہم اوّل اذان کے، اور ایک قوم چہرے ان کے مانند آفتاب کے ہوں گے۔ پس پوچھیں گے فرشتے کیا اعمال ہیں تمہارے۔ کہیں گے سُنتے تھے ہم اذان مسجد میں میرے دوستو سُنا آپ نے کہ نماز پڑھنے کی کوشش کرنا برکت اور اجر کا کام ہے۔

چمکن چہرے وانگ سورج دے آکھیا نبی خدا نے
مسجد دے وچ آیا جس نوں دیوسا ذان سنانے

اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر ایک مومن کو نماز پڑھنے کی ہدایت دے۔

(درۃ الناصحین جلد اوّل ص۴۳)

حضرات! نماز تو ایک ایسی اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی محبوب عبادت ہے کہ جس کو پڑھنے سے شیطان بھی گھبراتا ہے۔ چنانچہ حکایت ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

حکایت :-

سمرقندی نے ذکر کیا ہے کہ جب نماز کا حکم نازل ہوا تو ابلیس لعین نے ایک نہایت ہی دردناک چیخ ماری - اس کی اس چیخ سے سارا لشکر اس کے پاس اکٹھا ہو گیا اور اس نے نماز کے نازل ہونے کی انہیں خبر دی -

شیاطین کا نماز سے روکنا :-

شیاطین بولے پھر اس میں کیا حیلہ کرنا چاہیئے - شیطان نے کہا جہاں تک ہو سکے لوگوں کو نماز کے اوقات پر محافظت کرنے سے روکو اور ان کو کسی ایسے دھندے میں مشغول کرو جس سے اس وقت کی انہیں مہلت نہ ملے -

کیونکہ رحمتِ الٰہی اول وقت نازل ہوتی ہے یعنی صحیح وقت پر ان کو نماز نہ پڑھنے دیں -

شیاطین بولے بھلا اگر ہم اس بات پر قابو نہ پائیں تو کیا کریں -

کہا جب بنی آدم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے تو تم میں سے چار شیاطین اس کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں -

دائیں جانب کھڑا ہونے والا یوں کہے کہ ذرا اپنی دائیں طرف دیکھ لے -

بائیں طرف کھڑا ہونے والا کہے کہ ذرا بائیں طرف دیکھ لے -

اوپر کھڑا ہونے والا کہے کہ ذرا آسمان کی طرف دیکھ -

Marfat.com

نماز کی فضیلت

پیچھے کی طرف کھڑا ہونے والا اُسے پیچھے کی طرف رغبت دلائے اور جلدی جلدی پڑھنے کا وسوسہ دل میں ڈالے۔ اس پر بھی اگر اس نے تمہاری طرف کوئی خیال نہ کیا اور برابر مشغول رہا تو اُسے اس ایک نماز کا ثواب اتنا ہو گا کہ اس کے اعمال نامہ میں چار سو نمازوں کے برابر لکھا جائے گا۔

حضرات! معلوم ہوا کہ وقت پر نماز نہ پڑھنا شیطان کی بات پر عمل کرنا ہے اور اس کو راضی کرنا ہے۔ پھر جو اس طرح کرے گا یعنی وقت پر نماز نہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ جبّار کی طرف سے بہت رسوائی کا عذاب پائے گا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔

نماز کا منکر ذلیل و رسوا ہو گا۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

ترجمہ:۔ پس خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جن پر نماز فرض ہے لیکن ان کو اس کی اہمیّت کا احساس نہیں ہے تو ان نمازیوں کیلئے ویل کا عذاب ہے۔

ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہوں گے۔

حضرات غور فرمائیں کہ یہ سزا تو اس کی ہے جو نماز کو بعد میں قضا کر لیتا ہے بھلا اس آدمی کی کیا سزا ہو گی جس نے ہزاروں نمازیں چھوڑی ہوں اور ایک بھی قضا نہ کی ہو۔

اِدھر اُدھر دیکھنا نماز میں یہ بھی اچھی بات نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اجل شانہٗ فرماتے ہیں اے میرے بندے کیا کوئی میرے سے بھی بہتر ہے جس کی طرف تو دیکھتا ہے

Marfat.com

نماز کی فضیلت

تحقیق اس نے قائم کیا دین کو اور جس نے چھوڑا اس کو تحقیق، اس نے خراب کیا دین کو۔

نماز کیلئے حضورؐ کا فرمان:۔

حضرات نماز تو ایک ایسا فریضہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو بھی نماز پڑھنے کا حکم چھوٹی عمر میں ہی دو۔ چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ ؓ

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عمرو ابن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی ہیں فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور انہیں نماز پر مارو۔ جب وہ دس سال کے ہوں اور علیحدگی کر دو ان کے درمیان خوابگاہوں میں (رواہ ابوداؤد)۔

یونہی اسے شرح سنہ میں انہی سے روایت کیا ہے اور مصابیح میں سبر ابن معبد سے۔

حضرات دیکھا آپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد کے

Marfat.com

اور جلدی نماز پڑھنا بھی اچھا نہیں ہے۔ (خیر المواعظ جلد اول ص ۲۲۳)

نماز سے رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں :-

اسی طرح خداوند کریم کے آگے جھک جانا یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ہی عبادت کرنا اُخروی فوائد کے علاوہ اس دنیا میں بھی بہت فیوض وبرکات حاصل ہوتے ہیں جو خدا کا ہو جائے خدائی اسی کی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ اپنے رب کی یاد اور ذکر پر ہر وقت رطب اللسان رہے۔ خداوند کریم کی یاد اور ذکر کے لئے نماز ہی بہت بڑا ذکر ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خود فرمایا ہے :-

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ یعنی نماز قائم کرو میرے ذکر کیلئے

رکھو قائم نماز ہمیشہ آکھیا رب تعالےٰ
پڑھے نماز ہمیش جو کوئی ہے اوہ بخت اں والا
پڑھن نماز ذکر ہے میرا حکم ہویا رب باری
اس بندے نوں عیش بہاراں ہوسن زندگی ساری

چنانچہ یہاں پر ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں جو کہ مولانا روم علیہ الرحمتہ نے مثنوی شریف درج فرمائی ہے۔

فرماتے ہیں کہ ایک بت پرست بادشاہ نے ایک بہت بڑی خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلائی اور خود مع وزیروں کے خندق کے کنارے بیٹھ گیا اور سامنے ایک بت رکھ لیا اور شہر میں اعلان کرا دیا کہ سب حاضر ہو کر اس بت کو سجدہ کریں۔ جو سجدہ نہ کرے گا اُسے اس خندق کی آگ میں

Marfat.com

ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ اس مردود کے حکم سے کئی بزدل اُس بُت کو سجدہ کر گئے لیکن ایک مسلمان عورت کو جس کی گود میں ایک شیر خوار بچہ بھی تھا سامنے لایا گیا تو

گفت اے زن پیش ایں بُت سجدہ کُن
ورنہ در آتش بسوزی بے سُخن

بادشاہ نے کہا اے عورت اس بُت کو سجدہ کر ورنہ آگ میں جلنا پڑیگا بغیر کسی بات کے چنانچہ وہ عورت دل میں سوچنے لگی اور خیال آیا کہ اگر بُت کو سجدہ کروں تو بہتر نہیں کیونکہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا دوسرا معبود بنانا ہے لہٰذا ایسا کرنے سے دین اور ایمان نہ رہے گا۔ اور پھر وہ اسی بات پہ قائم رہی اور بُت کو سجدہ نہ کیا تو پھر بادشاہ نے کیا کیا۔

طفل زو بستید در آتش فگند
زن بترسید و دل از ایمان بکند

کافروں نے اس سے اس کا بچہ چھین کر آگ میں پھینک دیا۔ عورت بے چاری بچے کا یہ حشر دیکھ کر ڈر گئی اور بُت کو مجبوراً سجدہ کرنے پر آمادہ ہو گئی۔

بچے کا ماں کو پکارنا۔

خواست تا او سجدہ آرد پیش بُت
بانگ زد آں طفل ایں چہ لم اُمت

وہ عورت سجدہ کرنے ہی لگی تھی کہ خندق سے اس کے بچے کی آواز آئی کہ اے ماں میں مرا نہیں ہوں۔

Marfat.com

اندر آ مادر کہ من ایں جا خوشم
گرچہ در صورت میانِ آتشم

اے ماں تو بھی خندق میں آ اور دیکھ میں یہاں کس قدر خوش ہوں بظاہر میں آگ میں ہوں۔

قدرت آں سگ بدیدی اندر آ
تا بہ بینی قدرتِ فضلِ خدا

ماں اس بت پرست مشرک کتے کی تو نے قدرت دیکھ لی اب ذرا اس میں آکر خدا کی قدرت بھی دیکھ لے۔

اندر آ و دیگراں را ہم بخواں
کاندر آتش شاہ بنہاد ست خواں

اے ماں تو بھی آ اور لوگوں کو بھی یہاں آنے کی دعوت دے اور کہہ دے کہ اس آگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا دستر خوان بچھا رکھا ہے۔ یہ سنتے ہی ماں نے خندق میں چھلانگ لگا دی۔

عورت کا رحمتِ حق کی طرف بلانا:۔

پھر ماں اور اس کا بچہ دونوں ہم زبان ہو کر کہنے لگے لوگو! تم سب آجاؤ اور بت کو مت سجدہ کرو۔ یہ آواز سن کر خندق میں کود گئے اور پھر ایک شعلہ اس خندق سے ایسا برآمد ہوا کہ جس سے وہ سب کے سب مشرک جل گئے اور مسلمان

Marfat.com

سب بچ گئے۔

حضرات! دیکھا آپ نے کہ یہ آگ بجائے جلانے کے مسلمانوں کے لئے باغ و بہار بن گئی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے والا دنیا کی ہر مصیبت سے محفوظ رہتا ہے اور نماز میں بھی بندہ رب تعالیٰ کے سامنے جھکتا ہے لہٰذا ہر انسان کو چاہیئے اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے جھکنا ہے لہٰذا ہر انسان کو چاہیئے کہ اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے جھک جائے اور نماز کا پابند ہو جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ تمام مومنوں کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز دین کا ستون ہے:۔

جناب نماز تو ایک ایسا فریضہ ہے جو کہ دین کا تھم ہے جو اس کو قائم کرے گا اُس نے اپنے دین کو قائم کیا۔

چنانچہ نبی کریم کی حدیث ملاحظہ فرمائیں:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنِ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنِ ؕ۔

ترجمہ:۔ نماز تھم دین کا ہے پس جس نے قائم کیا اس کو پس

Marfat.com

نماز کی فضیلت

متعلق سات اور دس سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا ضروری اور سختی سے فرمایا ہے اگرچہ اس عمر میں ان پر نماز فرض نہیں کہ وہ نابالغ ہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے انہیں ابھی سے نمازی بناؤ۔ چونکہ دس سال کی عمر میں بچے کو سمجھ بوجھ کافی ہو جاتی ہے اس لئے انہیں مارنے کا بھی حکم دیا۔ اس لئے کہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۵۸)

ہے فرمایا پاک نبی نے حکم کرو اولاداں
ست سال سے دس سال تک جے نہ پڑھن نماز

کیونکہ قیامت کے روز سب سے پہلے جب اعمال کی پوچھ گچھ ہوگی تو نماز کی ہی ہوگی۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اوّلین پرسشِ نماز بود

چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں اور نماز کے پابند ہو جائیں۔

سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائیگا :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْئًا قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمِّلُ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ تَکُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهٖ عَلٰی هٰذَا —

(رواہ الترمذی جلد اوّل صہ ۵۵)

Marfat.com

نماز کی فضیلت

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک قیامت کے روز بندے کے عمل سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

پس اگر وہ ٹھیک ہوئی تو وہ کامیاب و بامراد ہو گا۔ اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ نامراد اور خاسر ہوا۔

اگر اس کی فرض نماز میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو کیا میرے بندے کے نفل ہیں تاکہ اس سے اس کے فرضوں کی تکمیل کی جائے۔ پھر اس طرح اس کے باقی اعمال کا حساب ہو گا۔

کیوں جناب سنا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ قیامت کے روز جب اعمال کا حساب ہوا تو سب سے پہلے نماز کا ہو گا اور جس کی نماز نہ ہو گی وہ نامراد ہو گا اور روئے گا۔ ؎

سب توں اوّل روز قیامت پچھ نمازاں ہوسی
بے نمازی اس دیہاڑے رو رو کے پچھتاسی

لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ آج ہی نماز سچے دل سے قائم کرے۔ کیونکہ مرنا ہے اور ہر انسان نے مرنا ہے۔ چونکہ رب تعالیٰ جل شانہٗ کا ارشاد موجود ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ (پ۔ ع) اور پھر دم کا کوئی بھروسہ نہیں لہٰذا آج ہی نماز پڑھنی شروع کر دو۔ ؎

تھوڑا وقت ہے کر لے نیکی جو کم آوسی تیرے
پھر تیرا اس جگ وچ اندر ملنا نہ ہوسی پھیرے

★

Marfat.com

سبق شیخ سعدیؒ کا:۔

یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں کہ ایک انسان کو آپ نے کیسا سبق دیا ہے:۔

بعذر آوری خواہش امروز کن
کہ فردا نماند محالِ سخن

یعنی آج موقعہ ہے کہ اے انسان تو خدا کے سامنے اپنی ذلالت و گناہ کے لئے عذر خواہی کرے اور معافی چاہے کیونکہ کل کو تو بولنے کی طاقت ہی نہ ہوگی

کنونت کہ چشمے است اشکے ببار
زبان در دہان است عذرے بیار

اب وقت ہے کہ تو خدا کی بارگاہ میں رو رو کر اپنی آنکھوں سے عیبوں اور نافرمانیوں کی سیاہی دل سے دور کرے اور دھوئے۔

نہ پیوستہ باشد رواں در بدن
نہ ہموارہ گردد زبان در دہن

اے غافل ذرا ہوش کر کہ یہ تیری جان ہمیشہ کے لئے تیرے بدن میں ہرگز نہیں رہے گی نہ ہی تیرے منہ میں تیری زبان کو ہمیشہ کیلئے طاقتِ گویائی حاصل ہے

مگر عمر ضائع بہ افسوس حیف
کہ فرصت عزیز است والوقت سیف

Marfat.com

اپنی خداداد عمر کو یونہی دنیا کے دھندوں میں نہ صرف کر دے اسے غنیمت جان اور نیکیاں حاصل کر لے پھر یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔

کیونکہ قیامت کے روز اللہ تبارک و تعالیٰ تجھ سے یہ حکم فرمائیں گے اے انسان میرے لئے دنیا سے کیا لایا ہے۔

یہاں پر غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کوئی دنیا کے مال و اسباب کے متعلق نہیں فرمائیں گے بلکہ نیکیوں کے بارے میں یہ فرمان ہوگا۔

لہٰذا ہر انسان کو چاہیئے کہ دنیا میں رہ کر اپنے رب کے دربار میں پیش کرنے کے لئے نیک کام کرے کیونکہ ایک دن مرنا ہے اور سب نے مرنا ہے۔ ؎

اَلْمَوْتُ قَدْحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْھَا
وَالْمَوْتُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْھَا

موت ایک ایسا جام ہے جو سب نے پینا ہے اور موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے سب نے گذرنا ہے۔ مگر آہ اس غافل انسان نے یہاں کچھ ایسا دل لگا لیا ہے کہ گویا اس نے ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا فرمان ہوگا اے انسان میرے لئے کیا لایا ہے۔ یہاں پر مولانا روم کا فرمان ملاحظہ فرمائیں۔

؎ حق چو فرماید چہ آوردی ترا
اندریں مہلت کہ من دادم ترا

نماز کی فضیلت

یعنی اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا کہ اے بندے بتائیں نے جو تمہیں دنیا میں مہلت دی تھی اس مہلت میں تو میرے لئے کیا لایا ہے۔

انسان کے ہر اعضاء سے حساب لیا جائیگا۔

؎

عمر خود را درچہ پایاں بردہٖ
قوت و قوت درچہ فانی کردہٖ

تو نے اپنی عمر کن باتوں میں گذاری۔ اپنی قوت کن باتوں میں صرف کی اور مال کن کاموں میں لگایا:۔

؎

گوہرِ دیدہ کجا فرسودہٖ
پنج حس را را کجا پالودہٖ

اپنی آنکھوں سے کیا کام لیا اور اسی ہاتھ پیر اور کان وغیرہ سے کیا کام لیتا ہے

کیوں جناب! آپ نے مولانا روم علیہ الرحمتہ کا فرمان سنا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرمائیں گے اے بندے بتا آنکھوں سے قرآن پاک اور حدیث پاک پڑھی یا کہ ناول ہی پڑھتا رہا۔

ہاتھوں سے میری مخلوق کو فائدہ دیا یا کہ نقصان دیا۔

پیروں سے چل کر مسجد کی طرف گیا یا کہ سینما کی طرف۔

کانوں سے قرآن پاک اور حدیث پاک سنی یا کہ گانے ہی سنتا رہا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو نیک کام کرنے کی توفیق دے اور تمام کاموں سے نیک کام نماز ہی پڑھنا ہے۔

جب اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہ پڑھتا ہے تو جان کہ

Marfat.com

ی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے۔

اعوذ باللہ بعد پڑھے نمازی پاک نبیؐ فرماوے
جان کندن دی سختی کولوں امن آسائش پاوے

نماز پڑھنے سے بیشمار نیکیاں ملتی ہیں:۔

حضرات! نماز تو ایک ایسا مبارک فریضہ ہے جس کے ہر رکن پر بے شمار ثواب اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن نماز پڑھنے کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے گویا کہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب کہتا ہے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر بال کی تعداد کے مطابق ایک سال کی عبادت لکھنے کا حکم دیتا ہے اور اس کی قبر اس کے لئے فراخ ہو جاتی ہے۔ جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرماتا ہے اور چار ہزار برائیاں مٹا دیتا ہے اور چار ہزار درجے اس کے لئے بلند کرتا ہے۔

بسم اللہ بعد پڑھے نمازی آکھیا نبی غفاری
چار ہزار نیکیاں اُس دیوے اللہ مالک باری

Marfat.com

نماز کی فضیلت

پھر جب سُورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا اس نے حج یا عُمرہ ادا کیا اور جب رکوع کرتا ہے تو گویا کوہِ اُحد کے برابر سونا خدا کی راہ میں خیرات کیا اور جب کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تو گویا اس نے ہر ایک مقدس کتاب جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا پڑھ لی۔ پھر جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف بہ نگاہِ رحمت نظر فرماتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو گویا اس نے قرآن کی سُورتوں کے حرفوں کی تعداد کے مطابق راہِ خدا میں غلام آزاد کئے۔

سجدہ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ سجدہ ایک لاکھ بیس ہزار برس کی عبادت کے برابر ہے اور یہ اس طور پر کہ ابلیس نے جب وہ جنت کا خازن تھا، خدا کی چالیس ہزار برس عبادت کی تھی، اور چالیس ہزار برس فرشتوں کا معلّم رہا تھا اور چالیس ہزار برس زمین میں جہاد کرتا رہا تھا۔

جب اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سجدہ نہ کیا تو خدا نے ساری عبادت اس کے منہ پر دے ماری۔

معلوم ہوا کہ خدا کے حکم پر سجدہ میں جُھک جانے سے ہی عبادتیں قبول ہوتی ہیں اور سجدہ کی ہی وجہ سے قیامت کو نمازی کی پہچان ہوگی۔

جب قیامت قائم ہوگی اور لوگ قبروں سے اُٹھیں گے تو مسلمانوں کے پاس فرشتے آئیں گے اور وہ اپنے سروں سے مٹی پونچھیں گے لیکن ان کی پیشانی پر پھر بھی باقی رہے گی۔ پھر فرشتے پونچھیں گے لیکن وہ تب بھی دُور نہ ہوگی۔

اُس وقت ایک منادی ندا کرے گا کہ یہ ان کے محرابوں کے نشان ہیں جہاں

Marfat.com

انہوں نے نماز پڑھی تھی یہ مٹی اسی کی ہے قبر کی نہیں، اسے رہنے دو تاکہ جنت میں اور میدان قیامت میں ان کی شناخت ہو جائے کہ یہ میرے خادم اور نمازی لوگ ہیں۔

معلوم ہوا کہ نمازی لوگ قیامت کو پیشانیوں سے ہی پہچانے جائیں گے اور جب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال اس قدر نیکیاں درج فرما لیتا ہے جس قدر انسان اور جن و شیاطین کی تعداد ہے۔ پھر جب اَلتَّحِیَّات پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو غازیوں کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور جب سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فراغت پاتا ہے تو اس پر دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور بہشت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے بلا روک ٹوک داخل بہشت ہو جائے۔ (علم الیقین صنا)

نمازی کیلئے تیرہ اعجاز:۔

اسی طرح تنبیہ الرجال میں ہے کہ جو شخص پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرے اور کبھی کوئی نماز ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو تیرہ اعزاز و شرف عطا فرماتے گا۔

۱۔ اس کو خدا سے محبت ہو جائے گی۔

۲۔ اس کا بدن تندرست رہے گا۔

۳۔ اس کی فرشتے نگہبانی کریں گے۔

۴۔ اس کے گھر میں برکت نازل ہو گی۔

Marfat.com

۵- اس کے چہرہ پہ پاک لوگوں کے آثار ظاہر ہوں گے۔

۶- خدا اس سے عذابِ قبر دُور کر دے گا۔

۷- پُلصراط سے آندھی کی طرح گذر جائے گا۔

۸- عذابِ دوزخ سے خدا اُسے نجات دے گا۔

۹- میزانِ عمل کی سخت گیری سے رہائی پائے گا۔

۱۰- نبیٔ کریم سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

۱۱- اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اس کو دولت مندوں کے سامنے خلعتِ اطاعت عطا فرمائے گا۔

۱۲- اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں کے سامنے جگہ دے گا جن کی نسبت اس نے ارشاد فرمایا لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ یعنی اولیاء اللہ کو کسی قسم کا خوف و غم نہیں۔

۱۳- اس کو دیدارِ خدا نصیب ہوگا۔

معلوم ہوا کہ وقت پر نماز پڑھنے والا انسان بڑے انعاموں سے سرفراز ہوگا۔ اس لئے کہ نماز ہی دعا کے مقبول ہونے میں آسمان کی کُنجی ہے۔ میزانِ عمل میں نیکیوں کے پلڑے بھاری کرنے کا سبب ہے۔

تنبیہ الغافلین میں ہے کہ محمد ابن داؤد نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نماز سے خدا کی خوشنودی اور فرشتوں سے محبت حاصل ہوتی ہے اور نماز انبیاء علیہ السلام کا طریقہ ہے اور معرفتِ الٰہی کی روشنی ہے اور ایمان کی اصل بنیاد ہے اور دعا و اعمال کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے۔ رزق کی برکت ہے، بدن کی راحت ہے، دشمنوں کے لئے آلۂ جنگ ہے۔

Marfat.com

نماز کی فضیلت

شیطان کی نفرت کا سبب ہے۔
خدا کے سامنے سفارشی ہے۔
ملک الموت کے سامنے رفیق ہے۔
قبر کا چراغ ہے۔
بیٹھ کا بچھونا ہے۔
منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے۔
زندگی اور موت کی انیس ہے اور قیامت تک قبر میں ساتھ رہنے والی۔
جب قیامت برپا ہوگی تو یہی نماز نمازی کے لئے سایہ اور اس کے سر کا تاج اور اس کے جسم کا لباس ہوگی اور ایک نور بن جائے گی جو اس کے سامنے نظر آئے گا اور نارِ جہنم کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو جائے گی۔
اللہ تعالیٰ کے حضور میں اہل ایمان کیلئے مغفرت کی حجت ہوگی۔
میزانِ عمل میں نیکیوں کا پلہ جھکا دے گی۔
پل صراط پر سواری کا کام دے گی۔
بہشت کی کنجی بن جائے گی کیونکہ نماز میں خدا کی تسبیح ہوتی ہے اور اس کی حمد اور پاکی اور عظمت ادا کی جاتی ہے اور اس کا کلام پڑھا جاتا ہے اور اس سے دعا مانگی جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام نیک اعمال سے افضل و اعلیٰ وہ نماز ہے جو وقت پر ادا کی جائے۔

نماز اسلام کی ایک بنیاد ہے۔

اسی طرح نماز بعد از ایمان بہت بڑا اجر ہے اور اسلام کی بنیاد دل

Marfat.com

نماز کی فضیلت

میں سے ایک بنیاد ہے چنانچہ حدیث ملاحظہ فرمائیں:۔

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ○

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

سب سے اوّل گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور سچے رسول ہیں۔

اس کے بعد نماز قائم کرنا

زکواۃ ادا کرنا

حج کرنا اور رمضان مبارک کے روزے رکھنا۔

حضرات! دیکھا آپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامل مومن ہونے کی کیسی مثال اور بیان فرمایا کہ اسلام بمنزل ایک خیمہ کے ہے جو پانچ ستونوں سے قائم ہے۔

پس کلمہ شہادت خیمہ کا درمیانی ستون ہے اور نماز، روزہ، حج، زکواۃ چار ستون ہیں جو خیمہ کے گوشوں پر ہوتے ہیں۔ اگر درمیانی ستون نہ ہو تو خیمہ کا قیام متصور نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح اگر اللہ اور اس کے رسول پاکؐ پر ایمان نہ ہو تو اسلام ہی نہ رہے

Marfat.com

نماز کی فضیلت

سے ہی نہ ہوگا اور نماز ، روزہ ، زکواۃ اور حج کا کوئی فائدہ نہ ہوگا - اگر درمیانی ستون قائم ہو اور چاروں طرفوں میں سے کوئی ایک ستون نہ بھی ہو تو خیمہ قائم ہو جائے گا - مگر جس طرف کا ستون نہ ہوگا وہ جانب گری ہوئی اور ناقص ہو گی اسی طرح ایمان اگر موجود ہے تو مسلمان کہلایا جائے گا - مگر جب نماز ، روزہ حج اور زکواۃ میں سے کوئی چیز نہ ہوگی تو اسلام ضعیف اور ناقص ہو جائے گا ہم لوگوں کو چاہیئے کہ غور کریں کہ اسلام کا خیمہ قائم ہے - اگر قائم ہے تو کسی جانب سے گرا ہوا تو نہیں - (مشکواۃ شریف ص۱۲)

اسی طرح نماز کی فضیلت میں ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں جو کہ میں نے طالب علمی کے زمانہ میں ساہیوال میں مولانا امیر الدین سے سُنی تھی جو حویلی لکھا میں رہائش پذیر ہیں -

حکایت :-

ایک لڑکی جو کہ شہر میں رہتی تھی اور وہ تھی بھی پڑھی لکھی اور نماز کی بھی پابند تھی ، تو اُس کی شادی ایک ایسے شخص سے ہو جو بالکل جاہل تھا اور کبھی نماز بھی نہ پڑھتا تھا -

جب وہ لڑکی اپنے سسرال گئی تو اُس نے اپنی عادت کے مطابق نماز پڑھنی شروع کر دی -

خدا کی قدرت سے ان کے گھر مال پر بیماری آ پڑی اور اُسی دن پانچ بھینسیں فوت ہو گئیں - جب اُس کے خاوند نے دیکھا کہ جب سے یہ میری بیوی نے نیچے اوپر ہونا شروع کیا ہے ہمارے مال پر وباء آ پڑی

Marfat.com

ہے۔ چنانچہ اپنی بیوی سے پوچھنے لگا کہ تم نے یہ کیا کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی فرض کردہ نماز پڑھتی ہوں تو وہ کہنے لگا کہ یہ اچھی نماز ہے جس کی وجہ سے ہمارے گھر کی پانچ بھینسیں فوت ہو گئی ہیں۔

ایسا کام تو نہ میرے باپ بہشتی نے کیا، نہ میری ماں بہشتن کرتی تھی اور نہ ہی میں بہشتی کرتا ہوں۔

حضرات دیکھا آپ نے کہ نماز کبھی پڑھی نہیں جو کہ ایمان کی علامت ہے کُلُّ شَیْئٍ عِلْمٌ اَعْلَمُ الْاِیْمَانِ الصَّلٰوۃُ ۵ ہر ایک چیز کے لئے نشان ہوتا ہے اور ایمان کا نشان نماز ہے۔ یہ آدمی نماز تو پڑھتا نہیں اور بہشتی زبان اپنے آپ اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ خبردار ایسا کام کیا تو بہت برا پیش آؤں گا۔

وہ کہنے لگی جو بھی ہو میں نے تو خدا کا فرض ادا کرنا ہی ہے۔ چنانچہ دوسرا دن ہوا تو اس خدا کی بندی نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔

اس کے خاوند نے دیکھا تو لاٹھی اٹھائی اور اس کے مارنے کو چلا۔ پھر دل میں خیال آیا کہ اگر میں اس کو مار دوں تو قصاص میں میں بھی مارا جاؤں گا پھر نہ میرا یہ حال رہے گا نہ گھر بار رہے گا نہ بہن بھائی رہیں گے۔

یہ خیال آتے ہی اس نے لاٹھی رکھ دی اور دیوار پر چڑھ گیا اور چیخ و پکار شروع کر دی۔

جب لوگوں نے چیخ و پکار سنی تو لوگ جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے تمہیں کیا ہوا۔ وہ کہنے لگا ہوا تو کچھ نہیں لیکن میری بیوی میرا کہنا نہیں مانتی تو لوگوں

Marfat.com

نے اس لڑکی کو سمجھایا کہ بیٹی خاوند کا کہنا ماننا بہت ضروری ہے ۔ جو عورت اپنے خاوند کو خوش نہیں رکھتی اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں اور ساتویں آسمان پر جنت میں رہنے والی حور کہتی ہے اے دنیا میں رہنے والی عورت یہ آدمی تو تمہارے پاس تو چند دن ہے اس کی کیوں نافرمانی کرتی ہے اس نے بہشت میں آکر تو ہمیشہ میرے پاس رہنا ہے ۔

حضرات !

اس عبارت پر غور فرمائیں جو کہ میں نے لکھی ہے یہ ترمذی شریف کی حدیث کا ترجمہ ہے ۔

میں آپ کو بتانا یہ چاہتا ہوں کہ ساتویں آسمان کے اوپر بہشت میں اتنی دُور دنیا کی عورت کی بات سُن کر حور اُس کو سمجھاتی ہے ۔ مگر جاہل مُلاں گستاخِ رسول کہتا ہے کہ نبی تو دیوار کے پیچھے کی بات بھی نہیں جانتا اور کہتا ہے کہ تمہارا صلواۃ وسلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں اتنی دُور کیسے سُنتے ہیں ۔

تو ہم کہتے ہیں کہ جب جنت میں حور اتنی دُور بیٹھی ہوئی دنیا کی عورت کی بات سُن سکتی ہے تو ہمارے حضور نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادرجہ اَولیٰ سُن سکتے ہیں اور سُنتے ہیں ۔ اس گستاخِ رسول کا بہت بُرا عقیدہ ہے ۔

دنیا والی عورت دی گل حور سُنے اَسمانی
توں کہویں نہ سُنے محمدؐ واہ تیری نادانی

چنانچہ وہ لڑکی کہنے لگی یہ بات میں مانتی ہوں لیکن یہ تو مجھے خدا کے فرض ادا کرنے سے روکتا ہے ۔ اگر کسی بُرے کام سے روکتا تو میں ضرور رکتی ۔ وہ

Marfat.com

کہنے لگے کچھ بھی ہے لیکن تم باز آجاؤ۔

وہ کہنے لگی یہ نہیں ہو سکتا۔

تو انہوں نے ایک تندور میں آگ جلانا شروع کردی۔ جب آگ پورے جوش میں آئی تو کہنے لگے اگر تُو واقعی خدا کی نماز پڑھتی ہے تو اس تندور میں سجدہ کرو۔ اُنہوں نے اس لئے کہا کہ یہ تندور میں جاکر آگ میں جل جائے گی۔ یہ سُنتے ہی اس لڑکی نے اپنے کپڑے صحیح کئے اور تندور میں سجدہ کردیا، اور اُنہوں نے اُوپر سے تندور بند کر دیا۔ ؎

پہنے کپڑے اس لڑکی نے بسم اللہ کہی زبانوں
داخل ہوئی وچ تندور دے ثابت دین ایمانوں

تھوڑی دیر کے بعد وہ کہنے لگے اب دیکھو نماز پوری ہوگئی ہوگی۔ یہ کہہ کر وہ تندور کے پاس گئے اور اس کے مُنہ کو کھولا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ آگ آگ نہیں رہی بلکہ باغ بن چکی ہے اور وہ نماز میں مشغول ہے۔ ؎

کھولیا جاں تندور اُنہاں نے آتش ہوئی گلزاراں
قائم دائم وچ نماز دے بیٹھی نال بہاراں

حضرات!

آپ کو معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دنیا کی آگ بھی ٹھنڈی کر دیتا ہے تو کیا دوزخ کی آگ سے نہ بچائے گا ضرور بچائے گا۔ لیکن انسان اگر صحیح نماز پڑھے تو انشاء اللہ جنت بھی ملے گی اور جنت میں حوریں بھی ملیں گی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے حبیب کے صدقہ سے تمام

Marfat.com

مومنوں کو نماز پڑھنے کی توفیق دے۔

حکایت :-

اسی طرح ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑ گیا تو لوگ بہت تنگ آ گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور آ کر کہنے لگے کہ یا نبی اللہ، اے اللہ کے پیارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بارش نازل فرمائے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ بر کوہِ طُور سوال کرد کہ یا ربّ العالمین قحط دور گرداں ۔ اللہ جلّ جلالہٗ فرمود کہ اے موسیٰ برو و نماز استسقا گزرا نید آں نماز کفارہ ذنوب شما گردد و بارش نازل گردد کہ سبب زائل کنندہ قحط است۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ یا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بارش نازل فرما اور قحط دُور کر۔ تو اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے حکم فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام نماز استسقاء پڑھو۔ کیونکہ یہ نماز گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی۔

موسیٰ علیہ السلام سہ روز با قول خود نماز ادا کرد باراں نازل نہ شد موسیٰ علیہ السلام دیگر بار سوال کرد یا ربّ العزّت ما امر خود بجا آوردہ است و باراں نیامدہ است۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا کہ قوم کو لیکر باہر میدان میں

Marfat.com

جا کر نماز استسقاء پڑھی مگر بارش نازل نہ ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ پھر عرض کی کہ یا ربّ العزت مَیں نے آپ کا امر قوم کے ساتھ خود ادا کیا ہے لیکن بارش نہیں ہوئی۔

یا اللہ جلّ شانہٗ اگر آپ کے دربار میں میری دعا قبول نہیں ہوتی تو صدقہ کالی کملی والے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بارش نازل فرما دے۔

تے توں بخش اسانوں یانی نبی محمّد پار دں
فضلوں نظر کرم دی ہووے خاص تیری سرکاروں

اسی وقت اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کی طرف سے ندا آئی کہ اے میرے پیارے نبی موسیٰ علیہ السلام آپ کی قدر و عزّت میرے دربار میں ہے لیکن ان صفوں میں ایک آدمی ایسا ہے جو کہ بیالیس سال تک میرے دربار میں نماز کے لئے حاضر نہیں ہوا اسی کی وجہ سے بارش نازل نہیں ہوئی۔ جب تک اس شخص کو نہ نکالو گے بارش نہیں ہوگی۔

حضرت موسیٰ کا بے نماز کو باہر نکلنے کیلئے کہنا۔

سے
جلد نکالو باہر اس نوں کہیا جناب ربانی
دور کرو جد اُس دے تائیں ملسی فضلوں پانی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ مجھے نشان بتا۔ تاکہ میں اسے باہر نکال دوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی:۔

"اے میرے کلیم نہ تو میں اُس کا نشان بتاؤں گا اور نہ اُسے اتنی خلقت کے سامنے شرمندہ کروں گا کیونکہ میں ستّار غفار

Marfat.com

ہُوں - تم خود ہی آواز دو - سُن کر وہ خود نکل جائے گا۔"

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آواز دی اُے لوگو تم میں سے کون ہے جو چالیس سال تک خدا کے دربار میں نماز کے لئے حاضر نہیں ہوا۔ وہ جلدی صفوں سے باہر نکل جائے - کیونکہ تیری وجہ سے بارش نہیں ہوتی یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب تک تم باہر نہ جاؤ گے بارش نہ ہوگی۔

یہ فرمانِ خداوندی سُن کر تمام خلقت ڈر گئی اِدھر اس کو بھی معلوم ہو گیا کہ وہ تو مَیں ہی ہوں جس نے چالیس سال تک رب تعالیٰ کی فرض کردہ نماز نہیں پڑھی۔ لیکن وہ باہر نہیں نکلا اس لئے کہ میرے سوا بھی کوئی ایسا آدمی ہے جو خدا کا نافرمان ہو۔

بے نمازی کا خدا کے حضور توبہ کرنا۔

جب اور کوئی بھی نہ کھڑا ہوا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے اور رونے لگا۔ روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ اگر مَیں بیٹھا رہوں تو میری وجہ سے یہ تمام مخلوق گرفتارِ قحط ہے اگر مَیں جاتا ہوں تو تمام خلقت میری طرف ہاتھ اُٹھائے گی کہ یہ ہے وہ آدمی جو ربّ العالمین کا نافرمان ہے سو اے خالقِ کل ربّ العالمین اب مَیں توبہ کرتا ہوں پہلے گناہوں سے اور آگے ضرور نماز پڑھا کروں گا۔

آخر تائب ہو کے رو رو عرضاں بول سنائیاں
تیں بن کس دروازے جاواں بخشن ہاریا سائیاں

Marfat.com

شرم کریمی قائم تیری یا ستّار عقارا
تیں بن کس تھیں بخشش منگے عاجز اوگنہارا

دوستو قربان جائیں رب العالمین کی کریمی کے اِدھر اس آدمی کا رونا تھا اور اُدھر رحمت والے بادل کو خدا کا حکم آنا تھا ابھی وہ عرض کر ہی رہا تھا کہ بارش شروع ہو گئی ۔ کیونکہ رونا اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کو بہت پسند ہے ۔ مولانا روم کا ارشاد سُنیئے ؎

ہر کجا آب رواں سبزہ شود
ہر کجا اشکِ رواں رحمت شود

حضرت موسیٰ کا اللہ تعالیٰ سے بے نماز سے متعلق پوچھنا ۔

اس پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی یا ربّ العالمین وہ آدمی تو باہر نہیں نکلا اور رحمتِ باراں پہلے نازل ہو گئی ۔ مجھے وہ آدمی دکھا دیجیے تاکہ مجھے بھی معلوم ہو جائے ۔

اس پر اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا فرمان آیا کہ اے میرے کلیم میں گنہگاروں کا پردہ پوش ہوں اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کر کے بخشنہار ہوں ۔ لہٰذا اس نے توبہ کی ہے اور میں نے قبول کی ہے ۔ جو بھی میرے در پر عاجز ہو کر آتے گا میں اس کو منظور کروں گا ۔ ؎

اَمر ہویا اج تائب ہویا اوہ گنہگار بیچارا
حاضر ہوون والیاں کارن میں ہاں بخشنہارا

ہاں تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی یا اللہ مجھے ضرور دکھا وہ کون ہے ۔ آواز

Marfat.com

آئی اے میرے پیارے نبی میں ستار ہوں تو پھر اس کا پردہ کیسے ظاہر کردں تمہارا مطلب پورا ہو گیا۔

کیوں جناب! دیکھا آپ نے کہ جب کوئی مصیبت آجائے تو نماز کے ذریعہ سے رفع ہو جاتی ہے اور نماز نہ پڑھنا بہت بڑا جرم ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانا رسولوں کی سنت ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نماز پڑھنے کی توفیق دے اور حضور علیہ السلام کی محبت دل میں عطا کرے۔ (اکرام محمدی ۳۲، خیر المونس ۶۹)

پانچ نمازیں پڑھنے پر پچاس کا ثواب:۔

حضرات! تمام عبادتوں سے افضل اور محبوب عبادت اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نزدیک نماز ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی حمد و ثنا، بڑائی اور پاکی بیان کی جاتی ہے۔

دوسری عبادتیں وحی کے ذریعہ سے زمین پر عطا فرمادیں مگر نماز اپنے محبوب نبی اکرم شفیع معظم سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کو آسمانوں پر لامکاں میں بلا کر عطا فرمائی اور پھر پانچ پڑھنے پر پچاس نمازوں کا ثواب دینے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اوّل میں یہ پچاس نمازیں ہی عطا کی گئی تھیں۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ کا نبیؐ اکرم کو بار بار دربارِ خداوندی میں بھیجنا؛

مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہماری مدد فرمائی اور نبیؐ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دربارِ خداوندی میں نمازیں معاف کرانے کے لئے واپس بھیج دیا۔ اسی طرح آپ نو دفعہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے اور پینتالیس نمازیں معاف ہو گئیں۔

محبوبِ خدا کو دیکھنا خدا کو ہی دیکھنا ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار کیوں واپس بھیجتے رہے۔ اس لئے کہ آپ نے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ میں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کو دیکھ نہ سکا لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب تو دیکھ کر تشریف لاتے ہیں۔ میں ان کو بار بار دیکھوں اور اپنے دل کو تسلی دوں کہ محبوبِ خدا کو دیکھنا خدا کو ہی دیکھنا ہے۔ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر کے بڑے خوش ہوتے اور یوں پکارتے ہے

جنہاں اکھیاں نے دلبر دیکھیا اوہ اساں تک لئیاں
توں ملیوں تے دلبر ملیا آساں ہن لگ پئیاں

پھر یہ نہیں کہ ہمارے نبیؐ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم پہ اور ہم پر ہی فرض نہیں بلکہ تمام نبیوں پہ اور ان کی امتوں پر بھی فرض تھی۔ مثلاً حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ اے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے۔

Marfat.com

اسی طرح سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے:۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

آپ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔

نمازوں کا تقرّر:۔

اور اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

وَأَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ

اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔

نمازِ فجر حضرت آدم علیہ السلام پر فرض تھی۔

ظہر کی نماز حضرت داؤد علیہ السلام پڑھا کرتے تھے۔

عصر کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام ادا کیا کرتے تھے۔

مغرب کی نماز حضرت یعقوب علیہ السلام پر فرض کی گئی تھی۔

عشاء کی نماز حضرت یونس علیہ السلام ادا فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمّت پر ان تمام اوقات کی نمازیں فرض ہوئیں تاکہ اس کو تمام اُمتوں کا ثواب ملے۔ پھر یہ مکمل ثواب تب حاصل ہوگا جب نماز کو وقت پر ادا کرے گا۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پیارا ہے فرمایا آپ نے وقت پر نماز پڑھنا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۸)

Marfat.com

نماز دافع مصائب ہے۔

حضرات نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ جو انسان کو ہر مصیبت سے نجات دلاتی ہے۔ جب کسی انسان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں اور اپنے پرائے یگانے بیگانے دُور ہو جائیں تو نماز انسان کی مدد کرتی ہے۔ اور وہ مصائب دُور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ دفع مصائب کا سبب نماز فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

ترجمہ:۔ اے ایمان والو مدد حاصل کرو صبر اور نماز سے بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

معلوم ہوا کہ جب کسی پر مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ صبر کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور نماز میں ہو جانا چاہیئے۔

نماز دین کا ستون ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مصائب کو نماز کی برکت سے دُور فرما دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب کبھی ایسا وقت آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے حدیث ملاحظہ فرمائیں:۔

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

نماز کی فضیلت

اِنَّہٗ حَزَبَہٗ اَمْرٌ صَلّٰی رواہ ابوداؤد۔

نماز چونکہ رحمت ہے اس لئے مصائب کے وقت نماز کی طرف متوجّہ ہونا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجّہ ہونا ہے اور جب رحمتِ خدا شاملِ حال ہوگی تو پھر کون سی مصیبت اور پریشانی باقی رہ سکتی ہے۔ لیکن یہ فائدہ تب ہوگا جب تمام نمازوں کی حفاظت اور پابندی ہوگی۔ یہاں پر خداوندکریم عزّوجل کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی، اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

پھر ایسی نماز کے متعلق حضورنبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نماز مومن کی معراج ہے تو معراج میں کیا ہوتا ہے۔ راز و نیاز کی باتیں ہوتی ہیں اور خداوندکریم کی طرف سے انعام ہوتا ہے۔ تو نماز میں بھی بندہ اپنے خالقِ حقیقی سے باتیں کرتا یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔ اور مالک ہے حساب کے دن کا۔

اُے اللہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہدایت دے ہم کو سیدھے راستہ کی۔ راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ اُن لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا۔ یہ باتیں نہیں ہیں تو پھر اور کیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیبؐ کے صدقہ سے

Marfat.com

نماز قائم کرنے کی توفیق دے۔ (پ ۱۳ رکوع ۱۸ - مشکوٰۃ شریف ص ۱۱)

حضرت حاتم اصم کی نماز:۔

حضرات ایسی نماز ایک۔ ولی اللہ پڑھتے تھے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں :۔

حضرت ادریس بن ادریس بیان کرتے ہیں کہ مشہور ولی اللہ حضرت حاتم اصم ایک بار عصام بن یوسف کے پاس آئے۔ عصام نے ان سے کہا اے حاتم کیا تم عمدہ طور سے نماز پڑھنا جانتے ہو؟

اُنہوں نے کہا ہاں!

پوچھا تم کس طرح نماز پڑھتے ہو؟

جواب دیا کہ جب نماز کا وقت قریب آتا ہے تو پیشتر میں کامل طریقہ پر وضو کرتا ہوں پھر نماز پڑھنے کے مقام پر اطمینان سے سیدھا کھڑا ہوتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرا ہر ایک عضو ایک حالت پہ قرار لیتا ہے۔

مَیں کعبہ شریف کو اپنے دونوں ابروؤں کے درمیان۔

مقام ابراہیم کو اپنے سینے میں

اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سر پہ دیکھتا ہوں جو میرے دل کا حال جانتا ہے۔

گویا میرے دونوں قدم پلصراط پہ ہوتے ہیں۔

اور بہشت میرے داہنی جانب

اور دوزخ میرے بائیں جانب

Marfat.com

اور ملک الموت میرے پیچھے ہیں۔ آخر نماز تک یہی حالت رہتی ہے۔

جب تکبیر کہتا ہوں تو اپنا محاسبہ کرتا ہوں

اور قرآن پڑھتا ہوں تو غور و فکر سے کام لیتا ہوں۔

اور رکوع کرتا ہوں تو تواضع کا خیال رکھتا ہوں۔

اور سجدہ کرتا ہوں تو عجز و نیاز بجالاتا ہوں۔

پھر اطمینان کے ساتھ التحیات کے لئے بیٹھتا ہوں اور تشہد بجالاتا ہوں

اور طریقہ سنت پر سلام ادا کرتا ہوں۔

پھر اخلاص سے اسے پورا کرتا ہوں۔

اور اُمید و بیم کی حالت میں قیام کرتا ہوں۔

اور خضوع و خشوع کے ساتھ دُعا کرتا ہوں۔

پھر صبر پر معاہدہ کرتا ہوں۔

حضرت عصام نے کہا اے حاتم کیا واقعی تمہاری نماز ایسی ہے جیسا تم نے بیان کیا

حضرت حاتم اصم نے کہا ہاں میری نماز ایسی ہی ہے۔

پوچھا کتنی مدت سے تم اس طرح نماز پڑھتے ہو۔

جواب دیا کہ تیس برس سے۔

یہ سن کر حضرت عصام پر گریہ و بکا کی حالت طاری ہوئی اور کہا کہ میں نے اپنی زندگی بھر میں آج تک اس طرح کی کوئی نماز نہیں پڑھی۔ اتنا کہہ کر آپ کو یکایک غش آگیا اور جسم سے روح پرواز کر گئی۔ (علم الیقین ص ۲۸)

Marfat.com

نماز کی فضیلت

سُن تعریف نماز کامل دی عشق دے اندر آیا!
رُوح بدن نوں چھوڑ سدھایا خوف ایسا دل پایا

نماز نہ پڑھنے کی بُرائی :-

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ہ فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَ لُوْنَ
عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ہ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ہ
قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ہ

ترجمہ :- مگر دہنی طرف والے لوگ پوچھتے ہیں مجرموں سے کہ تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے دُنیا میں۔

معلوم ہوا کہ بے نماز کے لئے دوزخ ہے اور وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔
(سورہ مدثر - پ ۲۹ رکوع ۱۶)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا :-

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ہ

ترجمہ :- پس ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے

حضرات!

دیکھا آپ نے کہ تارک الصلوٰۃ کو اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ناخلف اور نالائق فرمایا ہے اور ساتھ ہی اس کا انجام ذکر فرمادیا کہ وہ دوزخ کی

Marfat.com

وادی غیؔ میں داخل ہوگا۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا غیؔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اور وادی غی میں ایک کنواں ہے جس کا نام سبب ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کنوئیں کا منہ کھول دیتا ہے جس وہ آگ پھر بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ٥

جب بجھنے پر آئے گی تو ہم اس کی بھڑک اور زیادہ کر دیں گے۔

یہ کنواں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ سوم ص ۲ رکوع ۷)

جنتی بھجو دوزخیاں بھجیں روز قیامت والے
کیہڑی گلوں دوزخ آئے دسو کھاں اج حالے
کہسن اسیں دنیا اندر نماز نہ پڑھدے آئے
ایسے گلوں رب سچے نے دوزخ دے وچ پائے

اس سے آگے سنیئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نماز کے متعلق کیا فرمایا ہے:۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ٥ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ٥ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ٥

ترجمہ:۔ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے اور

Marfat.com

سجدہ کو بلائے جائیں گے تو نہ کر سکیں گے نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بیشک دنیا میں سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے۔

بے نمازیوں کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح ہو جائیں گی اس لئے کہ اذانوں اور تکبیروں میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے ساتھ انہیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی، باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے۔ اسی کی سزا یہ ہے کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہے اور یہ سجدہ کرنے سے محروم ہیں۔

معلوم ہوا کہ قیامت کے روز بے نمازی دربار خداوندی میں سجدہ نہ کر سکے گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب مومنوں کو نماز پڑھنے کی توفیق دے اور نماز کا پابند بنائے۔ (پ۲۹ رکوع ۴ سورہ قلم)۔

بے نمازی سے شیطان کی نفرت:۔

بے نمازی سے شیطان بھی نفرت کرتا ہے۔ اس کی نافرمانی کی وجہ سے:۔

حُکِیَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَمْشِیْ فِی الْبَادِیَۃِ فَوَافَقَہُ الشَّیْطَانُ یَوْمًا وَلَمْ یُصَلِّ الرَّجُلُ وَالْفَجْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فَلَمَّا صَارَ وَقْتُ الْمَنَامِ اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّنَامَ فَھَرَبَ الشَّیْطَانُ مِنْہُ قَالَ الرَّجُلُ لِمَ تَھْرَبُ مِنِّیْ فَقَالَ الشَّیْطَانُ اِنِّیْ عَصَیْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ مُدَّۃِ عُمْرِیْ مَرَّۃً فَکُنْتُ مَلْعُوْنًا وَاَنْتَ عَصَیْتَ فِی الْیَوْمِ خَمْسَ مَرَّاتٍ

Marfat.com

وَاَخَافُ مِنَ اللّٰہِ اَنْ یَّغْضَبُ عَلَیْکَ وَ یُقْرَنِیْ مَعَکَ بِسَبَبِ عِصْیَانِکَ۔

ترجمہ:۔ حکایت کی گئی تحقیق ایک آدمی تھا جاتا بیچ جنگل کے۔پس ملا ساتھی اس کو شیطان ایک روز اور نہ نماز پڑھی آدمی نے فجر کی اور ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی اور عشاء کی۔ پس ہوا وقت جب نیند کا، ارادہ کیا آدمی نے یہ جو سو جائے۔ پس بھاگا شیطان اس آدمی سے۔ کہا آدمی نے کیوں بھاگتا ہے تو مجھ سے۔ پس کہا شیطان نے تحقیق میں نے نافرمانی کی اللہ بیچ مدت عمر اپنی کے ایک دفعہ۔ پس ہوا میں لعنت کیا گیا اور تو نے نافرمانی کی آج کے دن کی پانچ دفعہ۔ ڈرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے۔ یہ جو غضب کرے اوپر تیرے اور قہر کرے مجھ پر بھی ہمراہ تیرے۔

حضرات معلوم ہوا کہ بے نمازی نماز چھوڑنے کا ایسا برا کام کرتا ہے کہ شیطان بھی اس سے نفرت کرتا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ (درۃ الناصحین جلد اوّل ص ۲۸۸)

حکایت:۔

ذکر ہے کہ بعض اکابر دخانی جہاز میں سوار ہو کر دریا میں دیکھتے ہیں کہ مچھلیاں ایک دوسرے کو کھائے جاتی ہیں۔ انہوں نے خیال کیا کہ دریا میں قحط پڑ گیا ہے۔ اسی وقت انہیں ایک ہاتف نے چیخ کر آواز دی کہ یہ بات نہیں بلکہ ایک بے نمازی نے شور سمندر سے پانی پیا۔ جب اسے پانی کی شوریت معلوم ہوئی تو اس نے منہ کا پانی سمندر میں ڈال دیا۔ اس کی وجہ سے یہ بے چینی یعنی

Marfat.com

ہلکا پن سمندر میں پھیل گیا ہے۔

معلوم ہوا کہ بے نمازی کا جھوٹھا بھی نحوست ہے اور اس کے جھوٹھے سے بیماری پھیل جاتی ہے۔ اس لئے بے نمازی کا جھوٹھا نہیں کھانا چاہیئے اگر ہو سکے تو اس کو سمجھانا چاہیئے۔

یہ حکایت پڑھ کر بے نماز نصیحت پکڑیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ (خیر المواعظ جلد اوّل)

تارکِ نماز کیلئے دین و دنیا میں ویرانی:۔

حکایت:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک بستی پر ہوا جس میں نہایت سر سبز اشجار کھڑے لہلہا رہے ہیں اور صاف پانی کے چشمے بہہ رہے تھے بستی والے بڑے عبادت گذار تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بڑی بیحد تعظیم کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُن کی حسن عبادت اور اطاعت سے سخت تعجب ہوا اس کے تین سال بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر اس بستی پر سے ہوا تو کیا دیکھتے کہ تمام اشجار خشک کھڑے ہیں۔

پانی کے چشمے خشک پڑے ہیں۔

نہریں خشک پڑی ہیں۔

سبزہ کا نام و نشان تک نہیں۔

مکان چھتوں کے بل گرے پڑے ہیں۔

یہ دیکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہایت حیرت ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ پر

Marfat.com

نماز کی فضیلت

وحی بھیجی کہ اے روح اللہ! اس بستی کے اجڑنے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے ایک بے نمازی کا گذر ہوا۔ اس نے ایک چشمہ سے اپنا منہ دھویا۔ اسی کی نحوست چشمے خشک ہو گئے۔
درخت سوکھ گئے۔
بستی ویران و تباہ ہو گئی۔
اے عیسیٰ علیہ السلام جب نماز کا چھوڑنا دین کے ڈھل جانے کا سبب ہے تو دنیا کی ویرانی کا سبب کیوں نہ ہو گا۔

ترک نماز کرن تھیں دنیا دین تباہ ہو جاندا
شک کریں نہ اس وچ بندیا پاک خدا فرمایا

خشک درخت تے سبزیاں ہووں بے نمازی یار کہ
ہوش کر دتے باز آجاؤ پڑھو نماز پیاردں

کیوں جناب دیکھا آپ نے کہ نماز نہ پڑھنا دین اور دنیا کی ویرانی کا سبب ہے اس سے ہم لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور آج ہی نماز کو خالص نیت سے قائم کرنا چاہیئے تاکہ دنیا اور آخرت میں عزت رہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو نماز قائم کرنیکی توفیق دے۔ (نزہتہ المجالس جلد اول ص۹۱)

بے نمازی کی وجہ سے محلے پر بھی رب کی لعنت ہوتی ہے

وَرَدَ فِی السُّنَّۃِ اَنَّ کُلَّ مَحَلَّۃٍ یَکُوْنُ فِیْھَا تَارِکُ الصَّلٰوۃِ یَنْزِلُ عَلَیْھَا کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ لَعْنَۃً فَاِنْ قُلْتَ مَا الْحِکْمَۃُ فِیْ

Marfat.com

تَنْزِلُ اللَّعْنَةُ عَلٰى اَهْلِ الْمَحَلَّةِ عَامَّةً وَلَمْ تَنْزِلْ
خَاصَّةً قُلْتُ اِنَّ يَرَوْنَ تَارِكَ كَمَا دَلَمْ يَنْهَوْهُ عَنْهُ
فَلِذٰلِكَ يَعُمُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهٖ كَمَا وَاقِعٌ
فِى الْحَدِيْثِ السَّاكِتُ عَنِ الْحَقِّ بِشَيْطَانٌ اَخْرَسَ ـ

ترجمہ:۔ سنت میں وارد ہوا ہے کہ جس محلے میں ایک بے نمازی رہتا ہے نازل ہوتی ہے اس پر اور اس محلے پر ہر روز ستر مرتبہ لعنت اگر ہے تو کیا حکمت ہے بیچ نازل ہونے لعنت اوپر اہل محلّہ کے عاصی ہو کر اور نہ نازل خاص کر اس پر کہا تحقیق وہ دیکھتے ہیں بے نمازی کو اور نہیں روکتے اس کو اس سے۔ پس اس لئے عام کرتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے نزدیک اپنے جس طرح جو واقعہ ہوا حدیث میں جو چپ رہے حق سے شیطان گونگا ہے۔

لعنت ہووے رب سچے دی اُپر بے نمازاں
نالے ہووے اُپر محلّے جو نہ کرن ان بازاں

لعنت رب دی عام ہووے سُن الیس بے علمی یاروں
جو نہ دیکھ دسے اس تائیں سدھا راہ پیاروں

حضرات معلوم ہوا کہ بے نمازی کی وجہ سے محلے والوں پہ بھی رب کی طرف سے عذاب لعنت ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اس کو یعنی بے نمازی کو اس کام سے دیکھ کر نہیں روکتے۔ لہٰذا ہر انسان کو چاہیئے کہ ایسے آدمی کو پیار سے

Marfat.com

سمجھانا چاہیئے۔ دعا کریں کہ صدقہ نبیؐ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ (درۃ الناصحین ص ۳۶۳)

نماز چھوڑنا سب سے بُرا فعل ہے۔

کتاب الزواجر میں علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر یہ عرض کرنے لگی کہ اے حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے اور گو میں نے اس گناہ سے توبہ بھی کر لی ہے مگر آپ بھی میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں تو بہتر ہے۔

آپ نے فرمایا وہ کونسا گناہ تجھ سے ہوا ہے۔

اس عورت نے عرض کیا کہ حضور پہلے تو مجھ سے بدکاری و زنا ہوا۔

پھر اس زنا کے نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا۔

اس عورت کی یہ بات سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہو گیا اور فرمایا کہ جلدی یہاں سے نکل جا کہیں تیری نحوست سے ہم پر آسمان سے آگ نہ نازل ہو جو ہم کو جلا ڈالے۔

وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی۔

اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے تو نے ایک توبہ کرنے والی کو کیوں نکال دیا

Marfat.com

کیا تُو نے اس سے زیادہ بُرے شخص کو نہیں دیکھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا بھلا اس سے زیادہ دوسرا بُرا فعل کیا ہوگا ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ علیہ السلام جو شخص قصداً نماز چھوڑ دے وہ اس بدکار و فاحشہ عورت سے بھی بُرا ہے۔

قصداً چھڈے نماز جو ناہیں وِچ گناہاں آیا
سب تھیں بُرا ہے دُنیا وچوں رب سچے فرمایا

حضرات اب ذرا غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ میں صرف دو نمازیں فرض تھیں۔

جب ان دو نمازوں کا تارک زانیہ و فاحشہ عورت سے زیادہ بُرا ٹھہرا تو اس اُمت پر تو پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس لئے اب ان کے تارک تو اور بھی زیادہ بدتر ہوں گے۔

(زواجر جلد اوّل صـ۱۱۳)

بے نماز کا انجام جہنم:۔

اگر کوئی حاکم دنیا میں حکومت و سلطنت کے کاموں میں مشغول رہ کر نماز سے غافل رہا ہوگا اور وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے یوں معذرت کرے گا کہ اے اللہ تعالیٰ آپ ہی نے مجھے حکومت و بادشاہی دی تھی تو اس کی وجہ سے نمازیں مجھ سے غفلت سرزد ہوئی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو حاضر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرمائیں گے کہ دیکھ ان دونوں کو بھی حکومت ملی تھی مگر ان کو تو حکومت نے نماز سے نہیں روکا اور یہ حضرات حکومت چلانے کے

Marfat.com

ساتھ ساتھ برابر نماز پڑھتے رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ بادشاہت و حکومت تو نماز سے نہیں روکتی بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ تو خود ہی نماز سے غافل اور بے پرواہ رہا ہے۔ ہاں تو فرشتو لے جاؤ اس نماز سے غفلت کرنے والے غافل حاکم دنیا کو جہنم میں۔

ع

غافل رہوے نماز بھیں جو کوئی رب سچا فرماوے
بھاویں حاکم دنیا ہووے وچ جہنم جاوے

اور اگر کوئی اپنی بیماری کا عذر پیش کر کے کہے گا کہ الٰہی میں بیماری کی وجہ سے نماز پڑھنے سے معذور تھا تو حکم ہو گا کہ ایوب صابر پیغمبر کو بلاؤ۔

چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام حاضر ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اس بیمار سے فرمائے گا کہ تم زیادہ بیمار تھے یا کہ میرا ایوب۔

دیکھ تو سہی کہ یہ میرا بندہ ایوب برسوں بیمار رہا۔ یہاں تک کہ اس کے جسم میں کیڑے بھی پڑ گئے مگر یہ ایک سانس بھی ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں ہوا۔

اگر بیماری یادِ الٰہی سے روکتی ہوتی تو حضرت ایوب کو بھی روکتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔

تو حقیقت یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے نہیں بلکہ تم نے اپنی ذاتی غفلت کی وجہ سے نماز چھوڑ رکھی ہے۔

حکم خدا ہو گا کہ لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں۔ چنانچہ اس کو بھی دوزخ میں بموجب حکم الٰہی ڈال دیا جائے گا۔

تارکِ نماز کا کوئی عذر قبول نہ ہو گا۔

یاد میری بھیں اک دم غافل ہویا نہیں بیارا
توں دنیا وچ غافل ہو کر بھلا رہیا نکارا

Marfat.com

اور اگر کوئی اولاد کی کثرت اور ان کی پرورش کو نماز چھوڑنے کے لئے بطور عذر پیش کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لاؤ حضرت یعقوب علیہ السلام کو۔ تو ارشادِ الٰہی ہوگا کہ اے اولاد کا عذر پیش کرنے والے بندے بتا تیری اولاد زیادہ عزیز تھی یا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی۔

اور پھر اولاد کی وجہ سے تم زیادہ غم میں مبتلا رہے ہو یا کہ میرا یعقوب جو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں کئی سال تک روتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی طاقت و بینائی بھی جاتی رہی۔ ان کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھک گئی تھی۔ اس کے باوجود بھی یہ نماز سے کبھی غافل نہیں ہوئے تھے۔ تو اے فرشتو لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں۔

کئی سالاں تک وچ جدائی رُنّا نبی خدائی
اتنی مشکل دے وچ رہ کے نماز نہیں دلوں بھلائی

تُوں دنیا وچ بچیاں اندر رہیوں نال خماری
غافل رہ کر دُنیا اندر چھڈی نماز بیاری

اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے ظلم و زیادتی یا کوئی مرد اپنے آقا کے ظلم و ستم کا عذر پیش کر کے کہے گا کہ الٰہی مجھے فلاں بادشاہ یا حاکم یا خاوند کے خوف سے نماز کی فرصت نہیں ہوتی تو حکم خدا ہوگا کہ فرعون کی بیوی آسیہ کو حاضر کرو۔ چنانچہ بی بی حضرت آسیہ کو حاضر کیا جائے گا تو ارشاد ہوگا کہ تیرا خاوند یا بادشاہ زیادہ ظالم اور نماز سے روکنے والا تھا یا کہ اس بی بی حضرت آسیہ کا خاوند فرعون زیادہ ظالم تھا۔

Marfat.com

تو وہ عورت عرض کرے گی کہ یا اللہ فرعون زیادہ ظالم تھا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

دیکھو یہ ایسے ظالم جابر کی بیوی ہونے کے باوجود کیسی عبادت گذار تھی۔

تو اگر کسی عورت کے خاوند کا ظلم نماز سے روکتا تو پھر حضرت آسیہ کو بھی روکتا مگر ایسا نہیں ہوا۔

تو اے بے نماز یہ خاوند یا حاکم کے ظلم کا عذر غلط ہے تو خود ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل تھا۔

تو حکم ہوگا اے فرشتو اسے جاؤ اس کو بھی جہنم میں۔

چنانچہ ان سب کو بموجب حکم الٰہی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس حکم پر کہ اے عورت تو خود ہی غافل تھی اور آسیہ عابدہ تھی۔

ظلم ستم دے اندر رہ کر کردی ذکر الٰہی
اس دے بدلے آسیہ کارن جنت اساں بنائی
توں دنیا وچ عمراں ساری عیشاں نال گذاری
اس دے بدلے وچ جہنم جاسیں توں نکاری

کیوں حضرات! پڑھا آپ نے کہ بے نمازی جہنم میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ (تفسیر روح البیان)

اسی طرح فرضی نماز چھوڑنے والے سے اللہ تعالےٰ بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَ

Marfat.com

حُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِى اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

ترجمہ :- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی فرمایا ۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ مجھے قتل کیا جائے یا جلایا جائے ۔

اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے اہل عیال سے نکل جائے ۔

نماز فرض کو قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جو قصداً نماز فرض کو چھوڑ دیتا ہے تو بیشک اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے ۔

اور شراب نہ پینا بیشک وہ ہر برائی کی جڑ ہے ۔

اور معصیت سے بچنا کیونکہ معصیت سے اللہ تعالیٰ کا غضب اُترتا ہے

اور لڑائی جہاد سے نہ بھاگنا اگرچہ ساتھی مر جائیں ۔

Marfat.com

اور جس وقت لوگوں میں موت آجائے اور تو ان میں سے ہے تو ثابت قدم رہنا اپنی طاقت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔
تنبیہ کے واسطے ان سے عصا مت ہٹانا اور اللہ کے بارے میں ان کو ڈراتے رہنا۔

کیوں جناب! دیکھا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جلیل القدر صحابی کو کس طرح وصیت کی کہ فرضی نماز نہ چھوڑنا۔ اس کے چھوڑنے سے خدا کا ذمہ بری ہو جاتا ہے یعنی تمہاری مغفرت۔

معلوم ہوا کہ نماز کا چھوڑنا بہت بڑا کام ہے اور رب تعالیٰ مغفرت سے محروم رہتا ہے۔

باہجھ نماز دل گندہ بندہ بھریا نال پلیدی
بخشش نہیں خدا دی اُسنوں تے نہیں شفاعت نبی دی

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بچوں کو نماز کیلئے عصا سے ڈراتے رہنا چاہیئے۔
اور خداوند کریم کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہیئے۔
اور جہاد کے وقت جان چھپا کر بھاگ نہ جانا چاہیئے۔
وفات کے ٹائم پر لوگوں کی مدد کرنا چاہیئے۔
اور اپنے گھر والوں پر طاقت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔
میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام چیزوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرماتے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۱۸)

Marfat.com

تارکِ نماز بشکل سیاہ خنزیر ہوگا:۔

بے نمازی کی شکل بدل کر سیاہ خنزیر کی شکل ہو جائے گی ۔

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ یَوْمًا مَعَ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ شَابٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ وَھُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْكَ یَا شَابُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ اَبِیْ وَلَیْسَ لَہٗ کَفَنٌ وَلَا غَاسِلٌ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَذَھَبَا اِلَی الْمَیِّتِ فَرَاٰہُ مِثْلَ الْخِنْزِیْرِ الْاَسْوَدِ فَرَجَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا رَاَیْنَاہُ اِلَّا مِثْلَ الْخِنْزِیْرِ الْاَسْوَدِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَی الْجَنَازَۃِ فَدَعَا فَصَارَ الْمَیِّتُ عَلٰی صُوْرَتِہِ الْاُوْلٰی وَصَلّٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃَ وَاَرَادَ الدَّفْنَ فَرَاٰی کَالْخِنْزِیْرِ الْاَسْوَدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا شَابُ اَیَّ عَمَلٍ کَانَ یَعْمَلُ اَبُوْكَ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ کَانَ تَارِكُ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ یَا اَصْحَابِیْ اُنْظُرُوْا حَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِثْلَ الْخِنْزِیْرِ الْاَسْوَدِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنْھَا۔

Marfat.com

ترجمہ :- حدیث روایت کی گئی ہے تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک دن ساتھ اصحاب اپنے کے پس آیا ایک جوان عرب سے طرف دروازے مسجد کے اور وہ روتا تھا۔ پس فرمایا کس نے رولایا تجھ کو اے جوان۔ پس کہا اس نے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرگیا باپ میرا اور نہیں واسطے اس کے کفن اور نہ غسل دینے والا۔ پس حکم کیا نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابابکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو۔ پس گئے دونوں طرف میت کی۔ پس دیکھا اس میت کو مثل خنزیر سیاہ کی۔ پس پھرے دونوں طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس کہا دونوں نے نہیں دیکھا ہم نے اس کو مگر مثل خنزیر سیاہ کی۔

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پس کھڑے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازہ کی۔ پس دعا مانگی۔ پس ہوگئی میت صورت اوپر پہلی کے اور نماز پڑھی اس پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور ارادہ کیا دفن کا۔ پس دیکھا مثل خنزیر سیاہ کی۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جوان کون عمل کرتا تھا باپ تیرا دنیا میں۔ کہا اس نے تھا تارک نماز کا۔ پس فرمایا حضرت نے کہا اے اصحابی نظر کرو تم حال اس شخص کے پر جس نے چھوڑا نماز کو۔ اٹھائے گا اس کو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے مثل خنزیر سیاہ کی۔ پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ سے۔

بدل جاوے گی شکل بندے دی شکل نہ پڑھنے یارو
روز قیامت دوزخ جاسی ملے عذاب اتے نارو

کیوں حضرات دیکھا آپ نے کہ نماز کا چھوڑنا کتنا برا ہے اور عذاب الٰہی کا مستحق

Marfat.com

ہوتا ہے۔ یہ کیوں اس لئے کہ انسان خداوند کریم کا فرمان بھول گیا ہے۔

یاد رکھو جیسے دنیا میں رہ کر انسان اپنے رب کا فرمان بھول گیا ہے ایسے ہی کل قیامت کو خدا بھول جائے گا جبکہ نافرمان لوگ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے اور واویلا کریں گے تو جواب یہ ملے گا کہ اَلْیَوْمَ نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا۔ آج ہم بھی تمہیں یاد نہیں فرمائیں گے جس طرح تم نے اسی دن کے لئے ملنے کو بھلا دیا تھا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ نماز ضرور پڑھنی چاہیئے۔ ورنہ بہت برا حشر ہوگا قیامت کے دن۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ (درۃ الناصحین جلد اول ص ۲۹۸ پ ۱۵۔ رکوع ۲۰)۔

تارک نماز سے حیوان بھی نفرت کرتے ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نماز کا کوئی وقت اپنی غفلت سے ترک کر دیا گویا اس نے اپنے آپ کو چھری سے ذبح کر ڈالا اور جس نے دو وقت کی نماز سے غفلت کی گویا وہ رحمت الٰہی سے بہت دور ہو گیا، اور جس نے تین وقت کی نماز نہ پڑھی گویا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو قبر پاک میں تکلیف دی اور جس نے چار وقت کی نماز چھوڑی اس نے گویا تمام آسمانی کتابوں کا انکار کیا اور جس نے پانچوں وقت کی نماز چھوڑی اور کوئی خیال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو نہایت غیظ و غضب سے ندا کرتا ہے کہ او نافرمان باغی میں تجھ سے بیزار ہوں اور تو مجھ سے الگ ہے۔ پس میرے آسمان اور زمین سے نکل جا۔ اور میرے سوا کوئی اور خدا ڈھونڈے۔ ایسا شخص دنیا سے

Marfat.com

بغیر توبہ کے مرتا ہے۔ ؎

جو نہ پڑھے نماز خدا دی کر غفلت اس جہانوں
غیظ و غضب کرے رب اس نے کڈھے زمیں اسمانوں

تارکِ نماز سے سُور بھی نفرت کرتا ہے:۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہروں کے ہر گلی کوچے میں خدا کا ہر ایک فرشتہ ہر روز یہ کہتا ہے کہ الحمدللہ مجھے خدا نے فرشتہ بنایا بیل نہیں بنایا، بیل کہتا ہے الحمدللہ مجھے خدا نے بیل پیدا کیا اونٹ نہیں بنایا اور اونٹ کہتا ہے الحمدللہ مجھے خدا نے اونٹ پیدا کیا شیر نہیں بنایا شیر کہتا ہے الحمدللہ مجھے خدا نے شیر پیدا کیا گدھا نہیں بنایا، گدھا کہتا ہے الحمدللہ مجھے خدا نے گدھا پیدا کیا کتا نہیں بنایا، کتا کہتا ہے الحمدللہ خدا نے مجھے کتا بنایا سور نہیں پیدا کیا اور سور کہتا ہے الحمدللہ مجھے خدا نے سور بنایا کہیں انسان تارکِ نماز نہیں بنا دیا۔ (علم الیقین ص۱۸)

؎ سب حیران جوانان کو یوں نفرت کرتے آئے
بے نماز بندے دے کولوں سور بھی نفرت کھائے

بغیر عذر تارک نماز کی نجات نہیں:۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے عبداللہ ابن شفیق سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اعمال میں سے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے سوا نماز کے۔ کیونکہ اس زمانہ میں نماز پڑھنا مومن کی علامت تھی اور نماز نہ پڑھنا کافر کی پہچان، جیسے آج سر پر چوٹی نیچے دھوتی ہندو کی پہچان ہے۔

اس لئے وہ حضرات جسے نماز نہ پڑھتے دیکھتے سمجھتے کافر ہو گا۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ لازم نہیں کہ نماز چھوڑنا کفر ہو اور بے نمازی کافر ہوا۔ یہ تاکیدی اور سبقاً حکم ہے اور حضرت عبداللہ بن شفیق عظیم الشان تابعی ہیں۔ حضرت عمر، علی عثمان و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی قبیلہ بن عقیل سے ہیں بصرہ میں قیام رہا ۱۰۸ھ میں وفات پائی۔

وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نِجَاتًا وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔

ترجمہ اور جو نہ محافظت کرے گا نماز پر تو نہ نماز اس کے لئے نور ہوگی اور نہ برہان ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور وہ شخص قیامت کے روز قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہو گا۔

نور نہ ہوسی اس دے اگے نہ نجات اوہ پاوے
حشر ہوسی اُس نال کفاراں پاک نبی فرماوے

Marfat.com

قارون بنی اسرائیل میں سے بہت امیر اور دولت مند تھا تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کو زکواۃ دینے کا حکم فرمایا تو اس نے انکار کر دیا آخر یہ اور اس کا خزانہ زمین دھنسا یا گیا اب تک قارون اور اس کا خزانہ زمین میں دھنسایا جا رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ - ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔

جا قارون خزانے اپنے لے جا نال تمامی
مول نہ حاجت مال تیرے دی رکھدا رب گرامی

اور فرعون ایک کافر بادشاہ تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور خدا تعالےٰ نے اس کو دریا میں غرق کر دیا اور آخری دفعہ اس کا ایمان لے آنا بھی پسند نہ فرمایا۔ جب وہ ایمان لانے پر آیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیج کر اس کا منہ بند کرا دیا۔

مت بولیں مت بولیں کافر بولنا بند کرایا
ہن ایمان لیاون والا تیرا وقت وہایا

اور ہامان فرعون کا وزیر اعظم تھا ابی بن خلف۔ یہ مشرکین مکہ میں سے تھا جو کہ اسلام کا دشمن تھا اور تجارت کرتا تھا اور جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے ہاتھ مبارک سے فی النار کیا یعنی اس کو خود قتل کیا۔

محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ بے نمازی کا حشر ان چاروں کے ساتھ کیوں ہوگا۔

وہ فرماتے ہیں کہ نماز جو اکثر چھوڑی جاتی ہے اس کی ایک وجہ تو حکومت د

Marfat.com

سلطنت ہے ۔ کیونکہ جب سلطنت مل جاتی ہے تو دماغ میں فخر و نخوت، تکبر و غرور پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس نشہ میں ایسا مست ہو جاتا ہے کہ وہ نماز کی پرواہ تک نہیں کرتا ۔

دوسری وجہ مال و دولت کی کثرت ہے ۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مالدار آدمی نماز میں سستی کرتا ہے ۔

تیسری وجہ وزارت ہے یعنی ملازمت اور مصاحبت جس کی وجہ سے نماز میں سستی ہو جاتی ہے ۔

چوتھی وجہ تجارت ہے کہ انسان تجارت کے سلسلہ میں ایسا مشغول ہو جاتا ہے کہ اکثر اس کی نماز ضائع ہو جاتی ہے ۔

اگر نماز چھوڑنے کی وجہ حکومت و سلطنت ہو تو اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا ۔

اگر مال و دولت کی کثرت سے ہے تو اس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا ۔
اگر وزارت و ملازمت وغیرہ سے ہے تو اس کا حشر ہامان کے ساتھ ہوگا اور اگر تجارت سے ہے تو اس کا حشر ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا ۔

حضرات !

اب ہم کو اپنے آپ میں دیکھنا چاہیئے کہ کہیں ہمارا حشر تو ان کے ساتھ نہیں ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہم سب کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین !
(مشکوٰۃ شریف ص ۵۹)

بے نمازی دوزخ میں جلے گا اور دنیا میں ہر برکت سے محروم

Marfat.com

رہے گا، کھانے میں برکت نہ ہوگی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بغیر عذر کے نماز کو ترک کیا وہ دوزخ میں اَسّی حقبہ تک رہے گا۔ ایک حقبہ اَسّی برس کا ہوتا ہے

اور وہ ایک برس اَسّی مہینہ کا ہوتا ہے۔

اور وہ ایک مہینہ اَسّی دن کا ہوتا ہے۔

اور وہ ایک دن اَسّی گھنٹہ کا

اور وہ ایک گھنٹہ دنیا کے اَسّی ہزار برس کے برابر ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازِ ظہر ترک کرے گا اُس کے قلب اور چہرے پر نور نہ ہوگا۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوۃَ الظُّھْرِ لَمْ یَکُنْ بِوَجْھِہٖ نُوْرٌ ٥

جو نہ پڑھے نماز پیشی دی کہے رسول الٰہی
مُنہ اُس دے توں نور اُٹھ جاوے نالے ہووے سیاہی

اور جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے گا اس کے اعضاء کی قوت جاتی رہے گی۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ لَمْ یَکُنْ فِیْ اَعْضَائِہٖ قُوَّۃٌ ۔ ٥

حضرت کہیا نماز عصر دی جو نہ پڑھدا بھائی
تاں اُسدے وچ شامت عضووں طاقت رہے نہ کائی

اور جو شخص نمازِ مغرب سے غفلت کرے گا اس کے کھانے میں لذت نہ ہوگی۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ

Marfat.com

لَمْ يَكُنْ فِيْ طَعَامِهٖ لَذَّةٌ ۔

جو کوئی شام نماز نہ پڑھدا کہے رسول رباناں
لذت برکت تھیں سب خالی ہووے اسدا کھانا

اور جو شخص نماز عشاء نہ ادا کرے گا دنیا و آخرت میں اُسے ایمان نصیب نہ ہوگا۔
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ لَمْ يَكُنْ فِيْ دِيْنِهٖ ۔

جو نماز عشاء نہیں پڑھدا پاک نبی فرماوے
اوہ نہیں مومن دین وچوں جب دور کرایا جاوے

اور جو شخص نماز فجر نہ ادا کرے گا اس کے رزق میں برکت نہ ہوگی۔
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ صَلٰوةَ الْفَجْرِ لَمْ يَكُنْ فِيْ رِزْقِهٖ بَرَكَةٌ ۔

جو کوئی فجر نماز نہیں پڑھدا پاک نبی فرماوے
اُسدے رزق وچوں سب برکت فوراً چھوڑ سدھاوے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِيَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ۔

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت عمر ابن خطاب سے ، آپ نے اپنے حکام کو لکھا کہ میرے نزدیک سارے کاموں سے زیادہ اہم نماز ہے یعنی سلطنت کے کام ملکی انتظام نماز کے بعد ہیں ۔ جب نماز کا وقت آجائے تو

Marfat.com

سارے کام ویسے ہی چھوڑ دو۔

جس نے اسے محفوظ رکھا اور اس کی پابندی کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کر دیا تو وہ نماز کے سوا کو بہت ضائع کرے گا یعنی اس کے چہرے پر نور نہ ہوگا۔

رزق میں برکت نہ ہوگی

دین سے نکل جائے گا۔

کھانے میں لذت نہ ہوگی۔

اعضاء میں طاقت نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۹ باب اوقات نماز)

نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت :-

وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ۝ رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ

خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں نماز کی تاکید فرمائی ہے وہاں نماز با جماعت پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ہے :-

وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ۔ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ

یعنی باجماعت نماز پڑھو۔ جماعت کے بارے میں صدقہ امر واجب ہوا ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اسی لئے محقق مذہب ہے کہ ہر عاقل بالغ قادر پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے

Marfat.com

والا گنہگار اور مستحق سزا ہے۔ اگر کئی بار ترک کرے تو فاسق و فاجر ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔

ع

پڑھو نمازاں نال جماعت حکم کیتا رب سائیں
جو نہ حکم منے کوئی ساڈا پاوے سخت سزائیں

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر باجماعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے فجر سے لیکر ظہر تک کے گناہ معاف فرما دے گا، اور اگر عصر باجماعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ ظہر سے لیکر عصر تک کے گناہ معاف فرما دے گا۔ اگر نماز مغرب جماعت کے ساتھ پڑھے تو عصر اور مغرب کے درمیان جو بھی خطائیں سرزد ہوں گی بخش دی جائیں گی اور اگر عشاء کی نماز باجماعت پڑھے تو مغرب اور عشاء کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اگر نماز فجر باجماعت پڑھے تو رات بھر کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یہی معنی ہیں اس آیت کے:۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔ یعنی نیکیاں تمام برائیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔

ع

پڑھے نماز جو نال جماعت آکھیا نبی پیارے
بخشے جان گناہ صغیرہ اس بندے دے سارے

Marfat.com

پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کے فوائد۔

تنبیہہ الغافلین میں ہے کہ جو شخص پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے پانچ باتیں عنایت فرمائے گا۔

۱۔ تنگدستی اس کی دُور کرے گا۔

۲۔ عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھے گا۔

۳۔ قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۴۔ پُلصراط سے تیز اُڑنے والے پرندے کی طرح گذر جائے گا۔

۵۔ جنت میں بلا حساب وکتاب داخل ہوگا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردِ مومن کے دل میں جبکہ جماعت اور مسجد کی محبت ہوگی تو وہ مرنے سے پہلے ہی دنیا میں جنت کی نہروں کے پانی سے سیراب ہوگا اور وہاں کے میوہ جات سے لطف اُٹھائے گا اور اپنے اہلِ خاندان سے سو آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور تکبیر اُولیٰ میں شریک ہوا تو یہ ایک نیکی گویا انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کے ہزار غزوہ اور جہاد کے برابر ہے۔

جب مردِ مومن نمازِ فجر باجماعت ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے

Marfat.com

ہر رکعت کے عوض بارہ ہدلیقوں کا ثواب نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے۔
اگر یہ شخص ظہر کے وقت تک انتقال کر جائے تو دنیا سے شہید اُٹھے گا اور جب ظہر کی نماز باجماعت اَدا کرے تو اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ ہر رکعت کے عوض میں دس ہدلیقوں اور بارہ شہیدوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں درج فرمایا جائے گا۔

اگر یہ شخص عصر کے وقت تک مر جائے تو شہادت کا رُتبہ پائے گا اور جب عصر کی نماز جماعت کے ساتھ اَدا کرے تو ہر رکعت کے بدلے پیمبر گاروں کا ثواب اور بارہ حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کا اجر اس کو ملے گا۔

اگر یہ شخص وقتِ مغرب تک مر جائے تو شہید ہوگا اور جب نمازِ مغرب جماعت کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے اہلِ خشوع کا ثواب اور بارہ مقرب فرشتوں کا اجر اسے عنایت فرمائے گا۔

اگر یہ شخص وقتِ عشاء تک مر جائے تو شہید ہوگا اور جب نمازِ عشاء جماعت کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ساکین کا ثواب اور بارہ علمائے باعمل کا اجر اسے بخشے گا۔ اگر یہ شخص اس رات مر جائے تو شہید ہوگا اور جب نمازِ وتر خواہ نمازِ عشاء کے ساتھ ملا کر یا رات کے پچھلے حصّے میں خوابِ شب سے بیدار ہو کر ادا کرے تو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے عوض سو غلام آزاد کرنے کا ثواب اور سو حجِ بیت اللہ کا اجر مرحمت فرمائے گا اور پھر اس قدر ثواب ملے گا کہ گویا اس نے سو راتیں رات بھر عبادتِ الٰہی میں جاگ کر بسر کی ہیں۔

اگر صبح تک یہ شخص مر جائے گا تو شہید ہوگا اور جب آدھی رات تہجّد کی بارہ رکعتیں چھ سلام کے ساتھ اَدا کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قبر سے صابرین کے

Marfat.com

فضیلتِ جماعت

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ۔

ترجمہ:۔ یہ ایسے مردانِ خدا ہیں کہ نہ ان کو تجارت نہ بیع ذکرِ خدا سے روکتی ہے ۔

ہمارے اسلاف میں جماعت کا اتنا اہتمام ہوتا تھا کہ اگر کوئی بیمار بھی ہو جاتا تب بھی شریکِ جماعت ہوتا ۔ خود دونوں جہانوں کا سردار جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا معمول بھی دیکھو:۔ ؎

نال جماعت جو تہجے دتیں پڑھے نماز ہمیشاں
ہر سختی تھیں بچ کر جنت رہسی نال اوہ عیشاں

آپ کو مرضِ وفات میں مرض کی شدت کی وجہ سے بار بار غشی ہوتی تھی اور بار بار وضو کا پانی طلب فرماتے تھے ۔ آخر ایک مرتبہ وضو فرمایا اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک دوسرے صحابی کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے کہ قدم مبارک زمین پر نہ جمتا تھا ، تو معلوم ہوا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہے یعنی ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۔

گھر میں نماز پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے کیونکہ مسجد کو جاتے ہوئے بھی ہر قدم پر نیکی اور واپس آتے ہوئے بھی ہر قدم پر نیکی ؎

اگر در خانہ صد محراب داری
نمازاں بہ کہ در مسجد گذاری

؎

اِک دا بدلہ سناتی درجے اجر ملے سرکاروں
نال جماعت مسجد اندر پڑھے نماز جو یاروں

(مشکوٰۃ شریف پ۱ رکوع ۴ ص۹۵، ص۱۰۲)

Marfat.com

نماز باجماعت کا ثواب ستائیس درجہ زیادہ ہے:۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب بھی بتا دیا کہ تنہا نماز سے جماعت کا ثواب ۲۷ درجہ زائد ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا باجماعت تنہا نماز کے پڑھنے سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

حضرات یہاں پر غور فرمائیں ایسا اعلان اگر یہاں دنیا میں ہو جائے کہ فلاں جگہ پر ایک روپے کے بدلے ستائیس روپے ملتے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ کون وہاں نہ جائے گا۔ مگر آخرت کے نفع کیلئے ذرہ بھر خیال نہیں۔

کوئی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں دکان کا نقصان بتاتا ہے کوئی دکان بند کرنے کا عذر کرتا ہے مگر یہ سب عذر فضول اور بیکار ہیں۔

آیئے ذرا اپنے اسلاف کے حالات سنیئے اور پھر اپنے دل میں نظر ڈالیں کہ ہمارے دل میں کتنا ایمان ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ جماعت کا وقت ہو گیا۔ دیکھا کہ تمام مسلمانوں نے اپنی دوکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان بزرگوں کی شان میں ہی یہ آیت نازل ہوئی:۔

Marfat.com

زمرہ میں اٹھائے گا اور اس کے حساب میں تخفیف ہوگی۔ (علم الیقین ص۱۵۱)

نماز باجماعت پڑھنا دوزخ اور منافقت سے آزادی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے لئے چالیس دن نماز باجماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیں لکھ دی جاتی ہیں ایک آزادی دوزخ سے اور دوسری آزادی نفاق سے۔

حضرات اس حدیث پاک کے لفظوں پر غور فرمائیں کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خالص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن نماز باجماعت پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام یہ ملتا ہے کہ دوزخ اور منافقت سے اسے آزادی مل جاتی ہے۔ کیونکہ منافق چالیس دن متواتر جماعت کے ساتھ شریک ہو کر تکبیر اولیٰ نہیں پا سکتا۔

ے
چالی دن جو نال جماعت پڑھے نماز پیاری
رخصت دوزخ اتے نفاقوں اس نوں آکھیا نبی غفاری

ے
لوگ منافق چالی دن تک نماز نہ پڑھن مسیتے
مومن اتے منافق والے واہ دا فرق نبی نے رکھتے

میرے دوستو کاش کہ ہم بھی جماعت اور تکبیر اولیٰ کا خیال رکھتے مگر یہ کب

Marfat.com

ہاں خیال ہے تو ہر وقت فلم کا ہے کہ فلاں سینما میں جو فلم آرہی ہے وہ پہلے دیکھنی چاہیئے۔ افسوس اور صد افسوس یہ سب کچھ ہمارے ضعفِ ایمان کی علامت ہے کیونکہ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ ۔ ہمارے اسلاف کا دستور تھا۔ کہ جب کبھی تکبیر اُولیٰ ان سے چھوٹ جاتی تو تین دن تک اپنے اُوپر افسوس کرتے رہتے۔ اگر کبھی جماعت سے رہ جاتے تو پورا ہفتہ افسوس میں گذار دیتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چار سو اُونٹ اور چالیس غلام آزاد ہو گئے تو آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ آپ غمگین تھے تو حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غم کی وجہ پوچھی تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے چار سو اُونٹ اور چالیس غلام چوری ہو گئے ہیں۔ آپ نے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں نے خیال کیا تھا کہ شاید صدیق اکبر کی تکبیر اولیٰ فوت ہو گئی ہے جس کی وجہ سے غمزدہ نظر آتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تکبیرِ اولیٰ کا فوت ہونا اتنا بڑا ہے۔ تو فرمایا نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی کے اتنے اُونٹ ہوں کہ جن سے ساری زمین بھری ہوئی ہو اور وہ سب مر جائیں تو اتنا افسوس وغم نہیں ہوگا جتنا کہ تکبیرِ اولیٰ کے فوت ہو جانے کا افسوس وغم ہوتا ہے۔

Marfat.com

پہلی تکبیر نماز اندر جو افضل کُل جہانوں
جو افسوس ترک اس کو یوں ہووے نہ اتنا ملوں
(مشکوٰۃ شریف ص۱۰۱، احیاء العلوم جلد اول ص۱۵۵، نزہتہ المجالس جلد اول ص۹۵)

فجر اور عشاء باجماعت پڑھنے کا ثواب :-

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَھِدَ الْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ کَانَ لَہٗ قِیَامُ نِصْفِ لَیْلَۃٍ وَمَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَۃٍ کَانَ لَہٗ کَقِیَامِ لَیْلَۃٍ۔

ترجمہ :- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عشاء اور فجر باجماعت پڑھے اس کو ساری رات کے قیام کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ میرے دوستو غور فرماؤ کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت پڑھنے کا کتنا ثواب ملتا ہے۔

جو کوئی پڑھے نماز عشاء دی نال جماعت پیاری
آدھی رات عبادت اندر جیونکر اس گذاری
جو کوئی پڑھے نماز صبح دی نال جماعت یارا
ملے ثواب اس رات ساری دا آکھے نبی پیارا

روایت ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی سلیمان بن حشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز صبح میں نہ پایا۔ دن کے وقت جب آپ تشریف لے گئے بازار میں تو راستہ میں ان کا مکان تھا۔ جب وہاں سے گزرے تو ان کی والدہ سے دریافت کیا کہ سلیمان نمازِ صبح کی جماعت میں حاضر نہ تھا تو انہوں نے عرض کی

Marfat.com

کہ وہ ساری رات نماز پڑھتے رہے ۔ آخری حصہ میں ان پر نیند غالب آگئی اور وہ سو گئے ۔ تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبح کی نماز باجماعت پڑھنا ساری رات کی عبادت سے افضل ہے ۔

ساری رات عبادت ناوں افضل نماز فجر دی
کن لگا کر سُنی مائی نے ایہہ تقریر عُمر دی

معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنا موجب ثواب عظیم ہے ۔ مگر افسوس ہے ہم لوگوں پر کہ اوّل تو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو جماعت کا اہتمام نہیں کر سکتے اور بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں اور کبھی اس محرومی پر نادم بھی نہیں ہوتے حالانکہ یہ مقام ندامت کا تھا کہ اتنے بڑے ثواب سے خالی رہ گئے ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۹۷)

نماز باجماعت کے بیشمار ثواب :۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر حج کا ثواب عطا کرے گا۔ اور ان ہزار شہیدوں کا اجر دے گا جو شخص راہِ خدا میں حسبۃ اللہ جہاد کر کے شہید ہوئے اور کفار کے مقابلہ میں لڑائی سے منہ نہیں موڑا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات ایک محل یاقوت سرخ کا دیکھا جس کا پھاٹک زر سرخ کا تھا ۔ پھر میں نے چار رکن

Marfat.com

فضیلتِ جماعت

دیکھے۔ ہر رُکن مشرق سے مغرب تک تھا، اور چار نہریں دیکھیں ایک پانی کی دوسری دُودھ کی، تیسری شہد کی اور چوتھی شراب کی۔

اور اس میں درخت دیکھے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں اور پتے چاندی کے اور ہر پتے پر بخطِ نُور لکھا ہوا ہے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

اور تین چشمے دیکھے ایک مُشک کا دوسرا عنبر کا تیسرا کافور کا۔

پس میں نے عرض کیا خداوندا یہ نایاب محل تُو نے کس کیلئے پیدا فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ یہ قصرِ عظیم اُس شخص کے لئے ہے جو فجر اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

نماز عشاء فجر جو بندہ نال جماعت پڑھدا
جنت وچ مکان نایاب ایسا انعام خداوند کردا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک حرف کے بدلے میں جو اس کی زبان سے نکلا ہے پانچ حوریں اور پانچ محل بہشت میں عنایت فرمائے گا اور قیامت کے دن یہی نماز اس کے پاس براق کی صورت میں آئے گی جس پر وہ سوار ہو کر پُلصراط سے چمکتی ہوئی بجلی کی طرح گذر جائے گا اور بہشت میں داخل ہو گا۔

اور جو شخص نماز پڑھنے کے لئے سچی نیّت سے پا پیادہ مسجد کو جائے اور نماز ظہر کی پائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو ایسا منوّر فرمائے گا جیسے پورے چاند کی روشنی اور رُوحیں اس کی ہمسائیگی کے سبب سے خوش ہوں گی اور اس کے

Marfat.com

لئے قیامت تک دعائے مغفرت کریں گی۔ پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کا چہرہ آفتاب کی طرح روشن ہوگا۔

ظہر نماز جو مسجد اندر نال جماعت پڑھدا
قبر اندر رب چہرہ اُسدا سورج دا گوں کردا

حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز عصر با جماعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے ستر درجے بلند کرے گا۔

اور ستر گناہ اس سے دُور کرے گا۔

اور اس کے نامۂ اعمال میں ستر نیکیاں درج فرمائے گا۔

پھر اگر نماز عصر کے بعد نماز مغرب تک اس کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو صالحین کے زمرہ میں درج کرے گا اور اس کے ہر قدم کے بدلے میں ایک محل جنت میں عطا کرے گا۔

عصر نماز جو نال جماعت پڑھدا بندہ کوئی
ستر گناہ مٹ جاون اُسدے نیکیوں جنت ہوئی

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز مغرب جماعت کے ساتھ ادا کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر رکعت کے عوض میں ایسی سات سو رکعت نماز کا ثواب عطا فرماتے گا۔

جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو اور ستر لاکھ سال کی راہ کے برابر اس کی قبر میں کشادگی کر دے گا اور طعام ضیافت میں دستر خوان پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے گا جبکہ وہ گائے ذبح کی جائے گی جو زمین کے نیچے

Marfat.com

ہے اور یہ زمین اس کے سینگ پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو حضرت ابراہیم کے بہشتی حلوں میں سے ستر ہزار حلّے عنایت فرمائے گا۔ ۵

جو کوئی بندہ نماز مغرب دی نال جماعت گذارے

ملے ثواب ست سو رکعتاں آکھیا نبی پیارے

کرے روایت عثمان غنی جو نال شام جماعت کھلوے

ستر لکھ سال دی راہ برابر قبر کھلی اُس ہووے

کیوں جناب! پڑھا آپ نے کہ نماز باجماعت پڑھنے کا کتنا ثواب ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کرے اور اتنا بڑا ثواب حاصل کرے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن بھائی کو نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین! (تذکرۃ الواعظین ترجمہ اُردو ملکا)

Marfat.com

تارکِ جماعت کے گھر کو جلانیکا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ یُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک میں ارادہ کرتا ہُوں کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دُوں۔ جب وہ اکٹھی ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں۔

پس اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر ایک شخص کو حکم دُوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر جلا دوں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نبی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھر والے میں عورتیں اور بچے

Marfat.com

تاركِ جماعت

نہ ہوتے تو میں گھروں کو جلانے کا حکم دیتا۔ (مشکواۃ شریف ص۹۷)

ے
نبی کہیا مینوں قسم خدا دی جیہدے قبضے وچ میری جان اے
پڑھن نماز نہ مسجد آ کے کدی نئیں سنن اذان اسے
گھر جلاواں اس بندے دا آکھیا نبی سہارے
مگر اس گھر وچ عورتاں بچے رہندے ہین بچارے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَؤُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ تَارِكُ الْجَمَاعَةِ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاِنْ کَانَ عَمَلُہٗ اَکْثَرَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَلَمَّا کَانَ حَالُ تَارِكِ الْجَمَاعَةِ ھٰذَا فَمَا حَالُ تَارِكِ الصَّلٰوةِ۔

ترجمہ:۔ حدیث:۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا میرے پاس جبرائیل اور میکائیل اوپر ان کے سلام ہووے نہیں کہا انہوں نے اے احمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ پڑھتا ہے تجھ پر سلام اور کہتا ہے چھوڑنے والا جماعت کا امت تیری نہیں نہ پاوے گا بو بہشت کی اُتے اگر ہووے عمل اس بہت اہل زمین نہیں۔

پس جب یہ حال تارک نماز کا ہوا پس کیا ہے حال تارکِ نماز کا۔ چنانچہ اسی حدیث کے مطابق شعر ملاحظہ فرمائیں

ے
کہن فرشتے یا نبی اللہ سلام کہے رب تعالیٰ
بو جنت دی پاوے ناہیں جماعت چھڈن والا

رُوِیَ عَنْ مُجَاھِدٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

Marfat.com

فَقَالَ مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ یَقُوْمُ اللَّیْلَ وَیَقُوْمُ النَّهَارَ وَلَا یَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا یُصَلِّیْ بِالْجَمَاعَةِ فَمَاتَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ فَمَا حَالُهٗ فِی الْاٰخِرَةِ قَالَ هُوَ فِی النَّارِ۔

ترجمہ:۔ حدیث روایت کی گئی ہے مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق آدمی آیا طرف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے۔ پس کہا اس نے کیا کہتا ہے تو اس آدمی کے حق میں جو کھڑا ہووے رات کو اور روزے رکھے دن کو اور نہ حاضر ہووے جمعہ کو اور نہ نماز پڑھے ساتھ نماز کے پس مر گیا اس حالت میں پس کیا حال ہے اس کا آخرت میں۔ کہا ابن عباس نے وہ آگ دوزخ میں ہوگا۔
(زبدۃ الواعظین)

شعر

رات دن جو کرے عبادت روزے رکھے سارے
تارک جماعت دوزخ جاسی آکھیا عباس پیارے

ترک جماعت کی رخصت کسی صورت بھی نہیں:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِیْنَةَ کَثِیْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ هَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۹۷)

ترجمہ:۔ عبداللہ ابن ام مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک مدینہ پاک میں زہریلے جانور اور درندے بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں۔ کیا آپ مجھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے رخصت دیتے ہیں

Marfat.com

فرمایا کیا تو اذان سنتا ہے؟

عرض کیا ہاں!

فرمایا حاضر ہو اور رخصت نہ دی۔

حضرات آپ جماعت کی تاکید کا اندازہ اس سے کریں کہ حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا تھے، مجبور تھے۔ انہوں نے عرض بھی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مدینہ پاک میں سانپ اور بچھوؤں کی کثرت ہے۔

راستہ خطرناک ہے۔

آنکھوں سے معذور ہوں۔

کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں۔

تو آپ فرماتے ہیں عبداللہ!

کیا تم حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کی صدا سنتے ہو

عرض کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو فرمایا پھر تمہیں مسجد میں ہی آکر نماز پڑھنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۹۶)

؎ میں نابینا صاف نہیں رستہ آکر عرض گذارے
سنے اذان یا نہیں عبداللہ آکھیا نبی سہارے
عرض کرے پھر یا نبی اللہ سنا اذان میں ساری
پھر نال جماعت نماز ضروری آکھیا نبی غفاری

میرے دوستو یہاں پر غور فرمائیں کہ جب عبداللہ ابن مکتوم کو نابینا ہونے اور راستہ کی خطرناک نوعیت کی وجہ سے بھی گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ملتی تو بتاؤ ان کو اجازت کیسے مل سکتی ہے جو تندرست ہوں، شہر وں میں رہتے ہوں

Marfat.com

سڑکیں پختہ ہوں اور رات پھر بجلی جگمگا رہی ہو۔

معلوم ہوا کہ جماعت کی بہت تاکید ہے۔ اور نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھنا نبی کی نافرمانی ہے۔

مَاتَ فِیْ زَمَنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَجُلٌ فَقَامُوْا اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا الْکَفَنُ یَتَحَرَّکُ فَنَظَرُوْا فَوَجَدُوْا حَیَّۃً مُطَوَّقَۃً فِیْ عُنُقِہٖ تَاْکُلُ لَحْمَہٗ وَ تَمَصُّ دَمَہٗ فَاَرَادُوْا اَنْ یَقْتُلُوْھَا فَقَالَتْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ لِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ وَلَیْسَ لِیْ ذَنْبٌ وَّ لَا خَطَاءٌ فَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَذِّبَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقَالُوْا مَا خَطَاءُہٗ قَالَتْ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ لَا یَجِیْءُ الْجَمَاعَۃَ۔

ترجمہ:۔ وفات پائی بیچ زمانے ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک آدمی نے۔ پس کھڑے ہوئے طرف نماز جنازہ اس کی کے۔ پس اچانک کفن ہلنے لگا۔ پس دیکھا اُنہوں نے۔ پس پایا اُنہوں نے سانپ کو طوق مارا ہوا گردن اس کی میں۔ کھاتا ہے گوشت اس کا اور چوستا ہے خون اس کا پس ارادہ کیا اُنہوں نے مارنے اس کے کا۔ پس کہا سانپ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کس واسطے مارتے ہو مجھ کو، اور نہیں واسطے میرے کوئی گناہ اور نہ خطا۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھے جو عذاب کروں میں اس کو قیامت تک۔

میرا کوئی قصور نہ ہرگز اس تے غضب دا با
اساتیت نوں محشر تیکر ہے نیں دُکھ پہنچانا

پس کہا اُنہوں نے کیا ہے گناہ اس کا۔
کہا سانپ جس وقت سُنتا تھا اذان کو نہیں آتا تھا طرف جماعت کی۔

ایہہ دُنیا دے کماں اندر پھر دا سی ہر ویلے
بے پرواہی وقتوں کر کے پڑھے نماز کویلے

کیوں جناب پڑھا آپ نے کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا بہت بُرا کام ہے اور بہت بڑے عذاب میں گرفتار ہوتا ہے۔ مَیں دُعا کرتا ہُوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق دے۔

(درۃ الناصحین جلد اوّل صہ ۲۹۱)

بے وقت نماز پڑھنا سخت عذاب میں مبتلا ہونا ہے

رُوِیَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ رَاَیْتُ رِجَالًا وَّنِسَاءً یُضْرَبُوْنَ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَیَسِیْلُ مِنْ دِمَاغِہِمْ کَالنَّہْرِ الْعَظِیْمِ یَقُوْلُوْنَ یَاوَیْلَاہُ ثُبُوْرَاہُ فَقُلْتُ یَاجِبْرَائِیْلُ مِنْ ھٰؤُلَاءِ قَالَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ فِیْ غَیْرِ وَقْتِہَا۔

ترجمہ: روایت کیا گیا حدیث شریف میں تحقیق فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب گیا مَیں شبِ معراج میں طرف آسمان کے۔ دیکھا مَیں نے مردوں اور عورتوں کو مارتے تھے فرشتے ان کے سروں پر پس بہتا تھا دماغ ان کے سے مثل بڑی نہر کے اور کہتے تھے وہ لوگ اے افسوس ہلاور اے ہلاکی۔ پس پوچھا مَیں نے جبرائیل علیہ السلام سے یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیل

Marfat.com

علیہ السلام نے عرض کی :- ؎

ایہہ دُنیا دے کماں اندر پھردے سی ہر ویلے

بے پرواہی وقتاں کر کے پڑھن نماز کویلے

کہا یہ وہ لوگ ہیں جو بے وقت نماز پڑھتے تھے اس وجہ سے ان کو عذاب ہوتا ہے کیوں جناب سُنا آپ نے کہ جماعت کا وقت نکال کر نماز پڑھنے پر بہت رُسوائی کا عذاب ہوگا اور جو لوگ دنیا میں مال و دولت کے نشہ میں ہیں اور نماز و جماعت کا خیال تک نہیں کرتے خدا کی قسم بہت بڑے رُسوا ہوں گے - اور قیامت کے روز تو کسی کو کوئی قریب نہ آنے دے گا سوا انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے - یہی لوگ ہونگے جو گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے ۔

؎ جو دُنیا دی دولت اندر رہندا وچ خماری

روز قیامت اس بندے نوں ہوسی بڑی خواری

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ (درۃ الناصحین جلد اول صـــ)

بغیر عُذر یا بیماری کے گھر کی نماز قبول نہیں :-

كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِىَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اِتْبَاعِهٖ عُذْرٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ صَلّٰى قِيْلَ مَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ - (کشف الغمہ جلد اول صـ۱۲۶)

Marfat.com

تارکِ جماعت۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص مؤذن کی اذان سُنے اور اس کے اتباع سے اس کو کوئی عذر نہیں روکتا جو اس نے نماز پڑھی ہے وہ قبول نہیں کی جائے گی عرض کیا گیا عذر کیا ہے۔

فرمایا خوف یا بیماری۔ (کشف الغمہ جلد اوّل صـ۱۳۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا فرمایا کیا فلاں شخص حاضر ہے۔

لوگوں نے عرض کیا نہیں۔

فرمایا کیا فلاں آدمی حاضر ہے۔

عرض کی نہیں!

فرمایا یہ دو نمازیں تمام نمازوں سے منافقوں پر زیادہ بھاری ہیں۔

اگر تم اس فضیلت کو جو ان دونوں نمازوں میں ہے جانتے تو البتہ ان کو حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں پر گھسٹتے ہوتے۔

اور بیشک پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر اس کی فضیلت تم جانتے تو اس کی طرف ضرور سبقت کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق اور بیشک مرد بیمار کو لایا جاتا دو شخصوں کے درمیان چلا کر یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کیا جاتا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۹۶-۹۷)

Marfat.com

تارکِ جماعت

ان مبارک حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ تنہائی کی نماز کامل نماز ہی نہیں اور جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا منافقوں کا کام ہے۔

مگر افسوس کہ ہمارے نمازی ایسے ہیں جو معمولی سے عذر سے مسجد میں حاضر نہیں ہوتے۔ اگر کچھ زکام ہو گیا یا دردِ سر ہو گیا یا معمولی سردی یا گرمی محسوس ہوئی تو بس مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنے کی چھٹی مل گئی۔ ان حضرات کو مندرجہ ذیل حدیث پاک پر غور کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

زکواۃ کا وعظ

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ یعنی زکواۃ ادا کرو۔

حضرات زکواۃ اسلام میں اہم فریضہ ہے ۔ بنائے اسلام میں نماز کے بعد تیسری بنا ہے ۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اس آیت اور دیگر آیتوں میں نماز کے ساتھ زکواۃ کا ذکر فرما کر بتا دیا کہ جس طرح مسلمانوں پر نماز فرض ہے اسی طرح زکواۃ کا ادا کرنا بھی لازمی اور ضروری ہے ۔

خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنائے اسلام کا ذکر فرمایا ہے تو زکواۃ کو نماز کے بعد ذکر فرمایا چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہیں :۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔

(مشکواۃ شریف ص۱۲)

Marfat.com

توجمہ :- اسلام بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:-

۱- گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔

۲- نماز قائم کرنا۔

۳- زکواۃ ادا کرنا۔

۴- حج کرنا۔

۵- رمضان پاک کے روزے رکھنا۔

بنیاد اسلام دی پنج چیزاں پیا کیتیاں سہارے
حج زکواۃ نمازاں روزے تساں رکھنا سارے
خاص بندہ اتے رسول خدا دا ایہنوں منوں سارے
واحد رب پچھانوں سچا کرم تساں تے بھارے

زکواۃ کے معنی :-

زکواۃ کا معنی یا تو پاکی کے ہیں- کیونکہ زکواۃ نکال دینے کے بعد مال پاک ہوجاتا ہے اسے کھاؤ تو نور پیدا ہوگا۔
عبادت میں ذوق حاصل ہوگا۔
اس پر چور کی نظر نہ پڑے گی۔
ڈاکوؤں کے ہاتھ سے محفوظ ہوجائے یا
زکواۃ کے ادا کرنے والا گناہوں کی آلودگی سے پاک ہوجائے گا۔
اسی لئے انبیاء کرام پہ زکواۃ فرض نہیں ہوا کرتی- کیونکہ وہ گناہوں

Marfat.com

زکواۃ

سے معصوم اور پاک ہوتے ہیں یا زکواۃ کا معنی بڑھنے کے ہیں اور زکواۃ کے ادا کرنے سے بھی باقی مال بڑھتا ہے اور اس میں برکت ہوتی ہے۔

وجوب زکواۃ کی حکمت :-

اس نیلی چھت کے نیچے تمام زمین وسیع پر ہر جاندار کا رازق اور روزی رسان فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے :-

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔

ترجمہ :- ہر جاندار جو زمین میں ہے اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

انسانوں کے علاوہ جتنے جانور موجود ہوتے ہیں ان کو تو جس عجیب و غریب طریقے سے رزق دیتا ہے ان میں اکثر تو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے باقی رہے انسان سو انسانوں سے وعدہ کو اس طرح پورا فرمایا کہ دو قسم کے انسان پیدا فرما دیئے ایک مالدار اور دوسرے فقیر و غریب۔

مالدار کو تو ظاہری مال و دولت دے کر اپنا وعدہ پورا کیا اور فقیروں اور محتاجوں کا یوں انتظام فرمایا کہ مالداروں پر سونے چاندی مالِ تجارت پر زکواۃ فرض فرما دی اور زمین کی آمدنی پر عشر اور عید الفطر کے روز صدقہ فطر واجب فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ یہ سب کچھ فقیروں محتاجوں کو دے دو تاکہ وہ بھی اپنے بچوں کو کھانا کھلا سکیں۔ پوشاک اور دیگر ضروری اخراجات کا انتظام کر سکیں۔

گویا ظاہراً زکواۃ فقیر و غریب کے ہاتھ میں جاتا ہے مگر وہ درحقیقت

Marfat.com

زکواۃ

رب العالمین کے ہاتھ میں پہنچتا ہے اور رب العالمین فقیر و غریب کو اپنے وعدہ پورا کرنے کے لئے واپس دے دیتا ہے۔

زکواۃ ادا کرنے کے بیشمار فائدے ہیں۔ زکواۃ کے مال سے اپنی قوم کے نادار اور غریب رشتہ داروں کی امداد ہو گی۔ وہ آسانی سے اپنا پیٹ پال سکیں گے۔

زکواۃ دینے والے کو زکواۃ کے علاوہ صلہ رحمی بھی ملے گا اس کی قوم مانگنے کی رسوائی سے بھی بچ جائے گی۔

مالدار کی عزت بھی محفوظ رہے گی۔ کوئی نہ کہہ سکے گا کہ فلاں امیر اور مالدار کی قوم کا فلاں شخص بھیک مانگ رہا ہے گویا اس ایک فائدہ میں کئی فائدے مضمر ہیں۔

مالدار جب اپنا مالِ زکواۃ فقیروں، ناداروں، یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں کو دے گا تو ان کی دعائیں اس کے شاملِ حال ہوں گی جس سے اس کے رزق اور عمر میں برکت ہو گی۔

آخرت میں ایک روپے کے عوض سات سو روپے بلکہ اس سے بھی زائد جتنا چاہے گا ملیں گے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

Marfat.com

زکواۃ

ترجمہ:- ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح ہے جس نے اُگائیں سات بالیں اور ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی بڑھاتے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ (پ۳ سورہ بقرہ)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا -

جو ایک نیکی کرے اس کے لئے دس نیکیاں ہیں -

؎ ہک دا بدلہ دہ دہ حصے دفتر درج کریساں
ہک ہک بدلے ست سو حصہ وچ عدالت دیساں
ہکناں نوں رب ہکے بدلے لکھ حصہ کر دیسی

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ -
اور جو نیکی اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے پاس بہتر پاؤ گے -

اسی طرح ایک اور آیت سنئیے :-

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے - (پ۲۲ سورہ سبا رکوع ۱۱)

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقُوْا يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ - (مشکواۃ شریف ص۱۶۴)

؎ خرچ کر اے آدم دے بیٹے پاک اپنے توں مالوں
خرچ کراں گا میں تیرے پر اپنے فضل کمالوں

Marfat.com

زکواۃ

یعنی اپنے فضل وکرم سے تجھے اور زیادہ مال دُوں گا میرے جیسا رازق کوئی اور نہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ مال اور زیادہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وہی خرچ کرتا ہے جو سخی ہو اور جس کا دل غنی ہو۔ چنانچہ سخی کا مرتبہ سُنیئے اور اپنا مال خداوند کریم کے راستہ میں خرچ کرتے رہو۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ یعنی سخی اللہ پاک سے بہت قریب اور دوزخ سے نہایت دُور رہتا ہے۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ یعنی سخی بہت قریب ہے جنّت کے اور بہت دُور ہے دوزخ سے۔ چنانچہ یہاں پر ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں:۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ چار اُمتیوں کو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو گا کہ یہ چار آدمی بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہو جائیں یعنی سخی، شہید، حاجی اور عالم۔ جب یہ چاروں شخص جنت کے دروازے پر لائے جائیں گے تو دلوں میں اتنی خوشی ہو گی کہ ہر ایک کہے گا پہلے مَیں داخل ہوں گا، اسی طرح وہ چاروں آپس میں جھگڑا کریں گے جیسا کہ کشتی میں ہر ایک سوار پہلے سوار ہونا چاہتا ہے۔

بارگاہِ الٰہی سے حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو حکم ہو گا کہ منصف بن کر ان کے درمیان انصاف کر دے۔

Marfat.com

توحضرت جبرائیل علیہ السلام خداوند کریم کا حکم پاکر شہید کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کہ بتاتو کس لئے جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔

شہید کہے گا کہ اے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے راستہ میں قتل ہوا یعنی شہید ہوا۔ اس لئے میں پہلے جنت میں داخل ہونا چاہتا ہوں کیونکہ تمام شہیدوں پر خداوند کریم راضی ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر سوال کریں گے کہ بتا تجھے شہادت کی فضیلت کیسے معلوم ہوئی جس پر تم خدا کی راہ میں شہید ہوئے۔

یہاں پر شہید کہے گا کہ عالم لوگ قرآن پاک سے شہادت کی فضیلت بیان کرتے تھے۔ توحضرت جبرائیل علیہ السلام اس کو بڑے پیار سے سمجھا دیں گے اور یوں فرمائیں گے۔

تاں پھر نال محبت اس نوں آکھے ملک ربانا
اس وچ عالم دی بے ادبی تیرا اول جانا

پھر حاجی کو حضرت جبرائیل علیہ السلام پوچھیں گے کہ اے حاجی صاحب بتاؤ تم کس بات پر جنت میں پہلے جانا چاہتے ہو۔

حاجی کہے گا میں نے اللہ تعالیٰ کے گھر کا طواف کیا یعنی مال خرچ کرکے، سفر کی مصیبت برداشت کرکے بیت اللہ کا حج کیا۔

پھر وہی سوال کرے گا کہ بتاؤ تم نے ایسا عمل کس لئے کیا اور اس عمل کی فضیلت کہاں سے سنی۔

حاجی صاحب کہے گا کہ عالم لوگ قرآن پاک سے حج کی فضیلت بیان کرتے تھے۔ توحضرت جبرائیل علیہ السلام فرمائیں گے کہ حاجی صاحب آپ استاد کا ادب کریں

Marfat.com

استاد سے پہلے آپ کا جنت میں جانا اچھا نہیں۔

اس کے بعد وحی سخی کو بلائے گا کہ بتاؤ آپ کس لئے جنت میں پہلے جانا چاہتے ہو۔

حکم رب سنایا اے سخی لنگھ جائے پہلے اس خرچ کرایا اے
سخی بول سنائے گا جو کوئی خرچ کرے جنت ربدی پاوے گا

یہاں پر سخی عرض کرے گا کہ میں نے اپنا مال اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی راہ میں خرچ کیا اور پھر یوں عرض کرے گا۔

مسکیناں محتاج غریباں دِتا مال ربانا
میں اس کارن جلدی لوڑاں جنت اندر جانا

بعد اس کے حضرت جبرائیل علیہ السلام عالم سے سوال کریں گے کہ عالم صاحب بتاؤ آپ کس لئے جنت میں پہلے جانا چاہتے ہو۔

عالم کہے گا کہ میں نے شریعت کا علم پڑھا اور جاہل لوگوں کو دین کی باتیں بتائیں۔

پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا کہ یا اللہ آپ کو معلوم ہے جیسے میں نے علم حاصل کیا اور پھر یوں عرض کی۔

میں پڑھیا جد سخیاں کیتی مدد تیری یاروں
سخیاں دا احسان میرے پر باہر حد شماروں
اتنا علم جو پڑھیا میں نے پایا منصب عالی
بیشک اس وچ مدد آہی سخیاں لوکاں والی

یہاں پر اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے اور حکم فرمائیں گے کہ جنت کا دروازہ کھول دو اور

Marfat.com

سخی پہلے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

رب فرماسی راضی ہو کر عالم سے فرماوے
کھول دیو دروازہ جنت سخی اول لنگھ جاوے

اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ ۔ یعنی جنت سخیوں کا گھر ہے۔

کیوں جناب! پڑھا آپ نے کہ سخی کا بہت درجہ ہے۔

لہٰذا تمام مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے دیئے ہوئے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی خرچ کرتے رہیں۔

کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی دن ایسا کہ صبح کریں بندے ۔ مگر دو فرشتے اترتے ہیں مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ پس ایک ان دونوں میں سے کہتا ہے کہ یا باری تعالیٰ خرچ کرنے والے کو بدلہ دے یعنی جزاد۔ دوسرا کہتا ہے یا الٰہی بخیل کو نقصان دے یعنی بخیل کو سزا دے۔

فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ کُلَّ مُنْفِقٍ وَّ اٰخَرَ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ کُلَّ مُمْسِکٍ تَلَفًا۔ (قرۃ الواعظین اکرام محمدی ص۳۸۲)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا فضل و کرم ہوتا ہے اور اس کی جزاء بھی ضرور ملتی ہے ۔ چنانچہ یہاں پر ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں۔

حکایت:۔ نقل ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک بہت بڑا

Marfat.com

ذکوٰۃ

امیر آدمی تھا مگر تھا بخیل۔ اس کی لڑکی بہت نیک تھی۔ رب کی طرف سے قحط پڑ گیا۔ پس ایک فقیر آیا اس امیر کے دروازے پر اور کہا کوئی ہے جو رب تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے یعنی مجھے روٹی کھلائے۔ یہ آواز سن کر اس امیر کی لڑکی نے دروازہ کھولا اور اس سائل کے لئے گرم گرم روٹی لائی اور اس کو دے دی۔ اتنے میں وہ امیر شُوم دروازے پر آگیا اور لڑکی کے لئے بہت مصیبت آگئی۔

اندر داخل ہوتے ہی اپنی لڑکی سے خدا کی راہ میں دی ہوئی روٹی کا انتقام لینے لگا۔ بہت مارا پیٹا مگر غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ حتٰی کہ اس نے اپنی لڑکی کا ہاتھ کاٹ دیا۔

اس لڑکی نے ہاتھ کٹ جانے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کا شکر کیا اور صبر کرکے چُپ ہوگئی۔

اِدھر اس لڑکی کا صبر و شکر کرنا تھا کہ اُدھر ربّ العالمین کا غضب و جلال بھڑک اُٹھا اور امیر آدمی پر ایسا غضب پڑا کہ اُس کا سارا مال ویران ہوگیا خزانہ برباد ہوگیا اور وہ محتاج ہوکر ہاتھ میں پیالہ پکڑ کر دربدر مانگتا پھرتا۔ اِسی رُسوائی و خواری میں فی النّار ہوگیا یعنی مرگیا۔ اُس کے گھر کے تمام افراد ختم ہوگئے باقی رہی تو وہ ایک لڑکی۔ اور وہ لڑکی کھانے کے لئے دربدر مانگتی پھرتی جو مِل جاتا خدا کا شکر ادا کرکے کھا لیتی۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں ایسا صبر ڈالا کہ کبھی مال و دولت کی پرواہ تک نہ کرتی تھی۔ مگر تھی وہ بہت خوبصورت۔

اتفاقاً ایک روز ایک امیر کے دروازے پر آکر سوال کیا کہ کوئی

Marfat.com

ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کرے یعنی مجھے کھانا کھلائے۔ یہ آواز سن کر اس امیر کی والدہ باہر نکلی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ایک لڑکی دروازے پہ کھڑی ہے اور ہے بہت خوبصورت۔ اس مائی نے کہا اے بیٹی ایک آپ سے بات کہوں اگر تو ناراضگی نہ سمجھے۔

اس لڑکی نے عرض کی بڑی ماں کہو جو کہنا ہے میں ناراض نہ ہوں گی۔

تو اس مائی نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے جو تمہاری ہی طرح خوبصورت ہے میں چاہتی ہوں کہ تمہارا اس کے ساتھ عقد کر دوں۔

لڑکی نے کہا بہت بہتر۔ کیونکہ میں بھی در بدر پھرنے کی ذلت سے بچ جاؤں گی۔

چنانچہ اس مائی نے اپنے لڑکے سے اس کا نکاح کر دیا۔

جب کھانے کا وقت ہوا تو دونوں کے آگے کھانا رکھا اور حکم دیا کہ دونوں کھانا کھاؤ۔

اس لڑکی نے بایاں ہاتھ باہر کیا۔

اس کے خاوند نے اسے روک دیا۔

لڑکی نے اپنا ہاتھ واپس کر لیا۔

تھوڑی دیر کے بعد اس کے خاوند نے پھر کہا کہ کھانا کھاؤ۔

لڑکی نے پھر اپنا بایاں ہاتھ باہر کیا۔

لڑکی کو پھر روک دیا گیا۔

اسی طرح تین دفعہ جب ہوا تو لڑکی کے خاوند نے کہا واقعی فقیر بے ادب ہوتے ہیں۔ کیونکہ تمہیں کھانا کھانے کا بھی پتہ نہیں کہ کس ہاتھ سے

Marfat.com

ذکواۃ

کھاتا ہے۔

وہ لڑکی یہ بات سُن کر بہت عاجز ہوئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ربّ العالمین کے دربار میں عرض کی۔

اے خالق و مالک اب میں کیا جواب دُوں۔

اُسی وقت وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر کی طرف سے غائبانہ آواز آئی اے میری بندی تُو اتنی پریشان کیوں ہے۔ اپنا دایاں ہاتھ باہر نکال ہماری رحمت اور قدرت دیکھ۔ جو ہماری خاطر تکلیف اٹھاتا ہے ہم اس کی تکلیف دُور بھی کر دیتے ہیں۔

ماہیا۔ ہتھ ثابت بنایا ملے ‌ ‌ ‌ میں عاجز تے مولا ڈاہڈا کرم کمایا اے

〃 حکم تیرے جو بجاوے گا ‌ ‌ ‌ مشکل وچ مولا تیری رحمت نوں پاویگا

ے

اپنیاں بندیاں تھیں اسیں رحمت رکھدے نہیں دوراڈی
کر سِتّا ہتھ باہر جلدی رحمت ویکھ اساڈی

جب اس لڑکی نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز سُنی اُسی وقت اپنا دایاں ہاتھ باہر کیا۔ دیکھتی کیا ہے کہ ہاتھ بالکل صحیح ہے اور کوئی نشان بھی نہیں کہ وہ کہاں سے کٹا تھا۔

ے

ہتھ نکالیا باہر بی بی سُن کر امر حقانی
کیا ویکھے ہتھ صحیح سلامت نہ کوئی داغ نشانی

اُسی وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بولی اور عرض کی کہ اے ربّ العالمین تُو نے اپنی بندی پر بڑا کرم کیا کہ خاوند کے ساتھ خوشی سے کھانا کھلایا اور اس لڑکی

Marfat.com

کا باپ بخیل ذلیل ہو کر مرا اور اُس لڑکی کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ امیری عطا کی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بخیل کو ذلیل و خوار کرتا ہے اور سخی کو عزا دیتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔

سخی محباں نوں رب عالم دوست ولی بنادے
اُس تھیں مولا دُور نہ ہووے جو مولا کول آوے

(درۃ الناصحین جلد اول صفحہ ۲۰۳ ۔ نزہۃ المجالس جلد اول ص۱۹۴)

جو لوگ اپنے مال کی حفاظت کے خواہشمند ہیں تو اُنہیں چاہیئے کہ چوکیداروں سے نہیں بلکہ زکوٰۃ سے اپنے مال کو محفوظ کریں۔ جس مال سے زکوٰۃ ادا ہوتی رہے گی اس مال کو چور بھی نہیں چرا سکتا کیونکہ اب وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکوٰۃِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ۔

ترجمہ:۔ زکوٰۃ سے اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں داخل کرو اور صدقہ سے اپنے مریضوں کی دوا کرو۔ (کشف الغمہ ص۱۶۹)

کرو محفوظ مضبوط قلعوں میں مال زکواتوں سارے
کرو صدقے تھیں دوا مریضاں آکھیا نبی پیارے

اسی طرح ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:۔

رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ لَا یُحَدِّثُ لِاَصْحَابِہٖ فَمَرَّ عَلَیْہِ نَصْرَانِیٌّ
فَسَمِعَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَذَھَبَ وَاَدّٰی زَکٰوتَہٗ وَکَانَ لَہٗ
شَرِیْکٌ خَرَجَ لِلتِّجَارَۃِ اِلٰی مِصْرٍ فَقَالَ اِنْ کَانَ مُحَمَّدٌ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَادِقًا فِیْ قَوْلِہٖ یُظْھِرُ صِدْقَہٗ
وَیُصِیْرُ مَالِیْ مَعَ شَرِیْکِیْ مُحْصَنًا اَسْلِمُ وَ اُوْمِنُ بِہٖ
وَاِنْ ظَھَرَ کِذْبُہٗ فَاَخْرُجُ عَلَیْہِ بِالسَّیْفِ فَاُقَاتِلُہٗ فَاِذَا
وَرَدَ مِنَ الْقَافِلَۃِ مَکْتُوْبٌ اَنَّ اللُّصُوْصَ قَدْ قَطَعُوْا
عَلَیْنَا الطَّرِیْقَ وَسَلَبُوْا اَمْوَالَنَا وَ لِبَاسَنَا وَکُلَّ شَیْءٍ مَعَنَا
فَسَمِعَ النَّصْرَانِیْ بِذَالِکَ فَاضْطَرَلَہٗ فَبَعْدَ ذَالِکَ
وَرَدَ مَکْتُوْبٌ اٰخَرُ مِنْ شَرِیْکِہٖ اَنْ لَّا تَحْزَنْ اِنِّیْ
کُنْتُ فِیْ خَلْفِ الْقَافِلَۃِ فَوَقَعَ عَلَیْھِمُ اللُّصُوْصُ
وَاَنَا فِی السَّلَامَۃِ وَمَعِیْ جَمِیْعُ مَا لَھَا فَلَمَّا قَرَءَ
النَّصْرَانِیْ مَکْتُوْبَہٗ قَالَ اِنَّہٗ صَادِقٌ وَ نَبِیٌّ
حَقًّا فَجَاءَ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْرِضْ عَلَیَّ
الْاِسْلَامَ فَاٰمَنَ ٥-

ترجمہ :- روایت کی گئی ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق وہ بیان فرماتے تھے حدیث کو نزدیک اصحاب کے پس گذرا اس پر نصرانی پس سنا اس حدیث کو پس لوٹ گیا وہ

Marfat.com

زکواۃ

ادا کیا اس نے زکواۃ کو اور تھا واسطے اس کے شریک لگا ہوا واسطے تجارت کے طرف مصر کی یعنی کسی شہر کی پس کہا نصرانی نے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہوں گے اپنے قول میں تو ظاہر ہوگی صداقت اس کی اور رہے گا مال میرا ساتھ شریک میرے کے محفوظ، تب مسلمان ہوں گا میں اور ایمان لاؤں گا اس پہ۔ اور اگر ظاہر ہوا جھوٹ اس کا پس لڑوں گا ساتھ میں اس کے تلوار لے کر۔ پس اچانک پہنچی قافلہ سے ایک چٹھی، لکھا تھا اس میں تحقیق چوروں نے ہم کو لوٹ لیا اور لے گئے مال اور اسباب ہمارے اور جو کچھ کہ ساتھ ہمارے تھا۔ غرض سنا نصرانی نے اس کو، پس بیقرار ہوا حال اس کا۔ پس بعد اس کے پہنچی چٹھی دوسری شریک اس کے سے یہ کہ نہ غم کھا تو۔ تحقیق میں تھا پیچھے قافلہ کے۔ پس واقع ہوئے ان پہ چور اور سلامت رہا میں اور ساتھ میرے ہے تمامی مال اپنا۔ پس جب نصرانی نے چٹھی کو۔ کہا تحقیق وہ سچا ہے اور برحق ہے پس آیا نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرو مجھے اسلام۔ پس ایمان لایا۔

(مفتاح الواعظین صف۔ قرۃ الرسول جلد اوّل)

معلوم ہوا کہ زکواۃ ادا کرنے سے مال چوروں اور ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو زکواۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کامل مومن بن کر دنیا میں رہے۔ آمین! ثم آمین!

حکایت:-

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کے راستہ میں خرچ کرنے

Marfat.com

زکواۃ

پر رب العالمین اس بندے کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بندے کو محبت سے سلام کہتے ہیں۔

چنانچہ ایک مجوسی بہرام نامی جو کہ بغداد شریف میں رہتا تھا، اس واقعہ کو عبداللہ ابن مبارک بیان فرماتے ہیں اور قرۃ الواعظین کتاب موجود ہے عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت اللہ شریف میں ذکر الٰہی کر رہا تھا کہ مجھے نیند آ گئی۔

رب تعالیٰ جل شانہ نے کرم کیا کہ سید الانبیاء تشریف لائے اور بڑی محبت سے مجھے فرمایا کہ جس وقت تو بغداد شریف میں جائے تو وہاں بہرام مجوسی رہتا ہے۔ اس کو ملنا اور میرا سلام کہنا اور یہ بھی بتا دینا کہ رب تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر راضی ہو گئے ہیں۔ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار اور مکان کا پتہ بھی بتا دیا۔

جب حضور علیہ السلام تشریف لے گئے تو مجھے جاگ آ گئی میں نے سمجھا کہ خواب ویسے ہی ہوتے ہیں کہ کافر کے لئے کس طرح ایسی مہربانی ہو سکتی ہے۔ میں نے وضو کیا اور لاحول پڑھا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔ بعد میں مجھے نیند آ گئی اور دوسری دفعہ پھر حضور علیہ السلام تشریف لائے۔ اسی طرح تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو فرمایا۔

میں نے یقین کیا کہ واقعی حضور علیہ السلام اور رب العالمین کی بہرام پہ رحمت ہو گئی۔

جب حج ہو چکا تو میں بغداد پہنچا اور حضور کا حکم بجا لایا۔

مجھے اس نے بڑی عزت سے بٹھایا

Marfat.com

زکواۃ

بعد اُس کے میں نے پوچھا کہ بہرام تمہارا نام ہے۔

اُس نے کہا ہاں بہرام میرا نام ہے۔

عبداللہ ابن مبارک نے پوچھا بتاؤ کہ تم نیک عمل کیا کرتے ہو۔

بہرام نے جواب دیا کہ میں اپنا مال بیاج پر دیتا ہوں لوگوں کو کسی چیز کی کمی نہیں آنے دیتا۔

آپ نے فرمایا یہ کوئی اچھا کام نہیں کوئی اور بتائیں۔

وہ کہنے لگا کہ میری چار لڑکیاں تھیں جو کہ بالکل جوان تھیں۔ میں نے اپنے لڑکوں کے ساتھ شادی کر دی۔ اور بعد اُس کے بہت بھاری دعوت کی اور لوگوں کو خوش کیا۔

عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا یہ بھی اچھا کام نہیں کیونکہ یہ کفار کا کام ہے کوئی اور بتائیں۔

بہرام نے کہا ایک لڑکی باقی تھی جس کے ساتھ میں نے خود شادی کر لی یہ بات سُن کر عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا پناہ خدا کی توبہ توبہ یہ تو تمام کا تمام کفر ہے کوئی اچھی نیکی بتا جو تُو نے کی ہے جس کی وجہ سے تُو مقبولِ الٰہی ہوا اور مقبولِ رسول ہوا۔

سُن کہ کہیا پناہ خدا دی ایہہ سب کُفر دیری
ہور سُنا بہراماں سانوں جو بھلیائی تیری

بہرام کہنے لگا کہ ایک نیکی اور بھی میں نے کی ہے۔ وہ یہ کہ جب میں اپنی لڑکی کو لیکر خلوت میں ایک کمرے میں سویا تو ایک عورت جو کہ بیوہ تھی اور اُس کے پاس لڑکیاں مسکین تھیں جن کا باپ فوت ہو چکا تھا، وہ عورت تھی بہت صابرہ

Marfat.com

زکوٰۃ

اس نے کبھی بھی مجھ سے سوال نہ کیا تھا، چراغ جلانے کے لئے آ گئی۔ اس نے چراغ روشن کیا اور چلی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد پھر آ گئی۔

اسی طرح وہ تین دفعہ آئی۔

میرے دل میں فکر پیدا ہوئی کہ کہیں میرے گھر کی جاسوسی تو نہیں کرنے آتی۔

مَیں نے اس کا تعاقب کیا اور اسے کوئی خبر نہ تھی۔ جس وقت وہ عورت اندر داخل ہوئی تو اس کی لڑکیاں جو کہ کئی دنوں سے فاقہ میں تھیں کھڑی ہو گئیں اور عرض کرنے لگیں۔

امّی جان روٹی نہیں لائیں۔

اس مائی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور تمام کو گلے لگا کر یوں فرمایا:۔

جل گیا جگر تساڈے غم تھیں میں رب تھیں شرماواں
اُس دے دشمن کافر تائیں کیویں سوال سناواں
اُپنے دَر تھیں دیون ہارا دیسی رزق تُسانوں
کافر دے دروازے جانا لائق نہیں اسانوں

اے حضرت عبداللہ ابن مبارک جب اس عورت نے یہ بات کہی تو میرے دل میں غصّہ کی بجائے نرمی پیدا ہو گئی۔

اور وہ اپنی لڑکیوں کو بار بار کہتی تھی کہ صبر کرو مَیں خدا کو چھوڑ کر اس کے دشمن سے سوال نہیں کروں گی۔

Marfat.com

ذکوٰۃ

یہ سنتے ہی میں گھر آیا۔ میرے گھر میں ہر قسم کا کھانا موجود تھا۔ میں نے رکاب میں رکھا اور جتائے بغیر اُن کو دے آیا۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا:۔

"بس یہی بات ہے جس کی وجہ سے خدا اور مصطفٰے انجھ سے راضی ہو گئے مسکینوں کا دل راضی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں تمہیں مبارک ہو"

ے دل مسکیناں راضی کیتا مولا ہو گیا راضی
بخش چکا رب تیرے تائیں کل تقصیراں ماضی

اُس وقت بہرام نے روتے ہوئے عرض کی حضور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میرے گناہ معاف ہو گئے اور رب تعالیٰ جل شانہٗ نے مجھے بخش دیا ہے۔

ماہیا:۔ عبداللہ آکھ سنایا اے — پاک محمد سوہنا وچ خواب دے آیا اے
،، سوہنے سلام سنایا اے — نالے تینوں رب بخشیا تو نے خرچ کرایا اے

یہ بات سن کر حضرت عبداللہ ابن مبارک کی آنکھوں میں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا وقت یاد آ گیا اور آپ نے روتے ہوئے یوں فرمایا:۔

ے خوابے اندر مل گیا مینوں سید کل ابراراں
اُس نے کہیا سلام علیکم تینوں نال پیاراں

حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ بات کہی تو بہرام بیہوش ہو کر زمین پہ گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو زبان سے یوں پکارا:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

Marfat.com

پس کلمہ پاک پڑھا اور اپنی جان خالقِ کُل کو دے دی اور جنّت میں جا پہنچا۔ یہاں پہ کسی نے کیا خوب کہا ہے :-

واہ سبحان اللہ ربّ عالم صفت نہ کیتی جاوے
دوزخ تھیں کڈھ جنّت بخشے جس پہ کرم کماوے

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال دینے سے خدا اور مصطفٰے راضی ہوتے ہیں اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور انسان جنّت میں جگہ پاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو اس کے دیئے ہوئے مال سے اُس کے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق دے۔ یہ حکایت تذکرۃ الاولیاء کے صفحہ ۱۵۷ پر مختلف الفاظ سے درج ہے۔

دِتّے درم مولا دے راہ تے اس نے آکھ سُنایا
عوض اُنہاں دے چار دُعائیں کر منظور خدایا

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں چنانچہ ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں :-

ایک دفعہ حضرت منصور بن عمار کسی جگہ پر وعظ بیان فرما رہے تھے کہ ایک سائل نے سوال کیا کہ مجھے چار درم خدا کے نام پہ مِل جائیں مجھے ضرورت ہے۔

یہاں پر حضرت منصور بن عمار نے فرمایا جو شخص کو چار درم دیگا میں اُس کے لئے چار دعائیں کروں گا۔

Marfat.com

زکوٰۃ

اُس وقت اُس مجلس میں ایک یہودی کا مسلمان غلام موجود تھا۔ وہ اُٹھا اور چار درہم خدا کے نام پر دے دیئے اور منصوُر بن عمار سے عرض کی حضوُر میرے لئے چار دعائیں کریں:۔

اوّل یہ کہ میں غلام ہوں اللہ تعالیٰ مجھے آزاد کر دے۔

دوسری یہ کہ میرا مالک یہودی ہے اللہ تعالیٰ اسے اسلام نصیب فرمائے اور وہ مسلمان ہو جائے۔

تیسری یہ کہ میں غریب ہوں اللہ تعالیٰ مجھے غنی کر دے۔

چوتھی یہ کہ میں اور میرا مالک گنہگار ہیں اللہ تعالیٰ میری اور میرے مالک کی مغفرت فرمائے۔

اُس وقت حضرت منصوُر بن عمار نے اُس کے لئے چار دُعائیں کیں اور مجلسِ وعظ ختم ہو گئی۔

جب وہ غلام مسلمان اپنے یہوُدی مالک کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا آج تم نے دیر کیوں کی ہے۔

غلام نے بتایا کہ آج میں حضرت منصور بن عمار کی مجلس وعظ میں بیٹھ گیا اور وہاں پہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں چار درہم دے کر چار دُعائیں کرائی ہیں اس لئے دیر ہو گئی ہے۔

مالک نے پوچھا وہ کونسی دعائیں ہیں جو تم نے حضرت منصور رحمتہ اللہ علیہ سے منگوائی ہیں۔

وہ کہنے لگا پہلی دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے آزاد کر دے۔

اُس کا مالک یہ سُنتے ہی کہنے لگا کہ جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ خداوند کریم

Marfat.com

جلّ شانہٗ کے لئے۔

مالک نے کہا بتا دوسری دعا کیا تھی۔

وہ غلام کہنے لگا کہ دوسری دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ میرے مالک کو ایمان کی دولت نصیب فرمائے اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے۔

یہ سنتے ہی وہ مالک یہودی پکار اٹھا:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور یوں کہا:۔

کلمہ بول زبانوں جلدی صدق ایمان لیایا
جا آزاد کیتا میں تینوں اُس نوں آکھ سُنایا

پھر غلام نے بتایا کہ تیسری دعا یہ تھی کہ میں غریب ہوں اللہ تعالیٰ مجھے غنی کر دے مالک نے اُسے اپنی جیب سے چار ہزار درہم دیکر غنی بھی کر دیا۔

پھر مالک نے کہا بتا چوتھی دعا کونسی تھی۔

عرض کی حضور چوتھی دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ میرے اور میرے مالک کے گناہ معاف کر دے۔

یہ سُن کر وہ کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ گناہوں کو معاف فرما کر مغفرت کرنا خداوند کریم کا کام ہے اور پھر یوں کہا:۔

جو کم وس میرے وچ آیا او وہ میں کر دکھلایا
گنہگاراں دی بخشش کرنی رب دا حکم سُنایا

اس کے بعد وہ دونوں سو جاتے ہیں۔ مالک نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا

Marfat.com

کہہ رہا ہے :-

"اے مالک جو کام تیرے کرنے کا تھا وہ تُو نے کر دکھایا

اب جو کام میری قدرت میں ہے وہ مَیں کرتا ہُوں - اے مالک

چونکہ مَیں ربِّ غفار ہُوں اور میری ذات کریم ہے مَیں نے تجھے

اور تیرے غلام کو واعظ اور حاضرینِ جلسہ کو بخش دیا"

اور پھر یُوں کہا :- ؎

اے مالک جو وَس تیرے وچ تُوں اوہ کر دکھلایا

گنہگاراں دی بخشش کرنی ساڈے ذمے لایا

تینوں اتے غلام تیرے نوں نالے جس نے وعظ سنایا

بخش دِتّی اساں مجلس ساری غیب آوازہ آیا

معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور وعظ و نصیحت کرنا بخشش کا ذریعہ ہے اور ایسی مجالس میں جانا بھی بخشش کا وسیلہ ہے۔ (نزہتہ المجالس جلد اوّل صـ۱۹۱)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے جنّت ملتی ہے :-

خداوند کریم کی راہ میں جان قربان اور مال خرچ کرنے والوں کے لئے کمال لطف و کرم کا اظہار سنیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جان و مال کے بدلے

Marfat.com

زکواۃ

جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے۔ چنانچہ آیت ملاحظہ فرمائیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ ط

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔

دوستو! کتنی خوش قسمتی ہے کہ قادر مطلق خالق کل ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے۔ کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی۔ جان ہے تو اُس پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اُس کا عطا فرمایا ہوا۔ یہاں یہ شعر سنیئے

جنت نوں اساں ویچن دھریا امر ہوئے سرکاروں
مال تے جاناں دیون والے سودے کرن بازاروں
دیون مال خریدن جنت بخت بلند جنہاندے
سب دے مالوں رب دی جنت مفت خریدے جاندے

کیوں جناب!

دیکھا آپ نے کہ رب تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے جنت ملتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر یعنی اُس کی راہ میں مال خرچ کریں اور جنت کے مستحق بنیں۔ خداوند کریم اللہ جل شانہٗ ہم سب کو یہ توفیق دے۔ (پ ۱۱ ۔ رکوع ۲)

Marfat.com

حکایت:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دھوبی تھا جو حسنات ذمیمہ سے موصوف تھا یعنی لوگوں کے کپڑے بدل دیتا تھا۔ لوگ تنگ آکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس کی شکایت کی کہ حضور یہ لوگوں کے کپڑے بدل لیتا ہے۔ آپ اس کے حق میں بد دعا کریں تاکہ یہ ہلاک ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ سنتے ہی ہاتھ مبارک اٹھائے اور یوں فرمایا اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْہُ اے اللہ اسے ہلاک فرما۔

بعد ازاں لوگوں کو بشارت دی کہ دھوبی کی عمر صرف آج کا دن ہے وہ اب زندہ واپس نہ آئے گا۔ ان لوگوں کو آپ کی بشارت پر پورا یقین ہو گیا چنانچہ دوسرے دن وہ دھوبی تین روٹیاں اپنے کھانے کے لئے لیکر حسب عادت کپڑے دھونے کے لئے جا رہا تھا کہ راستے میں اسے ایک سائل ملا۔ اس نے دھوبی کو کہا کہ میں بھوکا ہوں اللہ کے نام پر مجھے روٹی مل جائے۔ دھوبی نے اسے ایک روٹی دے دی۔ سائل نے روٹی کھا کر اس کے لئے دعا کی:

غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَطَہَّرَ قَلْبَکَ

دھوبی کو اس سائل کی دعا پسند آئی اور خوش ہو کر اسے دوسری روٹی بھی دے دی۔ سائل نے پھر دعا دی۔ کہ اللہ تعالےٰ تجھے زمین اور آسمان کی بلاؤں سے محفوظ رکھے اور یوں فرمایا:۔

Marfat.com

زکواۃ

بخشے رب گناہ سب پہلے پاک کرے دل تیرا
کرے حفاظت ہر بلا تھیں دل خوش لیتا میرا

حَفِظَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ بَلِیَّاتِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

جب دھوبی نے یہ دعا سنی تو خوش ہو کر تیسری روٹی بھی اس سائل کو دے دی۔ سائل نے پھر یہ دعا دی:۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ تَوْفِیْقِیْ بِتَوْبَۃٍ وَبُنِیَ اللّٰهُ لَكَ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ

اور پھر یوں کہا:۔

دے توفیق توبہ دی مولا دنیا دے وچ یارا
کرے مکان جنت وچ تیرا اعلیٰ اتے پیارا

ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے ایک کالا سانپ اس کے کپڑوں میں داخل ہو چکا تھا۔

دھوبی گھاٹ پر پہنچ گیا اور کپڑے دھونے لگا۔ سانپ نے ڈسنا چاہا مگر اللہ کے حکم سے اس کے راہ میں خرچ کرنے کی برکت سے ایک فرشتے نے آکر سانپ کے منہ میں لوہے کی لگام ڈال دی جس سے سانپ اسے ڈس نہ سکا۔

ادھر شہر کے لوگ خیال کر رہے تھے کہ دھوبی آج ضرور ہلاک ہو جائے گا اور سلامت گھر نہ آئے گا۔

مگر قدرتِ خداوندی سے دھوبی کپڑے دھو کر بخیریت گھر چلا آرہا ہے۔ لوگ اس کو دیکھ کر متعجب ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی کہ دھوبی تو صحیح سلامت گھر آگیا ہے۔ آپ کے وعدے

Marfat.com

کی تصدیق نہ ہوئی۔

آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لاؤ تاکہ میں اُسے بچ جانے کی وجہ دریافت کروں۔

الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دھوبی سے پوچھا کہ تُو نے آج کونسا نیک عمل کیا ہے جس کی وجہ سے تُو ہلاک ہونے سے بچ گیا۔

اُس نے عرض کی یا نبی اللہ!

آج میں نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا ہے۔ یعنی میں اپنے کھانے کے لئے تین روٹیاں ساتھ لے جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے ایک بھوکا سائل ملا۔ میں نے خدا کے نام پر اُسے تینوں روٹیاں جو میرے پاس تھیں دے دیں اور اُس نے مجھے تین دُعائیں دیں۔

آپ نے فرمایا اے دھوبی ذرا گٹھڑی کھول۔

جب گٹھڑی کھولی تو اس میں سے ایک اژدہا کالا سانپ نکلا۔ جس کے منہ میں لوہے کی لگام دی ہوئی تھی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سانپ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

یَا اَسْوَدُ

سانپ نے عرض کی لَبَّیْکَ یَا رُوْحَ اللہ

آپ نے فرمایا کیا تجھے خدا نے اسے ہلاک کرنے کو نہیں بھیجا۔

سانپ نے عرض کی مجھے اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا کہ اس کو ڈس کر ہلاک کر دوں اسی لئے تو اس کے کپڑوں میں داخل ہوا تھا۔

مگر راستے میں جاتے ہوئے اس نے اللہ کے نام پر کچھ خرچ کیا

Marfat.com

ہے یعنی تین روٹیاں سائل کو دی ہیں۔ اور سائل نے دھوبی کو تین دعائیں دی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کی برکت سے اس کی دعائیں قبول کی ہیں حتیٰ کہ ایک فرشتے نے میرے منہ میں بحکم خدا لوہے کی لگام ڈال دی اور میں اپنا کام کرنے میں ناکام ہو گیا۔

رب ہلاک کرن اس کارن بھیجیا میرے تائیں
پر اس نے خرچ کیتا راہ مولا جاندیاں ہریاں تائیں
رد تیا رزق راہ مولا دے اس سوالی تائیں
اوسے وےلے لوہے لگاموں بند کرایا منہ رب سائیں

یہاں پر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا :۔

یَا قَصَّارُ اسْتَأْنِفِ الْعَمَلُ۔

اے دھوبی تو اپنا کام از سرِ نو شروع کر اور اس کو جاری رکھ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیرے گذشتہ گناہ تیرے صدقہ کی برکت سے معاف فرما دیئے اور تیری عمر میں بھی برکت کی اور جنت میں تجھے گھر عطا کیا اور پھر یوں فرمایا :۔

عمل سخاوت جاری رکھیں روح اللہ فرمایا
برکت عمر تیری وچ ہوئی جنت گھر بنایا

Marfat.com

ز

یہاں پر کسی نے فارسی میں کیا خوب لکھا ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے والوں کے لئے:۔

ے

در راہِ حق خشک نانے گر دہی
پیش زہر مار ہم مامون شوی

جب دھوبی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بات سنی تو فوراً خالص توبہ کی اور ہمیشہ کے لئے نیک بن گیا۔

اَلْجَنَّةُ دَارُالْاَسْخِیَاءِ۔ یعنی جنّت سخیوں کا گھر ہے۔

(نزہتہ المجالس جلد اوّل ص۱۹۲)

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

Marfat.com

تارک الزکوٰۃ

کیلئے

سخت عذاب ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا
فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ

Marfat.com

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

ترجمہ :- اور وہ لوگ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں جو سونا اور چاندی اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے - انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں - پھر اُس سے داغیں گے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں - یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ رکھا تھا - اب مزا چکھو اُس جوڑنے کا - (پ۱۰ - رکوع ۱۰)

ے
اوہ جو کرن خزانہ مالوں جمع کر کے رکھن
داغے جاسن روز قیامت نالے مزا مالاندا چکھن

نہ خرچن اوہ راہ مولا دے وچ خزانے پاون
سخت عذابوں ذلت خوار دل وچ جہنم جاون

اَلْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللهِ وَلَوْ كَانَ زَاهِدًا

بخیل اللہ کا دشمن ہے اگرچہ زاہد ہو، عبادت گذار ہو -

ے
بخیل ار بود زاہد و بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی ہو وہ کنز نہیں خواہ کتنا ہی کیوں نہ ہو اور جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو وہ کنز ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں ہوا ہے کہ اس مال

Marfat.com

کے مالک کو اُس مال سے داغ دیا جائے گا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تین اعضاء داغ دینے کے لئے خاص کیوں کئے ہیں۔

اس لئے کہ جب سائل کسی امیر آدمی سے سوال کرتا ہے تو اُس کی پیشانی پر بل پڑنے لگتے ہیں۔

جب سائل اسرار کے ساتھ مانگتا ہے تو وہ بخیل مالدار اپنی کروٹ بدل لیتا ہے۔

جب سائل سوال کرنے سے نہیں ہٹتا تو وہ اپنی پیٹھ دے کر چل پڑتا ہے۔

یہ داغ دینے کا عذاب کوئی ایک دن یا دس دن کا نہ ہوگا بلکہ پچاس ہزار سال تک اسی طرح داغ دیئے جائیں گے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا وہ ملعون ہے اور ملعون آگ میں ہوگا۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ الزَّکٰوۃُ وَلَمْ یَدْفَعْ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ وَالْمَلْعُوْنُ فِی النَّارِ ۵

یہاں پر ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں جو کہ علامہ محمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب زواجر میں نقل کی ہے۔

ایک جماعت تابعین کی حضرت ابوسنان علیہ الرحمۃ کی جو کہ اس وقت کے بزرگ تھے ملاقات کے لئے حاضر ہوتے۔

حضرت ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُٹھو تم ہمارے

Marfat.com

ساتھ تاکہ ہم افسوس کریں ہمسایہ کے ساتھ کہ اُس کا بھائی فوت ہوگیا ہے
کہا محمد بن یوسف غریانی نے ،
اُٹھے ہم ساتھ ابی سنان کے اور داخل ہوتے اس کے گھر میں ۔
دیکھا تو وہ آدمی بہت رو رہا ہے ۔
ہم نے اُس کے ساتھ افسوس کیا اور اُس کو صبر کی تلقین کی کہ صبر کرو یہ حال تمام کے ساتھ ہونا ہے یعنی موت ہر ایک پہ آنی ہے ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔ قرآن پاک میں موجود ہے ۔ اتنا رونا جائز نہیں ۔
کہا اُس نے روتا اس لئے ہوں کہ میرے بھائی کو دن رات عذاب قبر سخت ہوتا ہے
ہم نے اس سے پوچھا کیا اطلاع دی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تم پہ غیب کی ۔
کہا اُس نے نہیں ۔
مگر بات یہ ہے کہ جب ہم نے اپنے بھائی کو دفن کیا اور واپس ہوئے لوگ اپنے گھروں کو تو میں وہاں قبر کے پاس ہی بیٹھ گیا ۔
اچانک قبر سے آواز آئی کہ ہائے افسوس عذاب بہت سخت ہے ۔ حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا ، روزے رکھتا تھا ۔
یہ آواز سُن کر میں رونے لگا اور بے خود ہو کر قبر کی مٹی ہٹانا شروع کر دی تاکہ دیکھوں کہ میرے بھائی پہ کیا مصیبت آ پڑی ۔

Marfat.com

تارک الزکوٰۃ

جب میں نے پوری مٹی ہٹادی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بھائی کے گلے میں آگ کا طوق موجود ہے جو اُسے جلا رہا ہے۔
مجھے درد آیا اور ڈالا میں نے ہاتھ اپنا طوق کو کہ جلدی کھینچ لوں۔
جب لگا طوق پہ ہاتھ میرا تو جلنے لگا میرا ہاتھ۔ میں نے جلدی سے پیچھے کھینچ لیا اور قبر پہ مٹی ڈال کر واپس آگیا۔ اب بتاؤ کہ میں کیسے نہ روؤں۔ یہاں یہ شعر پڑھیئے۔

ے

میں رواں جو بھائی میرے نوں سخت عذاب قبر دا
گل وچ طوق آتش دا ویکھاں نال آتش دے سڑدا

پھر پوچھا ہم نے کہ یہ بتا کیا عمل کرتا تھا بھائی تیرا دنیا میں۔
کہا اُس نے کہ سب کام اچھے کرتا تھا مگر زکوٰۃ نہیں دیتا تھا مال اپنے کی یہ طریقہ اُس کا ہمیشہ رہا حتّٰی کہ موت آگئی۔

ے

نہیں زکوٰۃ دیندا سی مالوں دنیا دے وچ بھائی
ایہہ عادت اُس رہیا ہمیشہ آخر موت اُس آئی

یہ سُن کر ہم نے کہا یہ سچی بات ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔ اس کی تصدیق قرآن پاک میں بھی موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتے ہیں:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۔ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

ترجمہ:۔ اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس میں جو کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے دیا ان کو اپنے فضل سے اچھا بلکہ وہ ان کیلئے بُرا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا۔ قیامت کو ان کے گلے کا طوق ہو گا۔

شعر

طوق آتش دا مال بندے دا بابجھ زکوٰتوں پایا
جھوٹھ نہیں ایہہ کہنا تیرا وچ قرآن دے آیا

پھر ہم نے کہا یہ عذاب تیرے بھائی کو قیامت تک ہوتا رہے گا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنے مال کی زکواۃ نہیں دیتے وہی مال ان کے گلے میں آگ کا ہار بنا کر قبر کے اندر ڈال دیا جائے گا اور قیامت تک اسی عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک مومن کو مال کی زکواۃ دینے کی توفیق دے اور ان کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔

(پ۴ سورہ آلِ عمران۔ مفتاح الواعظین ص۳۸۔ زواجر جلد اول ص۴۲)

حکایت:۔

حُکِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَرَّ یَوْمًا بِرَجُلٍ وَّ ھُوَ یُصَلِّیْ مَعَ خُضُوْعٍ وَّخُشُوْعٍ فَقَالَ یَارَبِّ اَحْسَنَ صَلٰوتَہٗ قَالَ اللہُ تَعَالٰی یَامُوْسٰی لَوْ صَلّٰی فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اَلْفَ رَکْعَۃٍ وَّ اَعْتَقَ اَلْفَ رَقَبَۃٍ وَّصَلّٰی اَلْفَ جَنَازَۃٍ وَّحَجَّ اَلْفَ غَزْوَۃٍ لَّمْ یَنْفَعْہُ حَتّٰی یُؤَدِّیَ زَکوٰۃَ مَالِہٖ۔

ترجمہ:۔ حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق موسیٰ علیہ السلام گذرے ایک روز ایک شخص کے پاس سے، اور وہ نماز پڑھتا تھا ساتھ خشوع اور

Marfat.com

تارک الزکواۃ

خضوع کے۔ پس کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے رب کیا اچھی ہے نماز اس کی۔ تو یہاں پہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی فائدہ اور ثواب نہیں اس کو اس کی نماز کا کوئی قبول نہیں اس کی نماز۔

چنگی نماز ایس بندے دی موسیٰ نے فرمایا!
نہیں قبول عبادت اس دی اللہ اہہ حکم سنایا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے موسیٰ اگر نماز پڑھے ہر دن رات میں ہزار رکعت اور آزاد کرے ہزار غلام پھر بھی کوئی ثواب نہیں جب تک مال کی زکواۃ نہ دے۔

بھاویں پڑھے ہزار رکعت کرے آزاد غلاماں
نہیں منظوری نہیں منظوری جو دے زکواۃ نہ مالاں

اور پڑھے نماز ہزار جنازے کی اور ادا کرے ہزار حج اور کرے ہزار جنگ نہ نفع دیگا اس کو کچھ بھی یہاں تک کہ نہ ادا کرے زکواۃ مال اپنے کی۔

کرے جہاد حج نماز جنازہ پڑھے ہزاراں بھاویں
کوئی ثواب نہ دفتر اساں کوئی بھی اس دے ناویں

معلوم ہوا کہ زکواۃ نہ دینے سے کوئی عبادت قبول و منظور نہیں ہوتی۔ یہاں سے ہر ایک کو سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اپنے مال کی زکواۃ نکالتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔ (درۃ الناصحین جلد ۲ ص)

نقل ہے کہ حضور علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دروازہ کعبہ کی زنجیر کو پکڑے ہوئے کہتا ہے کہ الٰہی اس کعبہ کی برکت سے میرے گناہ بخش دے۔

آپ نے فرمایا تو نے کیا گناہ کیا ہے۔

Marfat.com

تارک الزکواۃ

اُس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ میرا بہت بڑا ہے۔

یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا لوح وقلم عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے۔

اس نے عرض کی یا نبی اللہ ان سب سے بڑا ہے۔

تب آپ نے فرمایا:۔

اللہ اور اُس کی رحمت بڑی ہے یا کہ تیرا گناہ بڑا ہے۔ ؎

تاں فرمایا سرور عالم اُس نوں پاک زبانوں
کیونکہ عیب تیرے وَدھ ہوسن رَبدی رحمت ناوں

اُس نے کہا اللہ اور اُس کی رحمت سب سے بڑی ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ بیان کر تیرا گناہ کیا ہے۔

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَیں مالدار ہوں مال ومتاع بہت رکھتا ہوں لیکن جب کوئی فقیر اور محتاج مجھ سے سوال کرتا ہے میرے بدن کو آگ لگ جاتی ہے اور جی جل جاتا ہے۔ ؎

دولت دنیا دی مَیں آقا بہت زیادہ پاواں
سُن سوال سوالی دائیں تَخلوں جل جل جاواں

یہ بات سُن کر فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ دُور ہوا ے کمبخت تیرے اعمال کی شامت سے ایسا نہ ہو کہ مخلوق تمام جل جائے۔ ؎

سُن کر پاک نبی فرمایا اے بد بخت نکارے
دُور ہو جب سے تخلوں تیرے سڑنہ جاندے سارے

Marfat.com

تارک الزکوٰۃ

قسم ہے اُس خدا کی جس نے مجھے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ اگر ہزار برس اس کعبہ میں تو نماز پڑھے اور اس قدر روئے کہ اُس پانی سے درخت پیدا ہوں اور لوگ فائدہ اُٹھائیں۔

قسم خدا دی جے کعبے وِچ رووَیں عمراں ساری
بھاویں اُگن درخت رونے توں سُکھ پائے خلقت ساری

بایں ہمہ اگر بخل میں مرے گا تو دوزخ میں پڑے گا کہ بخل بمنزل کفر ہے اور کفر کا بدلہ آتشِ جہنم ہے۔ (مقاصد الصالحین)

بخل بمنزل کفر دے ہُندا آکھیا نبی پیارے
جے مریا وِچ بخل بخیلا جاسیں دوزخ نارے

بخیل اور زکوٰۃ نہ دینے والے کی قبر میں سانپ داخل کر دیا جاتا ہے

حضرت ابن عباس کے زمانہ میں ایک بڑا مالدار شخص تھا۔ جب وہ مرگیا اور لوگوں نے اس کی قبر کھودی تو اُس میں بڑا خونخوار اژدہا پایا۔ لوگ دوڑتے ہوئے حضرت عبداللہ ابن عباس کے پاس آئے اور اس حیرت ناک واقعہ کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا اس کی قبر دوسری جگہ بنا دو۔

جب دوسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہاں بھی ایک نہایت زہردار اژدہا نظر پڑا حتیٰ کہ سات قبریں کھودی گئیں اور سب میں اژدہا دیکھا گیا۔

آخرکار حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میّت کے وارثوں سے پوچھا کہ یہ اپنی زندگی میں کیا عمل کرتا تھا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا تھا اور اپنے مال سے محبت رکھتا تھا۔

Marfat.com

پُچھیا ابن عباس پیارے کیا اس عمل کمایا
دے زکواۃ نہ مال اپنے دی لوکاں آکھ سنایا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سُن کر فرمایا کہ اسے اژدہا سمیت دفن کر دو کہ اس کو خدا نے زکواۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے عذاب و غضب نازل کیا ہے۔

پھر عبداللہ لوکاں کولوں سُن جواب ایہہ پایا
ایسے حالت دفن کرو اس غضب خداوند آیا

معلوم ہوا کہ مال کی زکواۃ نہ دینے پر قبر میں ہی عذاب ہونا شروع ہو جاتا ہے اور قیامت کو یہ مال سانپ بن کر اُس مالدار کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اللہ تعالیٰ سب کو مال کی زکواۃ دینے کی توفیق دے۔

(خیر المواعظ جلد اوّل صفحہ ۲۶۰، نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۵)

تارک الزکوٰۃ سخت عذاب جھیل کر جہنم میں جائیگا:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَانِعُ الزَّکٰوۃِ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَبُطُوْنِھِمْ مِثْلَ الْجِبَالِ مَمْلُوْءَۃٌ مِنَ الْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبِ کَمِثْلِ الْبِغَالِ فَیُنَادِی الْمُنَادِیْنَ قِبَلَ الرَّحْمٰنِ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ مَنَعُ الزَّکٰوۃِ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ یَتُوْبُوْا فَھٰذَا جَزَاءُھُمْ وَمَصِیْرُھُمْ اِلَی النَّارِ۔

ترجمہ:۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، منع کرنے والے زکواۃ کے اُٹھائے جائیں گے دن قیامت کے قبروں اپنی سے اور پیٹ

Marfat.com

تارک الزکوٰۃ

اُن کے مثل پہاڑ کے ہوں گے بھرے ہوئے سانپوں اور بچھوؤں سے اور بچھو مثل خچروں کے ہوں گے۔

ے

روز قیامت قبروں اُٹھسن مانع مال زکواتوں
پیٹ اُنہاندے مثل پہاڑاں بھر عقاریے تے حیاتوں

پس آواز کرے گا منادی خدا کی طرف سے یہ وہ ہیں جو روکا انہوں نے زکوٰۃ کو اور مال کو سنبھال کر رکھا۔

ے

کرے منادی ندا اُس ویلے رب دے حکموں آکے
ایہہ اوہ بندے جنہاں دُنیا اندر رکھیا مال لُکا کے

پھر کرے اور نہ توبہ کی پس یہ ہے بدلہ روک رکھنے کا زکوٰۃ کا اور گھسیٹے جائیں طرف آگ کی۔

ے

مرگئے بِن توبہ کیتے بندے ایہہ نکارے
ایہہ عذاب اُنہاندے عملوں جاسن دوزخ نالے

معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے نہ دینے والے کو سخت عذاب ہوگا اور پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

مسلمانوں کو ان واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

(دقائق الاخبار۔ مفتاح الواعظین ص ۵)

جو لوگ خدا سے مال مانگتے اور کہتے ہیں کہ ہم کو اگر اللہ تعالیٰ مال دے تو ہم اس کے راستے میں بھی خرچ کریں گے۔ جب خدا اپنے فضل سے مال دیتا ہے تو وہ بخیلی کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں حکم فرمایا ہے:۔

Marfat.com

تارک الزکواۃ

وَ مِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا
وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (پ۱۰ سورۃ توبہ رکوع ۱۶)

اس آیت کا شانِ نزول ایک شخص ثعلبہ بن حاطب کا واقعہ ہے (تفسیر مدارک جلد دوم)

بندوں میں سے وہ بھی ہیں جو کہندے مال دیویں رب سائیں
نیک بناں گے نے خرچ کراں گے مال تیرے خرچ راہیں
جد دیوے رب فضل اپنے تھیں مال اوہنا ندے تائیں
ثعلبہ وانگوں وعدیوں پھردے مال اوہ خرچن ناہیں

یہاں پر ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے کوڑھی، گنجا اور اندھا۔

یک گنجا یک کوڑا عاجز ہر کوئی دُور ہٹادے
تیجا یک نابینا عاجز نیتی نظر نہ آوے

رب تعالیٰ جل شانہٗ نے ان کو آزمانا چاہا تو حضرت جبرائیل کو حکم دیا کہ جا کر ان تینوں سے پوچھ کہ ان کو کیا چاہیئے۔

جبرائیل بصورت آدمی کے اُن کے پاس حاضر ہوئے۔ پہلے کوڑھی کے پاس بیٹھ کر پوچھا کہ اے خدا کے بندے بتا تجھے دنیا کی کون سی چیز محبوب ہے اُس نے کہا ایک تو یہ کہ میرا کوڑھ دُور ہو جائے اور خوبصورتی مل جائے، دوسرا

Marfat.com

مجھے اُونٹوں کا بڑا شوق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ دو چیزیں عطا کردے تو اُس کا بڑا احسان ہوگا۔

پس اُسی وقت جبرائیل نے اپنا ہاتھ اس کے جسم پر پھیرا اور اس کو رب کے فضل اور جبرائیل کے ہاتھ کی برکت سے خوبصورتی مل گئی اور دو اُونٹ نر اور مادہ اس کی خواہش کے مطابق دیکر چلے گئے۔

اُس کے بعد گنجے کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور پوچھا تجھے کیا چاہیئے اس نے کہا ایک تو میرے سر کے بال بہت خوبصورت ہوں دوسرا مجھے جانوروں میں سے گائے بہت پسند ہے۔ اگر یہ دو باتیں اللہ تعالیٰ پوری کر دے تو اس کا مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔

فرشتے نے اُسی وقت اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بال عمدہ پیدا ہوگئے پھر رب کے حکم سے اسے ایک نر اور مادہ بیل دے کر برکت کی دعا کی اور چلا گیا۔

بعد ازیں جبرائیل اندھے کے پاس جا بیٹھا اور پوچھا تجھے اس وقت کون سی حاجت ہے۔ اُس نے کہا میں تو آنکھوں کی نظر چاہتا ہوں۔ دوسرا مجھے بکریوں کا بڑا شوق ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ دو چیزیں عطا کردے تو مجھ پر اس کا بڑا احسان ہوگا۔

حضرت جبرائیل نے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ پھیرا اور آنکھیں روشن ہوگئیں پھر رب کے حکم سے ایک نر اور مادہ بکریاں دیں اور برکت کی دعا کی اور واپس ہوگیا۔

پھر تو کوڑھی کے گھر بے شمار اُونٹ ہوگئے اور گنجے کے گھر گائیں

Marfat.com

بہت ہوگئیں اور اندھے کے پاس بکریاں بہت زیادہ ہوگئیں۔

خداوند کریم نے پھر آزمانا چاہا۔ کیونکہ میں نے ان کو مال دیا ہے۔ کیا میرے نام پر بھی دیتے ہیں یا نہیں۔ تینوں بڑے امیر تھے۔ رب قدیر ہر ایک کو مال دے کر آزماتا ہے۔

ے

خوش وسن رسن اوہ گھروچ شان جیویں سرداراں

دے کر مال خدا آزمادے ہر نیکاں بد کاراں

حضرت جبرائیل کو ہی حکم کیا کہ ہم نے ان کو مال دیا ہے جا کر ہمارے ہی نام پہ سوال کرو۔ کیا وہ میرے نام پر مال دیتے ہیں یا نہیں۔

یہ سنتے ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کوڑھی کے دروازے پر آ کر سوال کیا۔

ے
دے دے راہ مولا کجھ مینوں بول سوال سنایا
جس نے تیرے جُثے تائیں سوہنا رنگ بنایا

دوسرا تجھے اونٹوں کا مال دیکر امیر اور مالدار کیا ہے۔

وہ کوڑھی مالدار کہنے لگا تمہیں کیا دوں اور جگہ بہت ہیں دینے کی۔

یہاں پر حضرت جبرائیل نے کہا اس کو کہ میں تجھے جانتا ہوں۔ اس سے پہلے تم کوڑھی تھے اور لوگ تم سے نفرت کرتے تھے اور تو فقیر تھا۔ رب قدیر نے تجھے مالدار کیا اور اب رب کے ہی نام پر نہیں دیتا۔

یہ سنتے ہی وہ نمک حرام چوہدری غصے میں بھر گیا اور کہنے لگا کون کہتا ہے میں پہلے کوڑھی تھا اور فقیر تھا۔ یہ حسن وجمال تو ہماری نسل میں ہی چلا آتا ہے اور یہ مال و دولت

Marfat.com

تو مجھے بڑوں کی وراثت میں ملی ہے یعنی ہمارا تو خاندان ہی مالدار تھا۔ اب غور کرنے کی یہ بات ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ کا احسان بھول گیا۔
یہاں پہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اگر تُو یہ جھوٹ بتاتا ہے تو پھر سنو اب تمہاری حالت ویسی ہی ہو جائیگی جیسی پہلے تھی۔ ؎

جے توں جھوٹھ سنایا ایہنوں بولیا ملک الٰہی
ہو جاسی ہُن حالت تیری جیو نکر اوّل آہی

جبرائیل کا اتنا کہنا تھا کہ اس کا سب مال ہلاک ہو گیا اور خود پہلے کی طرح کوڑھی ہو گیا۔
اس کے بعد حضرت جبرائیل فرشتہ گنجے کے پاس گیا جو کہ زلفوں کو سنوار کر مال کے نشہ میں بیٹھا تھا۔
جبرائیل نے سوال کیا کہ مجھے خدا کے نام پہ کچھ عطا کر کہ میں مسافر ہوں جس سے میں وطن پہنچ جاؤں۔
اُس گنجے نے بھی کہا کہ تجھے کیا دوں اور جگہ بہت دینے کی ہیں۔ یہاں پر فرشتے نے کہا میں تجھے جانتا ہوں تو پہلے گنجا تھا اور بالکل غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بال دیئے اور گائیں کا مال دیا ہے اور تو رب کے نام پہ ہی نہیں دیتا۔
یہ سن کر گنجا غصہ میں آ کر کہنے لگا کون کہتا ہے میں گنجا تھا اور غریب تھا آپ کس لئے مجھے غریب کہتے ہیں۔ یہ گائیوں کا مال تو ہمارے گھر میں نسل سے چلا آ رہا ہے۔
حضرت جبرائیل نے فرمایا اگر جھوٹ ہے تو پھر یہ مال اور تیری زلفیں

Marfat.com

نہ رہیں گی۔ خداوند کریم تیرا حال پہلے کی طرح کر دے گا۔

بس یہ کہنا تھا کہ اس کا سب مال ہوا کی طرح اُڑ گیا اور سر سے ننگا بھی ہو گیا۔

وہاں سے ہو کر حضرت جبرائیل علیہ السّلام نے اندھے کے پاس آ کر سوال کیا کہ مَیں ایک مسکین مسافر ہوں وطن دُور ہے مَیں تجھ سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں۔ جس نے تجھے آنکھوں کی نظر اور بکریوں کا مال دیا ہے اُس کے نام پہ مانگتا ہوں۔

یہ سُنتے ہی وہ اندھا کہنے لگا اے دوست مَیں قربان ہوں خدا کے نام پر مَیں واقعی پہلے نابینا تھا اور غریب تھا۔

خداوند کریم نے مجھے آنکھوں کی روشنی دی ہے اور بکریوں کا مال دیا ہے یہ سب مال خدا کا ہی ہے۔ ایک نہیں تجھے جتنی بکریاں چاہئیں لے جاؤ مَیں خوش ہوں۔ کیونکہ یہ سب مال ربّ قدیر کا ہی احسان ہے۔ مَیں تجھے خالی ہرگز نہ لوٹاؤں گا۔

ص

کدی نہ موڑاں تیرے نائیں باتاں کیے پیاروں
ایہہ سب مال احسان نمامی خالق دی سرکاروں۔
ہر عاجز تھیں عاجز آہا ئیں مسکین کمینا
سخت ذلیل غماں دا بھریا حال خوار نابینا

یہ سُن کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔

اے خدا کے بندے مَیں سائل نہیں ہوں۔ خدائے جبّار نے تجھے مال دے کر آزمایا ہے کہ پہلی حالت تمہیں یاد ہے یا بھول گئی ہے۔ اب تمہارے

Marfat.com

اوپر اللہ تعالیٰ راضی ہے۔ کیونکہ تم نے اُس کا احسان یاد رکھا ہے اور تیرے دونوں ساتھی امتحان میں فیل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے کفر کر بیٹھے۔

ایسے مال سے تنگی ہی بہتر ہے جس مال سے ربِ غنا کا شکر نہ ہو۔

اُس نعمت تھیں تنگی بہتر عارف خبر سناوے

جس وچ رُیدا شکر بھلاوے کافر ہو کر جاوے

(مشکوٰۃ شریف ص۱۶۵)

خدا کے دیئے ہوئے مال سے زکوٰۃ نہ نکالنے پر مال ویران ہو جاتا ہے اور آدمی عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ قارون کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قارون ایک غریب شخص تھا۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا نے اُسے علمِ کیمیا سکھا دیا جس سے وہ پیتل کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا۔ اس وجہ سے قارون بہت بڑا مالدار بن گیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان کیا ہے۔

وَاٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ۔

اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔

تورات میں ہے کہ اگر اُس کے خزانوں کی کنجیاں تمام جمع کی جائیں تو ستّر

Marfat.com

اُونٹوں کا وزن ہو اور ایک کُنجی کا وزن دو رتّیاں دو ماشے تھا اور ایک کُنجی سے ستر خزانے کُھلتے تھے۔ اس نے ایک مکان بنوایا جس کی بلندی اَسّی گز کی تھی اور اُس کے اوپر سونا چڑھا رکھا تھا۔ لعل و جواہر سے مرصّع کیا ہُوا تھا۔ ایک دن یہ مُتکبر بہت خودی اور تکبّر کرتا ہُوا باہر نکلا۔ پس اُسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس ملعون کو ہماری طرف سے زکواۃ کا حکم سناؤ ایک ہزار سے ایک دینار زکواۃ غریبوں اور مسکینوں کو دے اور میرے دیئے ہوئے مال کا شکریہ ادا کرے۔ میں جس کو مال دیتا ہوں پھر اُس کو آزماتا بھی ہوں۔ چنانچہ اُسے زکواۃ کا حکم دو۔ ع

آکھ دیو قارون نے تائیں حکم اساڈے پاروں
دیوے مال زکواۃ غریباں اِک دینار ہزاروں

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو زکواۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے:۔

اَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ یعنی احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا۔ تو قارون نے جواب یہ دیا کہ:۔

اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ یعنی یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے۔

یہ جس قدر مال ہے میرا اپنا پیدا کردہ ہے میرا اپنا کمایا ہے میں اس میں سے کسی کو کچھ کیوں دوں۔

بعض نے لکھا ہے کہ اُس نے وعدہ کیا تھا جب مال کا حساب کیا تو یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا۔ ع

Marfat.com

تارک الزکواۃ

دولت اُس نردتی مینوں ہیں ایہہ آپ بنائی
مال میرے وچ رب نیں دا دخل نہیں سمجھ بھائی

بعد میں اُس منکر نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا کہ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات تم لوگ مانتے ہو۔ اب وہ تمہارا اپنا کمایا ہوا مال بھی تم سے لینا چاہتا ہے اب بتاؤ تمہارا کیا مشورہ ہے۔

وہ کہنے لگے ہم آپ کے پیچھے ہیں جو حکم ہو ہم لوگ اطاعت کریں گے۔

قارون مطمئن ہو گیا۔

بعد میں ایک عورت کو بلا کر کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہم کو زکواۃ کا حکم سناتا ہے اور ہم بہت تنگ آ گئے ہیں۔

تم کو ایک ہزار اشرفی اور مال زیورات بہت دوں گا اگر تم موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگاؤ کہ معاذ اللہ تم معاذ اللہ مجھ سے فسق کیا ہے۔

وہ عورت مال کے لالچ میں آ گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پہ تہمت لگانے پہ تیار ہو گئی۔

جب اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت کلیم اللہ نے اپنی مجلس لگائی اور وعظ و نصیحت شروع کی تو قارون ظالم بھی اس عورت کو لیکر آ گیا۔

بعض نے لکھا ہے کہ اس عورت کی گود میں ایک دودھ پیتا بچہ بھی تھا جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اے بنی اسرائیل کے لوگو تم میں سے اگر کوئی چوری کرے گا تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

جو کسی پر بہتان لگائے گا اُس کو استی کوڑے لگائے جائیں گے۔

Marfat.com

تارک الزکوٰۃ

جو زنا کرے گا اور اُس کی وہ عورت نہیں تو سَو کوڑے مارے جائیں گے۔
اگر اس کی عورت ہے تو اس کو سنگسار کیا جائیگا یہاں تک کہ مر جائے۔
یہاں پہ قارون ملعون بول اُٹھا کہ اے موسیٰ علیہ السلام یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں۔

آپ نے فرمایا سب کیلئے ہے خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔
یہاں پہ قارون کہنے لگا بنی اسرائیل کے لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت سے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ زنا کیا ہے۔
آپ نے فرمایا اُس عورت کو بلاؤ۔
جب عورت سامنے آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔
اے عورت تجھے اُسی ذات کی قسم ہے جس نے بنی اسرائیل کے لئے بہت سے انعام کئے۔ سچ سچ بتا کہ معاملہ کیا ہے۔

عورت بتانا چاہتی تھی جو کہ قارون نے اُس کو سکھایا تھا۔
اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل میں ایسی ہیبت طاری کر دی کہ وہ جو کہنا چاہتی تھی وہ نہ کہہ سکی اور فوراً توبہ کر لی۔ پھر خود اپنی ہی زبان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان بیان کرنے لگی اور یوں پکاری ؎۔

جو گل کرساں سچی کرساں جھوٹ نہ مُول الاواں
حضرت موسیٰ نبی اللہ دا ہے محبوب سچا داں
سچ نبوت رب دی طرفوں اُس پہ نازل ہوئی
قسم خدا دی نال میرے اُس بُرا نہ کیتا کوئی

اے لوگو خدا کی قسم وہ سب جھوٹ ہے جو قارون مجھ سے کہلوانا چاہتا تھا

Marfat.com

اس نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا پر تہمت لگانے کے لئے مجھے کثیر مال دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ میں دنیا کا مال لیکر دوزخ میں نہیں جانا چاہتی ۔ مجلس میں اس عورت نے قارون کو شرمندہ کر دیا اور ہر ایک طرف سے قارون پر لعنت ہونے لگی ۔

۵

مجلس دے وچ قارون ظالم نوں کیتا اُس بے بھرماں
جیہڑا بولے ایہو آکھے رُڑتے مُنہ بے شرماں

یہ سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام روتے ہوئے اپنے خدا کے سامنے سجدے میں گر گئے اور عرض کی یا اللہ مجھے آپ کا حکم سنانے کا یہ بدلہ ملا ہے اے میرے خالق اگر میں تیرا سچا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب نازل فرما ۔

وحی آئی کہ اے میرے کلیم میں نے زمین کو آپ کے تابع کر دیا ہے آپ جو چاہیں اسے حکم دیں ۔

یہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے لوگوں کو فرمایا ۔
جو قارون کا ساتھی ہے اس کے پاس کھڑا رہے ۔
جو میرا ساتھی ہے اس سے جدا ہو جائے ۔
یہ سُن کر سب لوگ جدا ہو گئے صرف دو شخص اس کے ساتھ رہ گئے ۔
تب آپ نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین پکڑ لے اس مردود کو ۔
زمین نے یہ حکم سنتے ہی قارون اور اُس کے ساتھیوں کو اپنے اندر

Marfat.com

دھنسا لیا اور وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے ۔

فرمایا خبردار یہ ملعون رہا نہ ہونے پائیں ۔

چنانچہ پھر وہ کمر تک اور پھر گردن تک زمین میں دھنس گئے ۔

اب وہ لگے منت سماجت کرنے ۔

مگر آپ نے ذرا بھی توجہ نہ فرمائی ۔

اُسی وقت قارون کہنے لگا ۔

اے موسیٰ علیہ السلام آپ نے میری دولت بنی اسرائیل کو دینے کے لئے مجھے غرق کرا دیا ہے ۔

قارون کی یہ بات اللہ تعالیٰ کو گوارا نہ ہوئی کہ یہ مردود میرے نبی کو دنیا کا مال دکھاتا ہے ۔

اُسی وقت جبرائیل کو حکم دیا کہ اس کا سارا مال و دولت اس کے سر پہ رکھ دے ۔

چنانچہ جبرائیل فرشتے نے یہ حکم سنتے ہی اُس کا سارا مال و دولت یہ کہتے ہوئے اُس کے سر پہ رکھ دیا ۔

جا قارون خزانے اپنے لے جا نال تمامی
مولیٰ نہ حاجت مال تیرے دی رکھ دا رب گواہی

پھر وہ ظالم زمین میں بالکل غائب ہو گئے ۔

قرآن پاک میں آتا ہے کہ اُس کے مکانات بھی زمین میں دھنس گئے فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ۔ ہم نے اُس کو اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا ۔

Marfat.com

کُل مکان قارُون نے دے آپے جتنی جائی
سارا قطعہ زمین دا اُس وِچ کیتا غرق الٰہی

دوستو دیکھا آپ نے زکواۃ نہ دینے کا انجام اور اُس مال و دولت سے دلی محبت کا ہولناک نتیجہ۔

آخر یہ دولت بھی پاس نہیں رہتی بلکہ چھین لی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قارون کو ذلیل و خوار کر کے غرق کر دیا اور اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عزت رکھ لی۔

بخشی عزت موسیٰ تائیں اللہ پاک تعالیٰ
رب رحیم کریم نبیاں دی عزت رکھن والا

اللہ تعالیٰ سب کو زکواۃ دینے کی توفیق دے۔ (پ۲ رکوع ۱۱)

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
وعظ رحمتِ عالم		عمار بن یاسرؓ پر رحمت	۴۱
		درود پڑھنے والے پر رحمت	
حضرت عکرمہ پر رحمت	۴	ہوتی ہے	۴۴
رباعی	۶	امّ معبد پر رحمت	۵۰
عامر کی لڑکی پر رحمت	۱۰	ایک لڑکے پر رحمت	۵۲
حضرت ابوبکر پر رحمت	۱۴	ابو ایوب انصاری پر رحمت	۵۸
شاہ عبدالرحیم پر رحمت	۱۷	امام قسطلانی پر رحمت	۶۶
پیاسے قافلے پر رحمت	۲۰	اپنی چادر سے صحابی پر	۶۸
قیامت کو رحمت کام آئیگی	۲۵	رحمت فرمائی	۶۸
حضرت راجزؓ پر رحمت	۲۹	مخالف عورت پر سرکار کی رحمت	۶۹
مکہ کے لوگوں پر رحمت	۳۱	ماں بیٹے پر رحمت	۷۱
جبریلؑ پر رحمت	۳۴	حبیب یمنی کی لڑکی پر رحمت	۷۴
حضرت علی پر رحمت	۳۷	حبیب یمنی کا تعظیماً کھڑا ہونا	۷۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
دحیہ کلبی پر حضور کی رحمت	۸۱
ابوجہل پر رحمت	۸۵
حضرت عمرؓ پر رحمت	۸۸
ایک عورت پر رحمت	۹۴
ابولہب پر رحمت	۹۸
کافروں پر رحمت	۱۰۱
اُحد میں کفار کے لیے دعا	۱۰۲
طائف والوں کے لیے رحمت	۱۰۶
حضرت سفینہ پر رحمت	۱۰۶
حبیب بن فدیکؓ کے والد پر رحمت	۱۱۰
ہرنی پر رحمت	۱۱۲
حضرت جابر پر رحمت	۱۱۶

شانِ صدیقؓ

جمادی الثانی کا وعظ

ص ۱۲۳

عنوان	صفحہ
ایمان صدیقؓ	۱۲۲
حضور کا فرمان	۱۲۹
ایثار بلال پر	۱۳۰
عشقِ بلالؓ	۱۳۲
بلال محبوبِ خدا کے سامنے	۱۳۵
بہت بڑی نیکی	۱۴۰
ہجرت کی رات	۱۴۲
رباعی	۱۴۳
غار میں جانا	۱۴۶
سانپ کا غار میں بیٹھنا	۱۴۹
جان نثاری غار میں	۱۵۲
سراقہ کا پیچھے آنا	۱۵۶
صدیق کیلئے حضور کا فرمان	۱۶۰
شانِ صدیق ایک واقعہ	۱۶۱
ایک اور فضیلت	۱۶۳
انگوٹھی پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام	۱۶۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فراق حضرت بلال	۱۶۷	حضرت علی عیادت کو آئے	۲۰۳
سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی کے نکاح		وصل حبیب	۲۰۵
کے گواہ اول صدیق	۱۷۱		
شانِ صدیق فرمانِ مصطفیٰ	۱۷۸	**وعظ**	
مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ	۱۸۰	**نماز کی فضیلت**	
قیامت کے دن یار غار	۱۸۵		
کا حساب نہیں ہوگا	۱۸۵	**صفحہ ۲۰۹**	
مراتب صدیق اکبر	۱۸۶		
خداوند تعالیٰ کی تصدیق	۱۸۸	حکایت	۲۱۳
صدیق کا بڑھیا کی خدمت کرنا	۱۹۱	تائب ہوگیا	۲۱۳
حب صدیق اکبر جنت میں		نماز گناہ سے روکتی ہے	۲۱۵
لے جائے گی	۱۹۳	نمازی بیوی کا منکر خاوند	۲۱۶
ابوبکر کے نام کا احترام	۱۹۵	صحبت کا اثر	۲۱۷
سورج حضرت ابوبکر کے نام سے	۱۹۷	اللہ کا جبریل کو حضور کی	۲۱۸
گذرتا ہے۔		خدمت میں بھیجنا	
محبت کا فراق محبوب	۱۱۹	نماز گناہ کا کفارہ ہے	۲۲۰
عاشق رسول کو دیدار مصطفیٰ	۲۰۱	نماز گناہوں کو کھا جاتی ہے	۲۲۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نماز سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں	۲۲۳	نماز کیلئے تیرہ اعجاز	۲۴۵
		حکایت	۲۴۹
حکایت	۲۲۴	حکایت	۲۵۳
کافرہ عورت پر ظلم کرنا	۲۲۵	موسیٰؑ اور بے نمازی	۲۵۴
نماز نجات کا ذریعہ ہے	۲۲۷	بے نمازی کا توبہ کرنا	۲۵۵
حکایت	۲۳۱	حضرت موسیٰ کا بے نمازی	۲۵۶
شیطان کا نماز سے روکنا	۲۳۱	کے متعلق اللہ سے پوچھنا	۲۵۶
نماز کا منکر رسوا ہوگا	۲۳۲	پانچ نمازیں پچاس کا ثواب	۲۵۷
نماز سے برکت	۲۳۳	حضرت موسیٰ کا حضور کو	۲۵۸
بچے کا ماں کو پکارنا	۲۳۴	بارگاہِ الٰہی میں بھیجنا	"
عورت کا رحمت کی طرف بلانا	۲۳۵	نمازوں کا تعدد	۲۵۹
نماز دین کا ستون ہے	۲۳۶	نماز دافع مصیبت	۲۶۰
نماز کیلئے حضور کا فرمان	۲۳۷	حضرت حاتم اصم کی نماز	۲۶۱
سب سے پہلے نماز کا حساب	۲۳۸	نماز نہ پڑھنے کی برائی	۲۶۴
سبق شیخ سعدی کا	۲۴۰	بے نمازی سے شیطان کی نفرت	۲۶۶
ہر اعضاء سے حساب	۲۴۲	حکایت	۲۶۷
نماز سے بیشمار نیکیاں	۲۴۳	تارک نماز کی ویرانی	۲۶۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
		وجوبِ زکوٰۃ کی اہمیت	۳۱۱
بے نمازی کی وجہ لعنت	۲۶۹	زکوٰۃ	۳۲۳
نماز چھوڑنا سب سے برا فعل	۲۷۱	حکایت	۳۲۴
بے نماز کا انجام جہنم	۲۷۲	جنت ملتی ہے۔	۳۳۱
تارک نماز کا عذر قبول نہ ہوگا	۲۷۳	حکایت	۳۳۲
تارک نماز بشکلِ سیاہ خنزیر ہوگا	۲۷۸	وعظ	
تارک نماز سے حیوان بھی نفرت کرتے ہیں	۲۸۰	تارک زکوٰۃ کیلئے عذاب	
تارک نماز سے سؤر بھی نفرت کرتا ہے۔	۲۸۱		۳۳۸
نماز باجماعت کی فضیلت	۲۸۷	حکایت	۳۴۳
نماز باجماعت کا ثواب	۲۹۲	بخیل اور زکوٰۃ نہ دینے والا	۳۴۶
بے وقت نماز	۳۰۵	جہنم میں	۳۴۷
بیماری میں نماز	۳۰۶	وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين	۳۶۰

وعظ

زکوٰۃ فضائل و مسائل

ص ۳۰۹

Marfat.com

ہماری دیگر مطبوعات

ہدیہ

سید ہاشمی میاں کی تقریریں -/ روپے

-/

محمد اکرم رضوی کی تقریریں -/ روپے

سید فدا حسین کی تقریریں -/ روپے

ربانی کی تقریریں -/ روپے

سید فیض الحسن کی تقریریں -/ روپے

تبلیغی تقریریں -/ روپے

صاحبزادہ افتخار الحسن کی تقریریں -/ روپے

شانِ خطابت، اول، دوم -/ روپے

Marfat.com

اوکاڑوی کی تقریریں	-/	روپے
مفید الخطیب	-/	روپے
خطبات چشتیہ ۳ جلد	-/	روپے
ابرارِ خطابت ۲ جلد	-/	روپے
شانِ ولایت	=/	روپے
الخطیب ۶ جلد	=/	روپے

تقاریر کی زیرِ طبع کُتب

مفتی مختار احمد نعیمی کی تقریریں	-/	روپے
قاضی منظور کی تقریریں ،	-/	روپے
شبیر حسین شاہ کی تقریریں ،	-/	روپے
مشتاق سلطانی کی تقریریں	-/	روپے

Marfat.com

علامہ صائم چشتی کی تحقیقی کتب و تراجم

شہید ابن شہید جلد اول
شہید ابن شہید جلد دوم
مشکل کشا جلد اول
مشکل کشا جلد دوم
البتول
ایمان ابی طالب جلد اول
ایمان ابی طالب جلد دوم
گیارہویں شریف
خاتونِ جنت
المدد یا رسول اللہ
خطباتِ چشتیہ
الصدیق
پھل تے کنڈے
شرف سادات اردو ترجمہ
ہدیۃ المہدی اردو ترجمہ
اسنی المطالب اردو ترجمہ

والدینِ مصطفیٰ اردو ترجمہ
تفسیر کبیر ۵ جلد اردو ترجمہ
تفسیر خازن ۲ جلد اردو ترجمہ
تفسیر ابن عربی ۵ جلد اردو ترجمہ
روضۃ الشہداء ۲ جلد اردو ترجمہ
ریاض النضرہ ۳ جلد اردو ترجمہ
خصائص نسائی اردو ترجمہ

نعتیہ شہپارے

نوائے صائم ۴ حصص
نور دا چشمہ
نورای نور
مدینہ نگینہ
مدینے دے پھل
رحمت دا خزانہ
نظارے
مدینے دیاں کلیاں

Marfat.com